فائنل ہدایہ سابعہ ششماہی اول

مدرس:: مولانا مزمل مدنی دامت برکاتہم العالیہ

🌷 🖋 محمد صائم عطاری 🖋 🌷

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو کنز المدارس بورڈ کے درجہ سابعہ ششماہی اول میں شامل ہدایہ کا تقریباً 80 فیصد نصاب سوالا جوابا مل جائے گا۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے نمبر پہ رابطہ کریں۔۔۔

(1) شرح وقایہ ((کتاب الجہاد)) (2) حامی ((باب القیاس)) (3) تیسیر مصطلح الحدیث (4) القصائد المنتخبہ (5) فقہ السیرہ (6) منہاج العابدین مکمل (7) تفسیر بیضاوی ((ششماہی اول و ثانی)) (8) ہدایہ جلد اول و دوم (9) النور المبین مکمل (10) فتح المنان (11) مناظرہ رشیدیہ (12) اجابۃ الغوث (13) اصول الدعوہ والارشاد (14) الفقہ الاکبر مکمل (15) العربیہ للطالبین المستوی الرابع (16) شرح نخبۃ الفکر (17) موطا امام مالک (18) ہدایہ جلد سوم (19) میزان الادیان (20) شرح عقائد نسفیہ ششماہی اول (21) شرح عقائد نسفیہ ششماہی دوم (22) شرح معانی الآثار (23) اصول وراثت (24) السراجی (25) تحقیق و تدوین کا طریقہ کار (26) موطا امام محمد (27) توضیح و تلویح

03238599095

🌹 🖋 محمد صائم عطاری 🖋 🌹

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

((ابتدائی باتیں))

سوال:::

لفظ فقہ کی لغوی تحقیق کریں۔۔۔۔

جواب:::

لفظ ""فقہ"" مصدر ہے،، یہ باب ""سمع یسمع اور کرم یکرم"" سے آتا ہے۔۔۔۔۔

اگر سمع یسمع باب سے آئے تو اس کا مطلب ہوگا"" کسی چیز کو جاننا، واضح کرنا""۔۔۔۔

اگر باب کرم یکرم سے آئے تو اس کا مطلب ہوگا""فقیہ ہونا اور علم میں غالب ہونا""۔۔۔۔۔۔

سوال:::

لفظ ""فقہ"" کو کتنے طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

اس کو تین طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے:::

(1)فِقہ(فاء مکسور)

تب اس کا مطلب ہوگا""جاننا""

(2)فَقہ(فاء مفتوح)

اس کا مطلب ہوگا"" سمجھانا""

(3)فُقہ(فاء مضموم)

اس کا مطلب ہوگا""کمال پیدا کرنا""

سوال::: فقہ کی اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: احکام شرعیہ وفرعیہ کا وہ علم جو ادلہ مفصلہ سے حاصل ہو فقہ کہلاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: امام اعظم اور صوفیاء کے نزدیک فقہ کیا ہے؟؟؟

جواب::: امام اعظم فرماتے ہیں ""حلال و حرام اور جائز و ناجائز کو جاننے کا نام فقہ ہے""۔۔۔۔۔

صوفیاء فرماتے ہیں "" علم و عمل کے مجموعہ کا نام فقہ ہے""۔۔۔۔۔

سوال::: احکام فرعیہ اور اصلیہ میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: وہ احکام جن کا تعلق عمل سے ہو ان کو فرعیہ کہتے ہیں اور وہ احکام جن کا تعلق عقائد سے ہو احکام اصلیہ کہلاتے ہیں-----

سوال::: فقہ کا موضوع سپرد قلم کریں نیز یہ بتائیں کیا کسی چیز کا موضوع مطلق ہوتا ہے؟؟؟

جواب:::

فقہ کا موضوع ہے ""مکلف کا فعل""، کسی بھی چیز کا موضوع مطلق نہیں ہوتا بلکہ کسی قید سے مقید ہوتا ہے
مثلا:::علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے لیکن یہ اعراب اور بناء کے اعتبار سے ہے، علم طب کا موضوع انسان کا بدن ہے لیکن یہ مرض اور صحت کے اعتبار سے ہے بلکل اسی طرح فقہ کا موضوع ""مکلف کا فعل"" ہے لیکن یہ حلال و حرام کی حیثیت سے ہے------

سوال::: غرض وغایت کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: غرض اس ارادے کو کہتے ہیں جس کے لیے فعل کیا جائے اور غایت اس نتیجے کو کہتے ہیں جو غرض پہ مرتب ہو-----

مثلا:::قلم خریدنے کے لیے بازار جانا غرض ہے اور قلم خرید لینا غایت ہے----

سوال:::

فقہ کی غرض وغایت تحریر فرمائیں-----

جواب:::

دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرکے بامراد ہونا فقہ کی غرض وغایت ہے----

دنیا میں کامیابی سے مراد یہ ہے کہ انسان جب فقہ کا علم حاصل کرے گا تو وہ حلال و حرام کی تمیز رکھے گا اور آخرت میں کامیابی سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی------

سوال::: فقہ کا حکم بیان کریں یعنی شریعت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟؟؟

جواب:::

ضروریات دین کو سیکھنا فرض عین ہے اور اس کے علاوہ بقیہ احکام کا سیکھنا مستحب ہے----

سوال:::

وہ چیزیں بیان کریں جن کے ذریعے فقہ میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔۔۔

جواب:::

وہ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:::

(1)کتاب اللہ

(2)سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(3)اجماع

(4)قیاس

ان کو اصول فقہ بھی کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

((کتاب البیوع))

سوال:::

بیع کی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

باہمی رضامندی سے مال کا مال کے ذریعے تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال:::

بیع میں ایجاب وقبول کی شرعی حیثیت بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ بیع کن کن صیغوں سے منعقد ہوتی ہے؟؟؟

جواب:::

ایجاب وقبول بیع کے دو ارکان ہیں جن کے ذریعے یہ منعقد ہوتی ہے اور ایجاب وقبول کے الفاظ ماضی کے ہونا ضروری ہیں مثلاً ایک کہے ""بعت"" اور دوسرا کہے ""اشتریت""،،ماضی کے الفاظ اس لیے ضروری ہیں کیونکہ بیع ایسے تصرف کو کہتے ہیں جو انشاء کی قبیل سے ہے اور اس کا انشاء ہونا ہمیں شریعت سے معلوم ہوتا ہے،، ماضی کا صیغہ اگرچہ خبر دینے کے لیے وضع کیا گیا ہے لیکن شریعت نے اسے انشاء کے طور پر استعمال کیا ہے۔۔۔۔

اگر دونوں الفاظ میں سے ایک لفظ مستقبل کا ہو((یہاں مستقبل سے امر کا صیغہ مراد ہے))اور دوسرا ماضی کا ہو تو اس سے بیع منعقد نہیں ہوگی البتہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

بیع کن کن صیغوں سے منعقد ہو جائے گی؟؟؟

جواب:::

ہر وہ لفظ جو"""بعتُ اور اشتریتُ"""کے معنی پہ دلالت کرتا ہے اس سے بیع منعقد ہو جائے گی مثلا""" رضیت بکذا، اعطیتک بکذا، خذہ بکذا"""ان تمام الفاظ میں خرید و فروخت کا معنی آرہا ہے اور ان عقود میں معنی کا ہی اعتبار کیا جاتا ہے،،اسی وجہ سے حقیر اور عمدہ چیزوں میں بیع تعاطی منعقد ہو جاتی ہے((چونکہ بیع تعاطی میں ایجاب وقبول نہیں پایا جاتا ہے اور دونوں طرف سے رضامندی معنا ظاہر ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ بیع جائز ہے))۔۔۔۔

سوال:::

خیار قبول کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ شریعت میں اس کا اعتبار کیوں کیا جائے گا؟؟؟

جواب:::

جب متعاقدین میں سے کوئی ایک ایجاب کرتا ہے تو دوسرے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ مجلس ختم ہونے سے پہلے قبول کرلے یا رد کر دے اسی کو خیارِ قبول کہتے ہیں۔۔۔۔

شریعت میں خیارِ قبول کا اعتبار کیا گیا ہے کیونکہ اگر اگلے بندے کو یہ اختیار نہ دیا جائے تو اس کی مرضی کے بغیر بیع کا منعقد ہونا لازم آئے گا جو کہ درست نہیں۔۔۔۔

سوال:::

کیا موجب اپنے ایجاب سے رجوع کر سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

جب تک دوسرا شخص ایجاب کو قبول نہ کرے تب تک موجب اپنے ایجاب سے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ جب تک اگلے شخص نے بیع کو قبول نہیں کیا تب تک اس کا مبیع پہ حق ثابت نہیں ہوا،، پس اس ایجاب سے رجوع کرنے میں اگلے کے حق کو باطل کرنا لازم نہیں آرہا لہذا دوسرے کے قبول کرنے سے پہلے موجب اپنے ایجاب سے رجوع کر سکتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

خیار قبول کی مدت بیان کریں۔۔۔

جواب:::

خیار قبول کی مدت مجلس کے اختتام تک ہے،، متعاقدین میں سے جیسے ہی کوئی ایک شخص مجلس سے اٹھے گا تو ایجاب باطل ہو جائے گا کیونکہ دونوں میں سے کسی ایک کا اٹھنا اس بات پہ دلیل ہے کہ وہ بیع نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔

اس مدت کو مجلس کے اختتام تک کھینچا گیا ہے کیونکہ مجلس متفرقات کو جمع کرنے والی ہوتی ہے یعنی مجلس کی تمام گھڑیوں کو ایک ہی گھڑی شمار کیا جاتا ہے اور اس میں مشتری کے لیے بھی آسانی ہے کہ اسے مجلس کے ختم ہونے تک غور و فکر کرنے کا موقع مل جائے گا فوراً قبول نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

سوال:::

کیا خط یا قاصد بھیج کر بیع کی جا سکتی ہے؟؟؟

جواب:::

خط یا قاصد بھیج کر بیع کرنا ایسے ہی ہے جیسے دو لوگوں نے آمنے سامنے بیٹھ کر بیع کی ہو پس ان کے ذریعے بیع منعقد ہو جائے گی بلکہ جس مجلس میں خط یا قاصد پہنچا اس مجلس کا بھی اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر اس مجلس کے آخر تک اگلے شخص نے ایجاب کو قبول کر لیا تو بیع ہو جائے گی اور اگر مجلس ختم ہو گئی تو یہ بیع نہیں ہو گی۔۔۔۔

سوال:::

کیا مشتری کے لیے بعض پیسوں کے عوض بعض مبیع خریدنا یا بعض ثمن کے بدلے پوری مبیع خریدنا جائز ہے؟؟؟

جواب:::

جی نہیں،، پہلی صورت یوں بنے گی کہ بائع سو روپے میں دو کتابیں بیچ رہا ہے اور مشتری پچاس روپے میں ایک کتاب لینا چاہ رہا ہے تو ایسا جائز نہیں ہو گا((کیونکہ ایک صفقہ میں دو صفقے کا پایا جانا لازم آئے گا یعنی ایک سودے میں دو سودوں کا پایا جانا لازم آئے گا)) ہاں اگر بائع یوں کہے سو کی دو کتب ہیں اور پچاس کی ایک کتاب ہے تو اس صورت میں بیع جائز ہو جائے گی کیونکہ اب یہ ایک صفقہ نہیں رہا بلکہ معناً متفرق صفقات ہو گئے ہیں۔۔۔

دوسری صورت یوں بنے گی بائع سو روپے میں دو کتابیں بیچنا چاہ رہا ہے جبکہ مشتری نوے روپے میں خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہ بیع جائز نہیں ہوگی کیونکہ بائع کی رضامندی نہیں پائی جا رہی ہاں اگر بائع راضی ہو جائے تو بیع جائز ہو جائے گی۔۔۔۔

سوال:::

خیار مجلس کی شرعی حیثیت اور اختلاف فقہاء بیان کریں۔۔۔

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل:::

امام شافعی کے نزدیک خیارِ مجلس ثابت ہے یعنی ایجاب وقبول کے بعد جب تک مجلس قائم رہے گی تب تک دونوں کو بیع فسخ کرنے کا اختیار رہے گا اور اسی کو خیارِ مجلس کہا جاتا ہے۔۔۔۔

امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""جب تک متبایعان یعنی بائع اور مشتری جدا نہ ہو جائیں تب تک دونوں کو((بیع فسخ کرنے کا)) اختیار ہے""۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل:::

احناف کے نزدیک خیارِ مجلس ثابت نہیں،،جب ایجاب وقبول ہو گیا تو بیع منعقد ہو جائے گی رجوع کا اختیار صرف اسی وقت ہوگا جب مبیع نہ دیکھی ہو یا اس میں عیب پایا جا رہا ہو خیارِ مجلس کی وجہ سے رجوع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس صورت میں خریدنے والے کے حق کا باطل ہونا لازم آئے گا۔۔۔

امام شافعی نے جو حدیث پیش کی ہے وہ خیار قبول پہ محمول ہے یا اس میں خیارِ قبول کا احتمال ہے کیونکہ حدیث میں ان دونوں کو""متبایعان"" کہا گیا ہے اور وہ بیع کرنے کے دوران متبایعان کہلائیں گے جیسے ہی بیع مکمل ہو جائے گی تو ان پہ متبایعان کا اطلاق ختم ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

ثمن مطلق اور وہ اعواض جن کی طرف اشارہ کیا جائے ان کی بیع میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب:::

وہ اعواض((یعنی وہ مبیع یا ثمن)) جن کی طرف بیع کے وقت اشارہ کیا جائے تو ان کی مقدار کے بارے میں جاننے کی حاجت نہیں بلکہ بیع کے منعقد ہونے میں محض اشارہ کافی ہے اور اس میں مقدار کی جہالت کی وجہ سے جھگڑا بھی نہیں ہوگا لہذا یہ بیع جائز ہوگی۔۔۔۔

بیع کے جواز کے لیے مطلق ثمن ((یعنی جو ثمن یا مبیع سامنے نہ ہو اور اس کی طرف اشارہ نہ کیا جائے)) کی مقدار کا جاننا ضروری ہے کیونکہ عقد کی وجہ سے لین دین واجب ہوا ہے چونکہ یہاں ثمن کی مقدار میں جہالت کی وجہ سے جھگڑا ہو سکتا ہے اس لیے لین دین ممتنع ہے اور ہر وہ جہالت جس کی وجہ سے جھگڑا ہونے کا اندیشہ ہو اس کی وجہ سے بیع جائز نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

سوال:::

ادھار بیع کا کیا حکم ہے نیز ادھار ثمن کے ساتھ بیع کب درست ہوگی؟؟؟

جواب:::

نقد بیع کی طرح ادھار کے ساتھ بھی بیع درست ہوگی کیونکہ اللہ پاک فرمان ""وَاَحَلَّ اللہُ البیعَ"" مطلق ہے اس میں نقد اور ادھار دونوں طرح کی بیوع شامل ہیں۔۔۔۔

البتہ ادھار بیع میں شرط یہ ہے کہ ادھار بیع تب جائز ہوگی جب مدت معلوم ہو کہ خریدنے والا کب ثمن کی ادائیگی کر دے گا،، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ مدت تک کھانا خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔۔۔۔

اس سے معلوم ہوا کہ ادھار بیع میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے اور اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ مدت کا معلوم نہ ہونا ثمن سپرد کرنے سے مانع ہے،، بائع یہ چاہے گا کہ مشتری جلد از جلد اس کے پیسوں کی ادائیگی کر دے جبکہ مشتری چاہے گا کہ کچھ تاخیر سے ادائیگی کروں،، پس ان وجوہات کی وجہ سے ادھار بیع میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔

سوال:::

مطلق ثمن کا اطلاق کون سی نقدی پہ ہوگا؟؟؟

جواب:::

اگر بیع میں ثمن کو مطلق رکھا گیا تو اس کو شہر کی غالب نقدی پہ محمول کیا جائے گا کیونکہ غالب نقدی ہی متعارف ہے۔۔۔۔

سوال:::

جس شہر میں مختلف نقود رائج ہوں اور کسی نقدی کو معین کیے بغیر بیع کی تو اس کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب:::

اگر کسی شہر میں مختلف نقود چل رہے ہوں اور ان میں سے کسی ایک کو متعین کیے بغیر بیع کی تو وہ فاسد ہوگی کیونکہ یہ جہالت جھگڑے کا سبب بن سکتی ہے ہاں اگر کسی ایک نقدی کو متعین کر دیا یا کوئی ایک نقدی شہر میں بقیہ نقود کے مقابلے میں زیادہ رائج تھی تو پھر بیع جائز ہوگی کیونکہ اس صورت میں ذہن اسی ایک نقدی کی طرف جائے گا۔۔۔۔

اس مسئلہ میں بیع تب فاسد ہوگی جب وہ نقود مالیت میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں ہاں اگر مالیت میں تمام نقود برابر ہیں مثلا ثنائی سکہ اور ثلاثی سکہ وغیرہ تو اس صورت میں بیع فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں جھگڑا نہیں ہوگا۔۔۔۔

سوال:::

غلے کی ہم جنس یا خلاف جنس کے ساتھ بیع کرتے ہوئے کس چیز کو مد نظر رکھا جائے گا؟؟؟

جواب:::

اگر غلے کی بیع خلاف جنس کے ساتھ کی جائے مثلا گندم کو چاول کے بدلے بیچ دیا تو اس صورت میں ماپ کر اور اندازے سے دونوں طریقوں سے بیع درست ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""جب دو انواع مختلف ہوں تو تم ہاتھوں ہاتھ جیسے چاہو بیع کرو""، خلاف جنس کے ساتھ محض اندازے سے بیع اس لیے بھی درست ہے کیونکہ اس طرح کی جہالت لین دین سے مانع نہیں ہے۔۔۔

اگر ثمن اور مبیع دونوں ہم جنس ہیں یعنی گندم کے بدلے گندم کی خرید و فروخت کی گئی تو وہاں ماپنا ضروری ہوگا محض اندازے سے بیع نہیں ہو سکتی کیونکہ سود کے پائے جانے کا احتمال ہے۔۔۔۔

سوال:::

کسی معین برتن یا معین پتھر جس کی مقدار معلوم نہ ہو اس کے ذریعے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

کسی معین برتن یا معین پتھر جس کی مقدار معلوم نہ ہو اس کے ذریعے بیع کرنا بلکل درست ہے کیونکہ یہ جہالت جھگڑے کا سبب نہیں بن سکتی اور مبیع چونکہ موجود ہے اور فورا مشتری کو سپرد کر دی جائے گی اور اتنے وقت میں وہ برتن یا پتھر بھی ہلاک نہیں ہوگا کہ بائع اور مشتری کا اس کی مقدار پہ اختلاف ہو لہذا یہ بیع درست ہے۔۔۔۔

ہاں اگر بیع سلم کی جائے ((بیع سلم یہ ہوتی ہے کہ ثمن لے لیا جاتا ہے اور مبیع بعد میں دی جاتی ہے)) تو اس صورت میں یہ بیع درست نہیں ہوگی ہو سکتا ہے جس وقت بیع کی گئی ہو اس وقت جس برتن کا

اعتبار کیا گیا ہو وہ بعد میں ٹوٹ جائے،، تو اس طرح بائع اور مشتری میں اختلاف پیدا ہوگا۔۔۔۔

امام اعظم کی ایک دوسری روایت کے مطابق معین برتن یا پتھر کے ذریعے مطلقاً بیع بھی درست نہیں لیکن زیادہ صحیح روایت یہی ہے کہ امام اعظم کے نزدیک مطلقاً بیع جائز ہے۔۔۔۔

سوال:::

کھانے کی ڈھیری میں ہر قفیز کی ایک درہم کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب:::

اگر کسی نے کھانے کی ڈھیری اس طرح بیچی کہ ایک قفیز ایک درہم کا ہے تو اس بیع کے بارے میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس صورت میں محض ایک قفیز میں بیع درست ہوگی کیونکہ ہمیں معلوم نہیں اس ڈھیری میں کتنے قفیز ہیں تو اس صورت میں اقل کی طرف حکم کو لوٹایا جائے گا اور ایک قفیز کی بیع درست ہوگی،، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص کہے """فلاں کے مجھ پہ تمام درہم لازم ہیں""" تو اس وقت بالاتفاق ایک درہم واجب ہوگا کیونکہ دراہم کی مکمل تعداد معلوم نہیں لہذا اقل کی طرف حکم کی نسبت کی جائے گی۔۔۔۔

ہاں اگر کھانے کی ڈھیری کے تمام قفیز بیان کر دیے جائیں یا اس کو ماپ لیا جائے تو پھر پورے ڈھیر کی بیع درست ہوگی۔۔۔

صاحبین کا مؤقف اور دلیل:::

صاحبین کے نزدیک چاہے قفیز کی تعداد بیان کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو دونوں صورتوں میں مکمل ڈھیر کی بیع درست ہے کیونکہ قفیز کی تعداد کی جہالت کو دور کرنا ان کے بس میں ہے،، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے بائع نے دو غلاموں میں سے ایک غلام بیچا اور مشتری کو اختیار دیا کہ ان میں سے جو چاہے خرید لو۔۔۔۔

ضروری نوٹ!!!

چونکہ امام اعظم کے نزدیک جب تعداد بیان نہ کی جائے تو ایک قفیز کی بیع درست ہوگی لہذا وہ مشتری کو اختیار دیتے ہیں چاہے تو خرید لے یا نہ خریدے اور اسی طرح اگر قفیز کی تعداد بیان کردی گئی تب بھی مشتری کو اختیار ہے۔۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے بکریوں کا ریوڑ اس طرح بیچا کہ ہر بکری ایک درہم کی ہے یا کپڑوں کا تھان یوں بیچا کہ ہر ""گز"" ایک درہم کا ہے تو اس صورت میں بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔۔۔

جواب:::

اس میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم کے نزدیک دونوں صورتوں میں بیع فاسد ہوگی،، بکریوں کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ریوڑ میں مختلف طرح کی بکریاں ہوتی ہیں،، بائع ایک درہم کے بدلے کمزور بکری دینا چاہے گا جبکہ مشتری اچھی بکری خریدنا چاہے گا جس کی وجہ سے دونوں میں جھگڑا ہوگا،، تھان کی تفصیل یوں ہے کہ جب تھان میں کپڑے کا ہر ""گز"" ایک دوسرے سے رنگ اور کوالٹی میں مختلف ہوگا تو بائع ایک درہم کے بدلے ہلکا کپڑا دینا چاہے گا جبکہ مشتری اچھا کپڑا خریدنا چاہے گا جس کی وجہ سے دونوں میں جھگڑا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

صاحبین کا مؤقف اور دلیل:::

صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں بیع درست ہے ان کی دلیل وہی ہے جو پیچھے کھانے والے مسئلہ میں بیان کی گئی۔۔۔۔۔۔

اعتراض:::

امام اعظم نے کھانے کی ڈھیری کی بیع والے مسئلہ میں ایک قفیز کی بیع جائز قرار دی اگرچہ یہاں بھی جہالت پائی جا رہی تھی لیکن بکریوں اور کپڑے کے تھان والے مسئلہ میں ایک بکری یا ایک گز کی بیع کو جائز کیوں نہیں کہا؟؟؟

جواب:::

اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں مسائل میں فرق ہے،، بکریوں کے ریوڑ میں ہر بکری دوسری سے جدا ہے،، کپڑے کے تھان میں ہر کپڑا دوسرے سے الگ ہے یعنی تفاوت پایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ایک بکری یا ایک گز کی بیع بھی ناجائز قرار دی جبکہ کھانے والے مسئلہ میں ایک قفیز کی بیع اس لیے

درست قرار دی کیونکہ کھانا ایک جیسا ہی ہوتا ہے اس میں تفاوت نہیں ہے((ہاں اگر کھانے میں بھی تفاوت پایا جائے تب وہاں بھی بیع جائز نہیں ہوگی))۔۔۔۔۔

سوال:::

غلے کے سو قفیز سو درہم کے بدلے خریدنے کے بعد مبیع میں کمی یا زیادتی پائی گئی تو مشتری کے لیے کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب:::

اگر مبیع کم نکلی تو مشتری کو اختیار ہے اس کے حساب سے پیسے دے کر خرید لے((یعنی اگر نوے قفیز نکلے تو وہ نوے دراہم میں خرید لے))یا بیع کو فسخ کردے کیونکہ سودا مکمل ہونے سے پہلے تفرق صفقہ پایا گیا۔۔۔۔

اگر مبیع زیادہ نکلی تو وہ زائد قفیز بائع کو واپس کردیے جائیں گے کیونکہ قفیز ایک مقدار ہے وصف نہیں تو چونکہ بیع کا وقوع معین مقدار پہ ہوا تھا اس لیے جو مبیع زائد ہوگی وہ بائع کو واپس کردی جائے گی۔۔۔۔

سوال:::

اگر دس گز کپڑا دس دراہم کے بدلے خریدا گیا یا سو گز زمین سو دراہم کے بدلے خریدی گئی تو اس صورت میں اگر مبیع میں کمی یا زیادتی پائی گئی تو مشتری کے لیے کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب:::

اگر مبیع میں کمی پائی گئی تو مشتری کو اختیار ہے کہ اس مبیع کو مکمل ثمن کے عوض خرید لے یا بیع ختم کردے،، اس کی وجہ یہ ہے کہ ذراع((یعنی گز))ایک وصف ہے اور وصف کے مقابلے میں ثمن نہیں لایا جاتا لھذا مشتری یا تو اس مبیع کو مکمل ثمن کے عوض خریدے یا بیع ختم کردے۔۔۔

اگر مبیع میں زیادتی پائی گئی یعنی کپڑا دس ذراع کی بجائے گیارہ ذراع نکلا تو وہ زیادتی بائع کو واپس نہیں کی جائے گی بلکہ اس پہ مشتری کا ہی حق ہوگا کیونکہ یہ وصف ہے،، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک مبیع کو عیب دار کہہ کر بیچا گیا لیکن وہ درست نکلی تو وہ مشتری کے لیے ہی ہوگی اس کے درست ہونے کا ثمن علیحدہ سے بائع کو نہیں دیا جائے گا۔۔۔۔

اعتراض:::

غلے والے مسئلہ میں یہ کہا گیا کہ اگر کچھ قفیز کم نکل آئیں تو اس حساب سے ثمن ادا کیا جائے جبکہ کپڑے والے مسئلہ میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر مبیع میں کمی ہوئی تو ثمن میں اس حساب سے کمی نہیں کی جائے گی بلکہ مکمل ہی ادا کیا جائے گا،، اس کی کیا وجہ ہے ؟؟؟

جواب:::

اس کی وجہ یہ ہے کہ غلے والے مسئلہ میں قفیز کا اعتبار کیا گیا،، قفیز ایک مقدار ہے اور ثمن کو مقدار کے مقابلے میں لایا جاتا ہے اس لیے مبیع میں کمی زیادتی کے حساب سے ثمن میں کمی وزیادتی کر دی گئی۔۔۔۔

کپڑے والے مسئلہ میں ذراع یعنی گز کا اعتبار کیا گیا،، ذراع وصف ہے اور ثمن کو وصف کے مقابلے میں نہیں لایا جاتا اس لیے مبیع کی کمی کی صورت میں یہ کہ دیا کہ یا تو مکمل ثمن کے عوض خریدے یا بیع ختم کر دے۔۔۔۔

سوال:::

اگر بائع نے یہ کہ کر سو ذراع کی زمین بیچی کہ ہر ذراع ایک درہم کے بدلے ہے پس اگر مبیع میں کمی وزیادتی ہوئی تو مشتری کیا کرے؟؟؟

جواب:::

اگر مبیع میں کمی پائی گئی تو مشتری کو اختیار ہے کہ جتنے گز مین ہے اس کے حساب سے ثمن ادا کر دے یا بیع ختم کر دے،، یہاں مکمل ثمن کے ساتھ کم مبیع لینے کا حکم اس لیے نہیں دیا کیونکہ بائع نے ہر ہر ذراع کی قیمت الگ الگ بیان کر دی تو ذراع جو کہ وصف تھا اب اصل کے درجہ پہ فائز ہو گیا،، پس جتنے ذراع ہوں گے اس حساب سے ثمن ادا کیا جائے گا۔۔۔۔

اگر مبیع میں زیادتی پائی گئی تو مشتری کو اختیار ہے کہ جتنے ذراع زیادہ ہیں ان کا ثمن بھی ادا کر کے مبیع کو خرید لے یا بیع فسخ کر دے،، کیونکہ جب مبیع میں زیادتی پائی گئی تو ثمن میں بھی خود بخود زیادتی ہو جائے گی،، اس مسئلہ میں بیع کرنے یا نہ کرنے کا اختیار اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ ایسا نفع ہے جس میں نقصان کا خدشہ ہے،، پس اس وجہ سے مشتری کو اختیار تھا کہ زیادہ ثمن ادا کر کے خرید لے یا بیع فسخ کر دے۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے حمام یا گھر کے سو ذراع میں سے دس ذراع خریدے یا سو حصوں میں سے دس حصے خریدے تو اس صورت میں بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟ اختلاف فقہاء کے ساتھ بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

اگر سو حصوں میں سے دس حصے خریدے تو اس صورت میں سب کے نزدیک بیع جائز ہو گی البتہ اگر سو ذراع میں سے دس ذراع خریدے تو اس صورت میں اختلاف ہے۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم کے نزدیک بیع فاسد ہے کیونکہ ذراع یعنی گز اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے کوئی چیز ماپی جائے لیکن پھر استعارہ کے طور پر ذراع اس چیز کے لیے استعمال ہونے لگا جس کو ماپا جائے اس لیے اس زمین کو ماپنا ضروری ہوگا،، اس مسئلہ میں گھر کے سو ذراع میں سے دس ذراع کا علم نہیں کہ گھر کے دروازے کے پاس سے دس ذراع دے گا یا پچھلے حصے سے،، پس اس جہالت کی وجہ سے بیع فاسد ہے کیونکہ یہ جھگڑے کا سبب بن سکتی ہے،، اس کے برخلاف حصوں والے مسئلہ میں متعین کرنے کی ضرورت نہیں وہاں شرکت چل جائے گی پس وہ بیع درست ہو گی۔۔۔۔

امام اعظم کے نزدیک چاہے گھر کے مکمل ذراع کا علم ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں بیع فاسد ہے ((یعنی گھر کے بارے میں پتا ہے کہ اس کے سو ذراع ہیں یا مکمل ذراع نہیں پتا دونوں صورتوں میں بیع فاسد ہو گی))

صاحبین کا مؤقف اور دلیل:::

صاحبین کے نزدیک سو ذراع میں سے دس ذراع گھر کا دسواں حصہ ہے پس یہ حصوں والے مسئلہ کے مشابہ ہو گیا اس لیے بیع جائز ہو گی۔۔۔۔

سوال:::

اگر دس کپڑوں کی گٹھڑی دس دراہم کے بدلے خریدی گئی لیکن وہ نو یا گیارہ کپڑے نکلے تو اس صورت میں بیع کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب:::

اس صورت میں مبیع یا ثمن کی جہالت کی وجہ سے بیع فاسد ہو گی،، ہاں اگر ہر کپڑے کی علیحدہ علیحدہ ایک درہم قیمت بیان کر دی جائے اب اگر دس کپڑوں کی بجائے نو کپڑے نکلیں تو اس حساب سے ثمن ادا کر کے بیع کی جا سکتی ہے لیکن اگر گیارہ کپڑے نکل آئے پھر بیع فاسد ہو گی کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کن دس کپڑوں کی بیع ہوئی ہے اور وہ ایک کپڑا کون سا ہے جس کی بیع نہیں ہوئی۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے دو ھروی کپڑے خریدے لیکن ان میں سے ایک مروی نکل آیا تو اب بیع کا کیا حکم ہو گا ؟؟؟

جواب:::

مذکورہ بالا صورت میں بیع فاسد ہوگی کیونکہ ھروی اور مروی دو الگ الگ ذات کے کپڑے ہیں تو گویا کہ ھروی کپڑا خریدنے کے لیے مروی کی شرط لگائی گئی جس کی وجہ سے یہ بیع فاسد ہے۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے دس ذراع کپڑا خریدا اور ہر ذراع ایک درہم کے بدلے تھا لیکن وہ کپڑا ساڑھے دس ذراع یا ساڑھے نو ذراع کا نکلا تو اب بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم فرماتے ہیں کہ اگر کپڑا ساڑھے دس ذراع نکلا تو بغیر کسی اختیار کے مشتری اسے دس دراہم کے بدلے لے گا اور اگر ساڑھے نو ذراع کپڑا نکلا تو اگر وہ چاہے نو دراہم میں کپڑا خرید لے۔۔۔۔

امام اعظم کی دلیل یہ ہے کہ ذراع اصل میں وصف تھا لیکن جب ہر ذراع کے مقابلے ایک درہم کی شرط لگائی گئی تو وہ مقدار کے درجے میں آگیا، مقدار کے درجے میں تب آئے گا جب مکمل ذراع ہوگا لیکن جب ذراع سے کم ہوگا مثلاً آدھا جیسا کہ اس مسئلہ میں ہے تو اس وقت وہ وصف کے درجے میں آجائے گا اس لیے آدھے ذراع کی کوئی قیمت نہیں۔۔۔۔

امام ابو یوسف کا مؤقف اور دلیل:::

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر ساڑھے دس گز کپڑا نکلا تو اگر مشتری چاہے اسے گیارہ دراہم میں خرید لے اور ساڑھے نو ذراع والی صورت میں اگر چاہے تو دس دراہم میں خرید لے۔۔۔۔

امام ابو یوسف کی دلیل یہ ہے کہ جب کپڑے کے ہر ذراع کی قیمت ایک درہم قرار دی گئی ہے تو ہر ذراع ایک علیحدہ کپڑے کے درجے پہ آجائے گا، اس وجہ سے اگر کپڑا ذراع سے کم بھی ہوا تب بھی اس کی قیمت لگے گی لہذا ساڑھے دس گز کپڑا گیارہ دراہم میں اور ساڑھے نو گز کا کپڑا دس دراہم میں خرید اجائے گا۔۔۔۔۔

امام محمد کا مؤقف اور دلیل:::

امام محمد فرماتے ہیں کہ ساڑھے دس ذراع کی صورت میں اگر چاہے تو ساڑھے دس دراہم میں خرید لے اور ساڑھے نو ذراع کی صورت میں اسے اختیار ہے کہ ساڑھے نو دراہم میں خرید لے، دلیل یہ ہے کہ جب ایک ذراع کی قیمت ایک درہم ہے تو نصف ذراع کی قیمت نصف درہم ہوگی۔۔۔۔

سوال:::

وہ سوتی کپڑا جس کے جوانب میں کوئی تفاوت نہ ہو اگر وہ شرط سے زیادہ نکل آیا تو کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب:::

مذکورہ بالا صورت میں اگر آدھا گز بھی زیادہ نکل آیا تو مشتری کے لیے بغیر قیمت لینا بہتر نہیں ہے کیونکہ اب وہ کپڑا موزونی چیز کے درجے میں آگیا ہے لہذا شرط سے زیادہ ہونے والے کپڑے کی الگ قیمت لگے گی۔۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے گھر خریدا تو کیا اس گھر کی بناء((یعنی دیوار اور چھت وغیرہ)) اس بیع میں شامل ہوگی؟؟؟

جواب:::

جی ہاں کیونکہ گھر کا لفظ عرف میں صحن اور بناء((یعنی دیوار اور چھت وغیرہ)) پہ صادق آتا ہے اس کے علاوہ دوسری دلیل یہ ہے کہ بناء گھر کے ساتھ متصل ہوتی ہے لہذا یہ اس کے تابع ہو کر بیع میں شامل ہوگی۔۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے زمین خریدی تو کیا اس زمین کی تمام چیزیں اس بیع میں شامل ہوں گی؟؟؟

جواب:::

اگر کسی نے زمین خریدی تو ہر وہ چیز جو اس زمین میں ہے مثلا درخت وغیرہ وہ اس بیع میں شامل ہوں گے کیونکہ یہ چیزیں اس زمین سے متصل ہیں اور یہ بناء کے مشابہ ہو جائیں گی۔۔۔۔۔۔

البتہ کھیتی اس زمین کی بیع میں شامل نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس کے ساتھ متصل نہیں ہے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے گا اور یہ اس سامان کے مشابہ ہوگی جو اس زمین میں رکھا ہوا ہو،، ہاں اگر بیع کے دوران کھیتی کو بھی بیان کر دیا گیا تو وہ بھی بیع میں شامل ہو جائے گی۔۔۔۔۔

سوال:::

کیا پھلدار درخت کی بیع میں پھل بھی شامل ہوں گے؟؟؟

جواب:::

پھلدار درخت کی بیع کی تو پھل بائع کے لیے ہوں گے ((چاہے وہ پھل چھوٹے چھوٹے ہوں اور ان کی کوئی قیمت نہ ہو یا بڑے ہو چکے ہوں اور قیمت کے قابل ہوں دونوں صورتوں میں پھل بائع کے لیے ہوں گے)) ہاں اگر مشتری نے پھلوں کی بھی شرط لگائی تھی تو پھل مشتری کے ہوں گے۔۔۔

اس مسئلہ پہ دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے """جس نے ایسی زمین خریدی جس میں کھجور تھی تو پھل بائع کے لیے ہوں گے مگر یہ کہ خریدنے والا اس کی شرط لگالے""۔۔۔

مشتری کی شرط کے بغیر وہ پھل بائع کے ہوں گے اس پہ دوسری دلیل یہ ہے کہ پھلوں کا درخت سے اگرچہ اتصال ہے لیکن وہ کاٹنے کے لیے ہیں ان کو باقی نہیں رکھا جاتا،، پس یہ کھیتی کے مشابہ ہیں۔۔۔۔

سوال:::

جب پھلدار درخت کی بیع ہو گئی اور اس کے پھل بائع کے لیے ثابت ہو گئے تو بائع ان پھلوں کو کب اتارے گا؟؟؟

جواب:::

اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے:::

احناف کا مؤقف اور دلیل:::

احناف کے نزدیک بیع ہوتے ہی بائع سے کہا جائے گا کہ پھلوں کو اتارلے کیونکہ اس کے پھلوں کی وجہ سے مشتری کی ملک میں آنے والی مبیع مشغول ہو گئی لہذا بائع پہ اس کی مبیع کو فارغ کرنا اسی وقت لازم ہے،، یہ مسئلہ اسی طرح ہے کہ جب گھر کی بیع کی گئی اور اس میں بائع کا سامان موجود ہو تو فوراً اسے کہا جائے گا کہ اپنا سامان اٹھالو۔۔۔

شوافع کا مؤقف اور دلیل:::

شوافع کے نزدیک اگرچہ بائع پہ مشتری کی ملک کو فارغ کرنا لازم ہے لیکن وہ عرف وعادت کا اعتبار کرتے ہیں کہ عادتاً کچے پھلوں کو اتارا نہیں جاتا بلکہ پکنے کا انتظار کیا جاتا ہے لہذا پھل پکنے تک پھل درختوں پہ لگے رہیں گے جیسا کہ اگر کسی نے زمین اجرت پہ لی اور مدت اجارہ ختم ہو گئی تو کھیتی پکنے تک زمین میں لگی رہے گی اس کے بعد کاٹی جائے گی۔۔۔۔

احناف کی جانب سے شوافع کا رد:::

احناف شوافع کی دلیل کا یوں رد کرتے ہیں کہ جب مدت اجارہ ختم ہو جائے گی تو جتنی مدت تک کھیتی زمین میں رہے گی متاجر علیحدہ سے اس کی اجرت دے گا لہذا اس سے آپ کا مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

سوال:::

زمین کی بیع ہوئی اور اس میں بائع کا بیج لگا ہوا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں اگا تو کیا وہ اس بیع میں شامل ہوگا؟؟؟

جواب:::

مذکورہ بالا صورت میں بیج اس بیع میں شامل نہیں ہوگا بلکہ وہ گھر میں رکھے ہوئے سامان کی طرح ہے جس طرح گھر کی بیع میں گھر میں رکھا ہوا سامان شامل نہیں ہوتا اسی طرح یہ بیج بھی شامل نہیں ہوگا۔۔۔

اگر اس بیج سے تھوڑا سا سبزہ اگا ہے لیکن اس کی کوئی قیمت نہیں لگائی جا سکتی تو اس کے بارے میں بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ وہ سبزہ بیع میں داخل ہوگا اور بعض کے نزدیک نہیں ہوگا۔۔۔

سوال:::

وہ الفاظ ذکر کریں جن کے ذریعے اگر درخت یا زمین کی بیع کی جائے تو کھیتی اور پھل شامل ہوں گے اور وہ کون سے الفاظ ہیں جن کے ذریعے کی جانے والی بیع میں کھیتی اور پھل شامل نہیں ہوں گے؟؟؟

جواب:::

مذکورہ بالا مسئلہ کی چار صورتیں ہیں:::

(1) اگر مطلقا یوں کہا""بعت الارض أو الشجر"" تو اس صورت میں کھیتی اور پھل شامل نہیں ہوں گے۔۔۔

(2) اگر کہا""بعت الارض بالحقوق أو المرافق"" تو اس صورت میں بھی کھیتی اور پھل شامل نہیں ہوں گے کیونکہ یہ چیزیں حقوق و مرافق میں شامل نہیں ہوتیں۔۔۔

(3) اگر یوں کہا""بعت الارض بکل قلیل وکثیر ھو لہ فیھا ومنھا من حقوقھا أو مرافقھا"" تب بھی کھیتی اور پھل شامل نہیں ہوں گے۔۔۔۔

(4) اگر تیسری صورت والے الفاظ بولے لیکن حقوق و مرافق کا ذکر نہیں کیا تب کھیتی اور پھل بیع میں شامل ہوں گے،، یہ اس صورت میں شامل ہوں گے جب ان کو کاٹا نہ گیا ہو اگر ان کو کاٹ لیا

گیا پھر یہ بیع میں شامل نہیں ہوں گے ہاں اگر علیحدہ سے کٹی ہوئی کھیتی یا پھل کی صراحت کی گئی تب یہ بیع میں شامل ہوں گے۔۔۔۔۔

سوال:::

پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اور ظاہر ہونے کے بعد بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

دونوں صورتوں میں بیع جائز ہے کیونکہ یہ مال متقوم ہے یعنی اگر پھل فی الحال قابلِ انتفاع نہیں تو بعد میں ہوجائیں گے،، یہ بھی کہا گیا ہے کہ صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیع جائز نہیں لیکن یہ روایت کمزور ہے پہلی بات ہی درست ہے۔۔۔۔

درخت پہ لگے ہوئے پھل کی بیع اگر مطلقاً کی گئی یا اس شرط پہ کی گئی کہ مشتری فورا پھل کاٹ لے گا تو ان دو صورتوں میں فورا پھل کاٹنا لازمی ہوں گے۔۔۔۔۔

سوال:::

بیع میں درختوں پہ پھلوں کے پکنے کی شرط لگانے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

اگر بیع میں یہ شرط لگائی گئی کہ جب پھل پک جائیں گے تب درخت سے اتار لیے جائیں گے اس سے بیع فاسد ہوجاتی ہے کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا اور اس میں دوسرے کی ملک کو مشغول کرنا پایا جارہا ہے،، دوسری عقلی دلیل یہ ہے اس طرح بیع کرنے میں ایک اور سودا پایا جارہا ہے لہذا یہ بیع فاسد ہے۔۔۔۔

اسی طرح اگر کھیتی کی بیع کرتے ہوئے یہ شرط لگائی کہ جب کھیتی پک جائے گی تب کاٹ لی جائے گی تو یہ بیع فاسد ہے۔۔۔۔۔

اگر کھیتی کا پودا یا پھل اتنا بڑا ہوچکا ہے جتنا اسے ہونا چاہیے اب اس میں صرف مٹھاس بھرے گی تو اس صورت میں اسے چھوڑ دینے کی شرط لگانے سے شیخین کے نزدیک بیع فاسد ہوجاتی ہے لیکن امام محمد نے عادت کی وجہ سے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ عام طور پر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ پھل کو درخت پہ پکنے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ مزید میٹھا ہوجائے،، ہاں اگر وہ پھل ابھی چھوٹا ہے اس صورت میں بیع ہوئی اور پھل کو درخت پہ چھوڑنے کی شرط لگائی گئی تب بالاتفاق بیع فاسد ہوگی۔۔۔۔۔

سوال:::

اگر پھلوں کو خریدتے وقت کوئی شرط نہ لگائی لیکن بائع نے اپنی طرف سے اجازت دے دی کہ پھل پکنے تک درخت پہ لگے رہیں تو صورت مسئولہ میں کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب:::

اگر بیع میں کوئی شرط نہ لگائی گئی اور پھل کو بائع کی اجازت سے درخت پہ چھوڑ دیا تو یہ بلکل درست ہے اگر بائع کی اجازت کی بغیر چھوٹے پھل کو درخت پہ چھوڑا تو پھل میں جتنی زیادتی ہوگی اس کو صدقہ کرنا پڑے گا کیونکہ یہ نفع مالک کی اجازت کے بغیر حاصل ہوا،، اگر پھل بڑا ہونے کے بعد درخت پہ چھوڑا تاکہ مزید میٹھا ہوجائے تو اس صورت میں کچھ بھی صدقہ نہیں کرنا پڑے گا کیونکہ اس صورت میں پھل میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی بلکہ محض اس کی حالت تبدیل ہوئی ہے۔۔۔۔۔

سوال:::

بیع میں پھلوں کی معین مقدار کا استثناء کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

اگر بیع میں پھلوں کی معین مقدار کا استثناء کرلیا گیا مثلا پھلوں کا ایک ڈھیر بیچا اور کہا اس ڈھیر میں سے دس کلو پھل نہیں بیچتا تو یہ صورت ناجائز ہوگی کیونکہ استثناء کرلینے کے بعد مستثنیٰ منہ مجہول رہ گیا۔۔۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ بیع جائز ہوگی اور ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ پاس درختوں میں سے پانچ معین درختوں کے بارے میں کہا یہ نہیں بیچوں گا تو یہ بیع جائز ہوگی بلکل اسی طرح پھلوں کے ڈھیر میں سے اگر کچھ پھلوں کا استثناء کردیا تو یہ بیع بھی جائز ہوگی۔۔۔۔

ہم امام مالک کی دلیل کا جواب دیتے ہیں کہ معین درختوں کا استثناء کرکے بیچنا بلکل جائز ہے کیونکہ بقیہ درختوں کی تعداد ہمیں معلوم ہیں جبکہ پھلوں کا استثناء کرنے کے بعد بقیہ کی تعداد معلوم نہیں لہذا آپ درختوں والے مسئلہ کو مقیس علیہ نہیں بنا سکتے۔۔۔۔

ظاہر الروایہ کے مطابق مستثنیٰ مجہول والی بیع کو جائز ہونا چاہیے کیونکہ اگر ڈھیر میں پانچ کلو پھل نکال کر بیچنا جائز ہیں تو اسی ڈھیر میں سے پانچ کلو پھلوں کا استثناء کرکے بقیہ بچ جانے والوں کو بھی بیچنا جائز ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

سوال:::

کیا جانور بیچتے وقت اس کے حمل یا کسی عضو کا استثناء کرکے بیچنا جائز ہے؟؟؟

جواب:::

اگر کسی نے جانور بیچا اور کہا کہ جانور بیچتا ہوں اس کا حمل نہیں بیچتا یا یوں کہا کہ حمل بیچتا ہوں جانور نہیں بیچتا تو یہ صورت ناجائز ہوگی بلکل اسی طرح اگر کہا کہ جانور کی ٹانگ فروخت کرتا ہوں مکمل جانور نہیں تو یہ صورت بھی ناجائز ہوگی کیونکہ ان چیزوں کو انفرادی طور پر بیچنا ناجائز ہے۔۔۔۔

سوال:::

گندم اور چاول کی بالیوں میں بیع، تل اور لوبیے کو چھلکے میں بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے۔۔۔۔

شوافع کا مؤقف اور دلیل:::

امام شافعی کے نزدیک سبز لوبیے کی بیع جائز نہیں اسی طرح اخروٹ، بادام اور پستہ کی پہلے چھلکے میں بیع جائز نہیں البتہ دوسرے چھلکے میں بیع جائز ہے،، گندم کی بالیوں میں بیع کے حوالے سے امام شافعی کے دو اقوال ہیں ایک قول کے مطابق یہ جائز ہے اور دوسرے قول کے مطابق ناجائز ہے۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ جس چیز پہ عقد کیا جارہا ہے وہ ایسی چیز میں چھپی ہوئی ہے جس میں کوئی منفعت نہیں پس ایک منفعت والی چیز کو غیر منفعت والی چیز سے ملا کر بیچنا جائز نہیں جیسا کہ سنار کی مٹی کو ہم جنس کے ساتھ بیچنا ناجائز ہے((سنار کی مٹی میں سونے اور چاندی کے ذرات چھپے ہوتے ہیں تو سونے والے ذرات کی مٹی کو سونے کے بدلے نہیں بیچ سکتے کیونکہ کمی بیشی ہوگی))۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل:::

احناف کے نزدیک گندم اور چاول کی بالیوں میں، تل اور لوبیے کی چھلکے میں بیع مطلقاً جائز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے کھجور کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ وہ رنگ پکڑ لے اور بالیوں کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ وہ سفید پڑ جائیں اور آفت سے محفوظ ہو جائیں۔۔۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بالیوں کو سفید پڑنے کے بعد بیچنا جائز ہے لہذا گندم کو بالیوں میں بیچا جاسکتا ہے،، عقلی دلیل یہ ہے کہ گندم کے دانوں سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے اور جس چیز سے نفع اٹھایا جائے اسے بالیوں میں بیچنا جائز ہوتا ہے لہذا""جو"" کی طرح گندم کی بالیوں میں بیع ہوسکتی ہے۔۔۔

امام شافعی کی دلیل کا رد:::

امام شافعی نے کہا کہ سنار کی مٹی میں اگر سونا چھپا ہو تو اس کو ہم جنس یعنی سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ سود کا احتمال ہے،، ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اور گندم کے معاملے میں بھی اس مسئلہ پہ عمل کرتے ہیں کہ بالیوں میں پائی جانے والی گندم کو اس گندم کے بدلے بیچنا جائز نہیں جو بالیوں کے بغیر ہے کیونکہ یہاں کمی بیشی کی وجہ سے سود کا احتمال ہے ہاں بالیوں میں پائی جانے والی گندم کو غیر جنس کے بدلے بیچا جا سکتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

کیا گھر کی بیع میں اس کی چابیاں داخل ہوں گی؟؟؟

جواب:::

جی ہاں،، کیونکہ گھر کے ساتھ مرکب ہونے کی وجہ سے تالا گھر کی بیع میں شامل ہوگا اور چابیاں تالے کا جزء ہیں جن کے بغیر تالے سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا لہذا چابیاں بھی گھر کی بیع میں داخل ہوں گی۔۔۔

سوال:::

مبیع کو تولنے والے اور ثمن کو پرکھنے اور وزن کرنے والے کی اجرت کس کے ذمے ہو گی؟؟؟

جواب:::

مبیع کو تول کر مشتری کے حوالے کرنا بائع کی ذمہ داری ہے لہذا مبیع کو تولنے والے کی اجرت بائع کے ذمے ہو گی۔۔۔

ثمن کو پرکھنے والے کی اجرت میں اختلاف ہے،، ابن رستم نے امام محمد سے نقل کیا ہے کہ یہ اجرت بائع کے ذمے ہو گی کیونکہ بائع کو اس چیز کی حاجت ہے کہ وہ ملنے والے ثمن کو پرکھے آیا کہ یہ کھرا ہے یا کھوٹا، لہذا اجرت بائع دے گا لیکن ابن سماعہ کی امام محمد سے روایت ہے کہ یہ اجرت مشتری دے گا کیونکہ بائع کو کھرا ثمن دینا اس کی ذمہ داری ہے لہذا اجرت بھی یہ دے گا۔۔۔

ثمن کو وزن کرنے والے کی اجرت بالاتفاق مشتری پہ ہو گی کیونکہ بائع کو ثمن سپرد کرنا مشتری کی ذمہ داری ہے۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے ثمن کے بدلے سامان خریدا تو پہلے کون سی چیز دوسرے کے حوالے کی جائے گی؟؟؟

جواب:::

مذکورہ بالا صورت میں پہلے مشتری کو کہا جائے گا کہ ثمن بائع کے حوالے کرے کیونکہ جب سامان یعنی مبیع کو متعین کر دیا تو مشتری کا حق اس میں ثابت ہو جائے گا البتہ ثمن متعین کرنے سے بائع کا حق اس میں ثابت نہیں ہوتا یہ تبھی ثابت ہوتا ہے جب ثمن بائع کے حوالے کر دیا جائے،،لہذا مشتری کو کہا جائے گا کہ پہلے ثمن بائع کے حوالے کرے تاکہ بائع کا حق بھی ثابت ہو جائے۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے سامان کے بدلے سامان خریدا یا ثمن کے بدلے ثمن خریدا تو پہلے کون سی چیز دوسرے کے حوالے کی جائے گی؟؟؟

جواب:::

مذکورہ بالا صورت میں عاقدین کو کہا جائے گا کہ اکٹھے دونوں چیزوں کو ایک دوسرے کے حوالے کریں کیونکہ متعین ہونے یا نہ ہونے میں دونوں چیزیں برابر ہیں((یعنی اگر مبیع سامان کی شکل میں ہو تو متعین کرنے سے متعین ہو جائے گی اور اگر مبیع ثمن کی صورت میں تو متعین کرنے سے عاقدین کا حق ثابت نہیں ہوگا))،،لہذا کسی ایک چیز کو پہلے دینے کی حاجت نہیں بلکہ عاقدین اکٹھے دونوں چیزیں ایک دوسرے کے حوالے کریں گے۔۔۔۔

((باب خیار الشرط))

سوال:::

خیار شرط کی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

خیار شرط یہ ہے کہ بیع کے دوران بائع یا مشتری میں سے کوئی ایک مخصوص مدت کے لیے دوسرے سے وقت طلب کرے کہ اگر میں چاہوں گا اس مدت میں مبیع لے لوں گا یا نہیں لوں گا اور اگلا بندہ اس کو قبول کر لے۔۔۔۔

سوال:::

خیار شرط کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::

بیع میں خیار شرط بائع اور مشتری دونوں کے لیے جائز ہے۔۔۔

سوال:::

خیار شرط کی مدت میں اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل:::

صاحبین کے نزدیک عاقدین میں سے کوئی ایک جب تک چاہے اختیار لے سکتا ہے چاہے وہ مہینے تک اختیار لے یا ایک سال تک،، البتہ اگر کوئی ہمیشہ کے لیے اختیار لیتا ہے تو یہ جائز نہیں۔۔۔

صاحبین کی نقلی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو ماہ تک اختیار لینا جائز قرار دیا۔۔۔

عقلی دلیل یہ ہے کہ خیار شرط غور و فکر کے لیے لیا جاتا ہے اور یہ غور و فکر کا معاملہ تین دن سے بڑھ بھی سکتا ہے،، اور جس طرح ثمن ادا کرنے کے لیے تین دن سے زائد کی مدت لی جا سکتی ہے اسی طرح خیار شرط بھی تین دن سے زائد لینا درست ہے۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم کے نزدیک خیار شرط صرف تین دن تک لیا جا سکتا ہے اور یہی امام شافعی اور امام زفر کا مؤقف بھی ہے۔۔۔

نقلی دلیل یہ ہے کہ حضرت حبان بن منقذ بیع میں دھوکا کھا جاتے تھے پس ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""جب تم بیع کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکہ نہیں اور مجھے تین دن کا اختیار ہے""۔۔۔۔

عقلی دلیل یہ ہے کہ خیار شرط ایسی چیز ہے جو عقد کے تقاضے کے خلاف ہے یعنی اس سے عقد لازم نہیں آتا،، اس کو خلاف قیاس صرف حدیث کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے لہذا اسی مدت پہ اقتصار کیا جائے گا جو حدیث میں بیان کی گئی اور تین دن سے زیادتی کی نفی کی جائے گی۔۔۔۔

سوال:::

اگر خیار شرط کی مدت چار دن مقرر کی لیکن تین دن میں بیع منعقد کر دی تو کیا یہ بیع درست ہو گی؟؟؟

جواب:::

امام زفر کا مؤقف:::

امام زفر فرماتے ہیں کہ چار دن کا خیار لینا ہی درست نہیں لہذا اگر چار دن کا خیار لیا لیکن تین دن میں بیع منعقد کر دی تب بھی بیع درست نہیں ہو گی۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم کے نزدیک اگر چار دن کا خیار لیا لیکن تین دن میں بیع منعقد کر دی تو یہ عقد درست ہو گا کیونکہ خیار لینے والے نے مفسد کے واقع ہونے سے پہلے اسے ساقط کر دیا اور بیع کو منعقد کر دیا۔۔۔

اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی نے کپڑا بیچا اور قیمت کپڑے پہ لکھی ہوئی تھی لیکن مشتری پڑھنا نہیں جانتا تھا،، بائع نے کہا کہ جو قیمت کپڑے پہ لکھی ہے اس قیمت پہ کپڑا بیچتا ہوں تو یہ بیع مشتری کے لیے قیمت مجہول ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہو گی لیکن اگر اسی مجلس میں بائع قیمت پڑھ کر بتا دے تو بیع درست ہو گی بلکل اسی طرح اگر چوتھا دن آنے سے پہلے تین دن میں بیع منعقد کر دی گئی تو بیع درست ہو گی۔۔۔۔

سوال:::

اگر اس شرط پہ بیع کی کہ تین یا چار دن تک ثمن ادا نہیں کرے گا تو بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

اگر تین دن تک شرط لگائی اور اس مدت میں پیسے دے دیے تو بیع درست ہو گی،، اگر چار دن کی شرط لگائی تو شیخین کے نزدیک یہ درست نہیں ہاں اگر چار دن کی شرط لگا کر تین دن میں پیسے دے دیے تو شیخین کے نزدیک بیع درست ہو گی،، امام محمد کے نزدیک چار دن کی شرط لگانا بلکل جائز ہے۔۔۔

تین دن یا اس سے زائد تک پیسے دینے کی مدت مانگنے کو خیار نقد کہتے ہیں یہاں خیار نقد کو خیار شرط پہ قیاس کیا گیا ہے،، چونکہ امام اعظم کے نزدیک خیار شرط تین دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا لہذا انہوں نے خیار نقد میں بھی تین دن کی مدت مقرر کی،، خیار شرط میں صاحبین کا مذہب ایک تھا امام محمد اسی مذہب پہ قائم ہیں کہ جس طرح خیار شرط تین دن سے زائد تک درست ہے اسی طرح خیار نقد بھی درست ہو گا،، لیکن امام ابو یوسف نے اپنا مذہب خیار نقد میں تبدیل کر لیا انہوں نے خیار شرط میں تین دن سے زائد مدت لینا ابن عمر کے اثر کی وجہ سے جائز قرار دیا تھا لیکن خیار نقد کے بارے میں کوئی اثر وارد نہیں ہوا لہذا انہوں نے صرف تین دن خیار نقد لینا درست قرار دیا ہے۔۔۔۔

سوال:::

بائع نے اگر خیار شرط لیا تو کیا مبیع اس کی ملکیت سے نکل جائے گی؟؟؟

جواب:::

جی نہیں،، کیونکہ بیع جانبین کی رضامندی سے مکمل ہوتی ہے اور یہاں خیار شرط کی وجہ سے بیع مکمل نہیں ہوئی لہذا مبیع بائع کی ملکیت میں رہے گی،، اگر وہ مبیع غلام یا لونڈی ہے تو بائع اس کو آزاد کر سکتا ہے لیکن مشتری اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا اگرچہ اس نے بائع کے حکم سے مبیع پہ قبضہ کر لیا ہو کیونکہ وہ ابھی تک مالک نہیں بنا۔۔۔۔

اس صورت میں اگر مشتری کے قبضے میں مبیع ہلاک ہو گئی تو اس پہ اس کی قیمت واجب ہو گی کیونکہ وہ ابھی تک مالک نہیں ہوا تھا اور مبیع کے ہلاک ہونے کی وجہ سے بیع فسخ ہو گئی اب بیع نافذ نہیں ہو سکتی لیکن بائع کا جو نقصان ہوا ہے وہ مشتری کو پورا کرنا پڑے گا،، اگر بائع کے خیار شرط لینے کی صورت میں مبیع اس کی ملکیت میں ہلاک ہوتی ہے تو مشتری پہ کچھ بھی لازم نہیں آئے گا کیونکہ مبیع ابھی تک بائع کے قبضے میں تھی۔۔۔۔

سوال:::

اگر مشتری نے خیار لیا تو کیا بائع کی ملکیت سے مبیع نکل جائے گی؟؟؟

جواب:::

اگر مشتری نے خیار لیا تو بائع کی ملکیت سے مبیع نکل جائے گی کیونکہ اس کی طرف سے بیع لازم ہو چکی ہے،، اور قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص خیار لیتا ہے اس کی ملکیت سے چیز نہیں نکلتی جبکہ یہاں بائع نے خیار نہیں لیا تھا لہذا اس کی ملکیت سے مبیع نکل جائے گی،، اب وہ مشتری اس مبیع کا مالک کہلائے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل:::

صاحبین کے نزدیک مشتری مبیع کا مالک کہلائے گا کیونکہ جب مبیع بائع کی ملکیت سے نکل گئی اور اسے مشتری کی ملکیت میں داخل نہ کیا جائے تو ایک چیز کا بغیر مالک کے ہونا لازم آتا ہے اور یہ چیز شرع میں نہیں پائی جاتی لہذا مشتری مالک ہو گا۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم کے نزدیک مشتری مالک نہیں ہو گا کیونکہ ثمن ابھی تک اس کے قبضے میں ہے،، اب اگر مبیع کو بھی اس کی ملکیت میں داخل کر لیا جائے تو دو بدلوں ((یعنی مبیع اور ثمن)) کا ایک شخص کی ملکیت میں ہونا لازم آئے گا اور اس چیز کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔۔۔۔۔

سوال:::

مشتری نے خیار شرط لے کر مبیع پہ قبضہ کر لیا لیکن وہ اس کے ہاتھوں میں ہلاک ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو اب کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب:::

مذکورہ بالا صورت میں مشتری پہ ثمن لازم ہو گا کیونکہ جب مشتری نے خیار شرط لیا تو امام اعظم کے مطابق وہ اس کا مالک نہیں بنا لیکن مبیع کے اس کے ہاتھوں میں ہلاک ہونے یا عیب دار ہونے کی وجہ سے بیع خود بخود مکمل ہو گئی اور جب بیع مکمل ہو گئی تو مشتری پہ ثمن لازم ہو گا۔۔۔۔

سوال:::

پیچھے ہم نے ایک اختلاف پڑھا کہ مشتری کے خیار شرط لینے کی وجہ سے مبیع مشتری کی ملکیت میں جائے گی یا نہیں؟؟؟ اس پہ امام اعظم کا مؤقف تھا کہ مشتری مالک نہیں بنے گا جبکہ صاحبین کا مؤقف تھا کہ وہ مالک بن جائے گا،، اس اختلاف پہ مصنف نے کتاب میں دس تفریعات بیان کی ہیں ان میں سے کوئی سی پانچ بیان کر دیں۔۔۔۔

جواب:::

(1) اگر کسی شخص نے لونڈی سے شادی کی اور اس کے مالک سے خیار شرط کے ساتھ اسے خرید لیا تو امام اعظم کے نزدیک نکاح فاسد نہیں ہو گا کیونکہ وہ ابھی تک اپنے شوہر کی ملکیت میں داخل نہیں ہوئی جبکہ صاحبین کے نزدیک نکاح فاسد ہو جائے گا کیونکہ وہ اپنے شوہر کی ملکیت میں داخل ہو چکی ہے۔۔۔۔

(2) اگر کسی شخص نے لونڈی سے نکاح کرنے کے بعد اسے خیار شرط کے ساتھ خریدا اور وطی کر لی تو امام اعظم کے نزدیک چونکہ وہ مشتری کی ملکیت میں داخل نہیں ہوئی تھی لہذا یہ وطی نکاح کی وجہ سے ہوئی نہ کہ ملک یمین کی وجہ سے،، پس اگر وہ لونڈی کو اس کے مالک کے ہاتھ واپس کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ہاں اگر وہ لونڈی پہلے باکرہ تھی لیکن اس نے وطی کر کے ثیبہ بنا دیا تو اب واپس نہیں کر سکتا کیونکہ اس نے مبیع کو عیب دار کر دیا۔۔۔

صاحبین کے نزدیک چونکہ ملکیت میں داخل ہونے کی وجہ سے نکاح فاسد ہو گیا تھا لہذا اب اس کا وطی کرنا ملک یمین کی وجہ سے ہو گا ملک نکاح کی وجہ سے نہیں ہو گا اور اب وہ اس لونڈی کو واپس بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

(3) اگر کسی شخص نے اپنے قریبی رشتہ دار جو کہ غلام تھا اسے خیار شرط کے ساتھ خریدا تو امام اعظم کے نزدیک وہ آزاد نہیں ہوگا کیونکہ مشتری ابھی تک اس کا مالک نہیں بنا جبکہ صاحبین کے نزدیک آزاد ہو جائے گا کیونکہ مشتری اپنے رشتے دار کا مالک بن چکا ہے۔۔۔۔

(4) اگر کسی نے کہا "" ان ملکت عبدا فھو حر "" اور اس کے بعد خیار شرط کے ساتھ اس نے غلام خریدا تو صاحبین کے نزدیک آزاد ہو جائے گا کیونکہ مشتری اس کا مالک بن چکا تھا جبکہ امام اعظم کے نزدیک آزاد نہیں ہوگا،، ہاں اگر اس نے یہ کہا تھا "" ان اشتریت عبدا فھو حر "" تو اس صورت میں وہ غلام بالاتفاق آزاد ہو جائے گا کیونکہ ایجاب وقبول کی وجہ سے خرید نا پایا گیا۔۔۔۔

(5) اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو خیار شرط کے ساتھ خریدا جو کسی کی لونڈی تھی اور خیار شرط کی مدت کے دوران اس نے نکاح کی وجہ سے بچہ جن لیا تو امام اعظم کے نزدیک وہ اس کی ام ولد نہیں کہلائے گی کیونکہ وہ اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہوئی تھی جبکہ صاحبین کے نزدیک وہ اس کی ملکیت میں داخل ہونے کی وجہ سے ام ولد بن جائے گی۔۔۔۔

سوال:::

اگر خیار شرط والے نے مدت کے دوران بیع کو جائز قرار دیا تو کیا دوسرے کو خبر کرنا ضروری ہے؟؟؟

جواب:::

اگر خیار شرط والے نے بیع کو منعقد کر دیا تو دوسرے کو خبر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

سوال:::

اگر خیار شرط والے نے بیع کو فسخ کر دیا تو کیا دوسرے کو خبر کرنا ضروری ہے؟؟؟

جواب:::

امام شافعی اور امام ابو یوسف کا مؤقف مع دلیل:::

ان کے نزدیک فسخ کرنے کی صورت میں دوسرے کو خبر کرنا ضروری نہیں،، کیونکہ دوسرے شخص نے خود ہی اسے بیع فسخ کرنے یا بیع منعقد کرنے کا اختیار دیا ہے لہذا اس کو بتائے بغیر بھی خیار شرط والا شخص بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔۔۔۔

یہ مسئلہ اسی طرح ہے کہ اگر وکیل مؤکل کو بتائے بغیر بیع کرے تو وہ بیع جائز ہوتی ہے بلکل اسی طرح اگر خیار والا شخص بیع فسخ کرنا چاہے تو دوسرے کو بتائے بغیر کر سکتا ہے۔۔۔۔

طرفین کا مؤقف اور دلیل:::

طرفین کے نزدیک بیع فسخ کرنے کے لیے دوسرے کو خبر دینا ضروری ہے تاکہ اس کا نقصان نہ ہو،، نقصان اس طرح ہوگا کہ اگر مشتری نے خیار لیا اور بائع کو بتائے بغیر بیع فسخ کر دی جبکہ بائع کو یہ لگ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے مشتری نے بیع کو منعقد کر دیا ہو اور اس عرصے میں اس نے دوسرا گاہک بھی تلاش نہیں کیا تو یوں اس کا نقصان ہو جائے گا،، اسی طرح اگر بائع نے خیار لیا اور مشتری کو بتائے بغیر بیع فسخ کر دی اور دوسری طرف مشتری سمجھ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے یہ بیع تام ہو گئی ہو اور اس نے مبیع میں تصرف کیا جس سے مبیع ہلاک ہو گئی تو یوں اس پہ تاوان لازم آئے گا لہذا بیع فسخ کرنے کے لیے دوسرے کو خبر دینا ضروری ہے۔۔۔۔

امام ابو یوسف کا اور امام شافعی کا رد:::

انہوں نے کہا تھا کہ خیار والے کو دوسرے شخص نے بیع فسخ کرنے یا منعقد کرنے کا اختیار دیا تھا لہذا فسخ کرنے کی صورت میں اطلاع کرنے کی حاجت نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ دوسرا شخص خود بیع کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تو وہ کسی دوسرے کو یہ اختیار کیسے دے سکتا ہے؟؟؟

سوال:::

اگر خیار شرط والے نے بیع کو دوسرے کی غیر موجودگی میں مدت کے دوران فسخ کیا اور بعد میں اسے خبر پہنچی تو بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب:::

اگر خیار شرط والے نے بیع کو مدت کے اندر فسخ کر دیا اور دوسرے شخص کو بعد میں اس کی اطلاع پہنچی تو یہاں دو صورتیں بنیں گی،، اگر یہ اطلاع مدت کے اندر اندر اگلے بندے تک پہنچ گئی تو یہ فسخ تام ہو جائے گا اور اگر مدت کے بعد یہ خبر پہنچی تو یہ فسخ نہیں مانا جائے گا بلکہ بیع منعقد ہو جائے گی کیونکہ اسے بعد میں خبر پہنچی ہے۔۔۔۔

سوال:::

کیا موت کی وجہ سے خیار شرط باطل ہو جاتا ہے؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل:::

امام شافعی کے نزدیک خیار شرط وارثوں کی طرف منتقل ہوگا کیونکہ یہ ایسا لازم حق ہے جو بیع میں ثابت ہوتا ہے لہذا خیار عیب اور خیار تعیین کی طرح اس میں بھی وراثت جاری ہوگی۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم کے نزدیک خیار شرط میں وراثت جاری نہیں ہوگی کیونکہ خیار شرط محض مشیت اور ارادے کا نام ہے اور یہ چیز وارثوں کی طرف منتقل نہیں ہوسکتی اور وراثت صرف اسی چیز میں جاری ہوتی ہے جو وارث کی طرف منتقل ہو سکے۔۔۔

امام شافعی کا رد:::

امام شافعی نے کہا تھا کہ خیار عیب اور خیار تعیین میں وراثت جاری ہوتی ہے یہ بات درست نہیں،، خیار عیب اس لیے دیا جاتا ہے تاکہ مورث درست مبیع کا انتخاب کرسکے اسی طرح یہ اختیار وارث کو بھی ہوگا تو اس کو وراثت میں منتقل ہونا نہیں کہیں گے بلکہ اپنا حق وصول کرنا کہیں گے،، باقی رہی بات خیار تعیین کی تو وہ وارث کے لیے ابتداء ثابت ہوتا ہے تاکہ وارث اپنی ملک کو دوسرے کی ملک سے جدا کرسکے،، پس ثابت ہوا کہ خیار شرط، خیار عیب اور خیار تعیین کسی میں بھی وراثت جاری نہیں ہوتی۔۔۔

سوال:::

اگر مشتری نے کسی دوسرے کے لیے خیار لیا تو وہ خیار کس کے لیے ثابت ہوگا؟؟؟

جواب:::

امام زفر کا مؤقف اور دلیل:::

امام زفر کے نزدیک یہ خیار صرف مشتری کے لیے ہوگا اس شخص کے لیے ثابت نہیں ہوگا جس کے لیے مشتری نے خیار لیا کیونکہ خیار لینا عقد کے موجبات اور احکامات میں سے ہے اور یہ صرف عقد کرنے والے کے لیے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص چیز خریدے تو وہی اس کے پیسے دے گا اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں دے گا۔۔۔

بقیہ احناف کا مؤقف اور دلیل::: بقیہ آئمہ احناف کے نزدیک مذکورہ بالا صورت میں یہ خیار مشتری کے لیے بھی ثابت ہوگا اور اس شخص کے لیے بھی ثابت ہوگا جس کے لیے مشتری نے خیار لیا ہے اور ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی اگر بیع کو جائز قرار دے یا بیع فسخ کردے تو حکم کا نفاذ کر دیا جائے گا،، یہ خیار مشتری کے غیر کے لیے استحسانا جائز قرار دیا گیا ہے اولا یہ مشتری کے لیے ثابت ہوگا اور پھر نیابت کے طور پر یہ خیار مشتری کے غیر کے لیے ثابت ہوگا۔۔۔

سوال::: اگر عاقد اور غیر عاقد میں سے ایک شخص نے بیع کو جائز قرار دیا اور دوسرے نے فسخ کردیا تو کس کی بات مانی جائے گی؟؟؟

جواب::: ((سوال میں عاقد سے مراد وہ شخص ہے جس نے عقد کیا اور اختیار لیا اور غیر عاقد سے مراد وہ شخص ہے جس کے لیے عاقد نے اختیار لیا))۔۔۔

اگر ان دونوں میں سے ایک نے بیع کو جائز قرار دیا اور دوسرے نے فسخ کر دیا تو جس شخص نے پہلے فیصلہ کیا ہوگا اسی پہ عمل کیا جائے گا،، اگر دونوں نے اکٹھے فیصلہ کیا تو ایک روایت کے مطابق عاقد کی بات مانی جائے گی جبکہ دوسری روایت کے مطابق فاسخ کی بات مانی جائے گی۔۔۔

وہ روایت جس میں ہے کہ عاقد کی بات مانی جائے گی اس کی دلیل یہ ہے کہ عاقد اصل ہے اور غیر عاقد نائب ہے،، عاقد کا تصرف اپنے نائب سے قوی ہے لہذا اس کی بات مانی جائے گی،، دوسری روایت کی دلیل یہ ہے کہ بیع کو فسخ کرنا بیع کو جائز قرار دینے سے زیادہ مضبوط ہے کیونکہ جائز شدہ بیع کو فسخ لاحق ہو سکتا ہے جبکہ فسخ شدہ بیع کو جواز لاحق نہیں ہو سکتا لہذا فاسخ کا قول معتبر ہوگا۔۔۔۔

سوال::: اگر دو غلاموں کو ہزار درھم کے بدلے اس شرط پہ بیچا کہ ایک میں خیار شرط ہے تو بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب::: اس مسئلہ کی چار صورتیں بنتی ہیں:::

(1) اگر دونوں غلاموں کی الگ الگ قیمت معلوم نہ ہو اور وہ غلام بھی معلوم نہ ہو جس میں خیار لیا ہے تو یہ بیع فاسد ہے کیونکہ یہاں ثمن اور مبیع کی جہالت پائی جا رہی ہے ایک غلام عقد سے خارج ہے اور دوسرا عقد میں داخل ہو رہا ہے لیکن معلوم نہیں وہ کون ہے۔۔۔

(2) اگر دونوں غلاموں کی الگ الگ قیمت متعین ہے یعنی ہر ایک پانچ سو دراہم کا ہے اور اس غلام کا بھی علم ہے جس میں خیار لیا گیا ہے تو یہ بیع جائز ہوگی کیونکہ مبیع اور ثمن دونوں معلوم ہیں۔۔۔۔

(3) دونوں غلاموں کی الگ الگ قیمت معلوم ہے لیکن جس غلام مین خیار لیا ہے اس کا پتا نہیں تو یہ بیع بھی فاسد ہوگی کیونکہ یہاں مبیع مجہول ہے۔۔۔

(4) جس غلام میں خیار لیا ہے اس کا علم ہے لیکن دونوں غلاموں کی الگ الگ قیمت معلوم نہیں تو مبیع یا ثمن کی جہالت کی وجہ سے یہ بیع بھی فاسد ہوگی۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے دو کپڑے اس شرط پہ خریدے کہ ان میں سے کسی ایک کو دس دراہم کے عوض لے لے گا اور یہ خیار تین دن تک ہو تو بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب::: ((یہاں سے خیار شرط کے ساتھ ساتھ خیار تعیین کا بیان بھی شروع ہو رہا ہے))

امام شافعی اور امام زفر کا موٴقف::: یہ دونوں آئمہ قیاس پہ عمل کرتے ہوئے بیع کے فاسد ہونے کا حکم لگاتے ہیں کیونکہ مبیع مجہول ہے۔۔۔۔

احناف کا موٴقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک یہ بیع جائز ہے بلکہ اگر تین کپڑے ہوں تب بھی بیع جائز ہے ہاں چار کپڑوں میں بیع جائز نہیں ہوگی۔۔۔۔

قیاس اس بیع کے فاسد ہونے کا تقاضا کرتا ہے لیکن ہم نے استحسان پہ عمل کرتے ہوئے اس بیع کو جائز قرار دیا کہ بعض دفعہ کسی ماہر سے مبیع کا تعین کروانے کی ضرورت پیش آتی ہے کہ ان میں سے کون سی چیز لی جائے اس لیے خیار شرط پہ قیاس کرتے ہوئے خیار تعیین والی بیع کو بھی ہم نے استحسانا جائز قرار دیا،، اور یہ بیع صرف تین کپڑوں میں جائز ہے چار میں نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کپڑا تین قسم کا ہوتا ہے:::(1) اعلی (2) اوسط (3) ادنی،، لہذا تین کپڑوں میں خیار تعیین والی بیع جائز ہوگی اس سے زیادہ کپڑوں میں جائز نہیں ہوگی کیونکہ وہاں ضرورت نہیں پائی جارہی۔۔۔۔

سوال::: کیا خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط لینا بھی ضروری ہوتا ہے؟؟؟

جواب:::

الجامع الصغیر میں ہے کہ خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط لینا بھی ضروری ہوتا ہے جبکہ الجامع الکبیر میں ہے کہ خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط لینا ضروری نہیں۔۔۔۔

سوال::: اگر خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط نہیں لیا تو خیار تعیین کی مدت کتنی ہوگی؟؟؟

جواب:::

اگر خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط کا ذکر نہیں کیا تو امام اعظم کے نزدیک خیار تعیین کی مدت تین دن ہوگی اور صاحبین کے نزدیک تین دن سے زیادہ ہوسکتی ہے البتہ مدت معین کرنا پڑے گی اگر مدت مبہم ہوئی تو خیار تعیین درست نہیں ہوگا۔۔۔۔

سوال::: اگر خیار تعیین کے طور پر دو کپڑے لیے لیکن ان میں سے ایک ہلاک ہوگیا تو اب بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب:::

اگر ایک کپڑا ہلاک ہوگیا تو بیع لازم ہوگئی لہذا اس کپڑے کی جو قیمت طے ہوئی تھی وہ دینا لازم ہوگی اور دوسرا کپڑا چونکہ امانت بن گیا ہے لہذا اسے بائع کے حوالے کرنا ہوگا۔۔۔۔

اگر دونوں کپڑے اکٹھے ہلاک ہوئے تو کسی ایک کو مبیع یا امانت نہیں کہہ سکتے کیونکہ دونوں کپڑوں میں بیع اور امانت سرایت کر گئی ہیں لہذا دونوں کپڑوں کی آدھی آدھی قیمت بیع کے طور پر بائع کے حوالے کرنا ہوگی اور بقیہ آدھی آدھی قیمت بائع کو نہیں دی جائے گی کیونکہ اگر امانت میں خیانت ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں دیا جاتا۔۔۔۔

سوال:::

کیا خیار تعیین وراثت میں جاری ہوگا؟؟؟

جواب:::

خیار تعیین وراثت میں جاری نہیں ہوگا البتہ وارث کو یہ حق دیا جائے گا کہ وہ مبیع میں جس چیز کو لینا چاہے لے سکتا ہے۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے خیار شرط پہ گھر خریدا اور گھر کے ساتھ والے گھر کو بطور شفعہ لے لیا تو پہلے گھر کی بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب:::

((جواب سے پہلے شفعہ سمجھ لیں کہ اگر اپنے گھر کے ساتھ والا گھر فروخت ہو رہا ہو تو اسے حق شفعہ کے طور پر لیا جا سکتا ہے تاکہ کوئی غلط قسم کا آدمی اس گھر کو نہ خریدلے))۔۔۔

مذکورہ بالا صورت میں اگر اس شخص نے ایک گھر خیار شرط کے ساتھ خریدا اور ساتھ والا گھر شفعہ کے طور پر خرید لیا تو پہلے گھر کی بیع خود بخود مکمل ہو جائے گا کیونکہ اس شخص کا دوسرا گھر شفعہ کے طور پر لینا اس بات کی علامت ہے کہ وہ پہلا گھر لینے پہ راضی ہے۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے کوئی غلام اس شرط پہ خریدا کہ وہ خبازیا کاتب ہے لیکن یہ صفت اس میں نہیں پائی گئی تو بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب:::

اس صورت میں مشتری اگر چاہے تو اس غلام کو واپس کر دے یا مکمل قیمت کے ساتھ خریدلے،، یہ بیع فاسد نہیں ہوگی کیونکہ یہاں نوع کا اختلاف پایا جا رہا ہے یعنی غلام کو کاتب کہہ کر لیا لیکن وہ کچھ اور نکل آیا لہذا بیع فاسد نہیں ہوگی البتہ مشتری کو اختیار ہوگا کہ وہ مبیع کو واپس کر دے یا مکمل قیمت کے ساتھ خریدلے،، نوع کے اختلاف کی ایک مثال مصنف نے یوں دی کہ اگر بکری خریدی لیکن وہ بکرا نکل آیا تو

اب بیع فاسد نہیں ہو گی بلکہ مشتری کو اختیار ہو گا چاہے تو مکمل قیمت کے ساتھ خرید لے یا مبیع واپس کر دے۔۔۔۔

((باب خیار الرؤیۃ))

سوال::: خیار رؤیت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک خیار رؤیت کے ساتھ عقد درست نہیں ہو گا کیونکہ اس میں مبیع کو دیکھا نہیں ہوتا اور وہ مجہول ہوتی ہے۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک خیار رؤیت بلکل جائز ہے اگر کسی نے بغیر دیکھے کوئی چیز خریدلی ہے تو جب وہ دیکھے گا اسے اختیار ہو گا چاہے تو لے لے یا واپس کر دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""جس نے دیکھے بغیر کوئی چیز خریدی تو جب وہ دیکھے گا اسے اختیار ہو گا""،

عقلی دلیل یہ ہے کہ مبیع کو نہ دیکھنا جھگڑے کا سبب نہیں بنتا کیونکہ جب مشتری مبیع کو دیکھے گا تو اسے اختیار ہو گا چاہے تو خرید لے یا واپس کر دے۔۔۔۔

سوال:: اگر کسی نے کہا کہ میں بیع سے راضی ہوں لیکن جب وہ مبیع کو دیکھے گا تو کیا اب بھی اسے اختیار حاصل ہو گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں کیونکہ خیار رؤیت مبیع کو دیکھنے کے ساتھ معلق ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا مبیع دیکھنے سے پہلے بیع کو ختم کیا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

جی ہاں کیونکہ خیار رؤیت کی وجہ سے ابھی عقد لازم نہیں ہوا لہذا مبیع دیکھنے سے پہلے بیع کو ختم کیا جا سکتا ہے۔۔۔

سوال:::

اگر بائع نے بغیر دیکھے کوئی چیز بیچ دی تو کیا اسے خیار رؤیت حاصل ہو گا؟؟؟

جواب:::

پہلے پہل اس مسئلہ کے بارے میں امام اعظم کا مؤقف تھا کہ بائع کو خیار رؤیت حاصل ہو گا ان کی دلیل ملاحظہ کریں:::

جس طرح بائع کو خیار عیب اور خیار شرط ملتا ہے اسی طرح اسے خیار رؤیت بھی ملے گا اور بیع تبھی درست ہوگی جب بائع راضی ہوگا اور بائع تبھی راضی ہوگا جب وہ مبیع دیکھے گا لہذا ثابت ہوا بائع کو خیار رؤیت ملے گا۔۔۔۔

لیکن پھر امام اعظم نے اس قول سے رجوع کرلیا،، اس رجوع کی وجہ وہ حدیث ہے جو ہم نے ابھی اوپر خیار شرط کے جائز ہونے کی دلیل کے طور پر بیان کی اس حدیث میں خیار رؤیت کو مشتری کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اور دوسری وجہ وہ واقعہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ایک زمین بیچی،، لوگوں نے حضرت طلحہ سے کہا کہ آپ کے ساتھ دھوکہ ہوگیا ہے تو حضرت طلحہ نے جواب دیا میرے لیے خیار رؤیت ہے جب تک نہیں دیکھوں گا تب تک نہیں خریدوں گا،، دوسری جانب لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی کہا کہ آپ کے ساتھ دھوکہ ہوگیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے لیے خیار رؤیت ہے جب تک نہیں دیکھوں گا نہیں بیچوں گا،، پس یہ معاملہ حضرت جبیر بن مطعم کے پاس گیا تو انہوں نے حضرت طلحہ کے حق میں فیصلہ دے دیا،، ان دلائل کی وجہ سے امام اعظم نے اپنے پہلے قول سے رجوع کرلیا۔۔۔۔

سوال:::

خیار رؤیت کی مدت کتنی ہے؟؟؟

جواب:::

خیار رؤیت کی کوئی مدت نہیں جب تک یہ باطل نہیں ہوگا تب تک یہ باقی رہے گا۔۔۔

سوال:::

کن چیزوں کے ذریعے خیار رؤیت باطل ہوتا ہے؟؟؟

جواب:::

مبیع کو دیکھنے سے خیار رؤیت باطل ہوجاتا ہے اس کے علاوہ جن چیزوں سے خیار شرط باطل ہوجاتا ہے مثلا مبیع کو عیب دار کرنا یا اس میں تصرف کرنا ان چیزوں کی وجہ سے خیار رؤیت بھی باطل ہو جائے گا۔۔۔

اگر مشتری نے مبیع میں ایسا تصرف کیا کہ دوسرے کا حق اس مبیع کے ساتھ واجب ہوگیا تو اس سے خیار باطل ہوجائے گا مثلا مبیع کو بیچ دینا یا اسے گروی رکھ دینا یا اجارے پہ دے دینا،، اگر ایسا تصرف کیا جس کی وجہ سے دوسرے کا حق مبیع میں ثابت نہیں ہوتا اس تصرف کی وجہ سے

خیار رؤیت باطل نہیں ہوگا مثلا مبیع کو خیار شرط کے ساتھ آگے بیچ دیا یا کسی کو تحفے کے طور پر دے دی اور اگلے نے ابھی تک قبضہ نہیں کیا۔۔۔

سوال:::

کیا خیار رؤیت کے باطل ہونے کے لیے مبیع کے تمام حصوں کو دیکھنا ضروری ہے ؟؟؟

جواب:::

جی نہیں کیونکہ مبیع کے ہر حصے کو دیکھنا متعذر ہے،، اگر اتنا حصہ دیکھ لیا جس سے مبیع کے بارے میں علم ہو گیا تو خیار باطل ہو جائے گا مثلا کھانے کا ڈھیر اوپر سے دیکھ لیا، لپٹے ہوئے کپڑے کو اوپر سے دیکھ لیا، لونڈی کا چہرہ دیکھ لیا، جانور کی ران اور چہرہ دیکھ لیا، گوشت کے لیے حاصل کی گئی بکری کو ہاتھ سے ٹٹول لیا، نسل بڑھانے کے لیے لی گئی بکری کے تھنوں کو دیکھ لیا، کھانے والی چیز کو چکھ لیا تو ان چیزوں سے خیار رؤیت باطل ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

اگر ایک بیع میں کئی اشیاء کو خریدا تو کیا محض ایک چیز کو دیکھنے سے خیار رؤیت باطل ہو جائے گا؟؟؟

جواب:::

اگر مبیع کے تمام افراد ایک جیسے ہیں کوئی ایک بھی دوسرے متفاوت نہیں ہے تو صرف ایک کو دیکھنا کافی رہے گا اور اگر مبیع کے افراد ایک دوسرے سے متفاوت ہیں مثلا مبیع میں کپڑے اور جانور شامل ہیں جو کہ ایک دوسرے سے متفاوت ہیں تو پھر ہر ہر فرد کو الگ سے دیکھنا پڑے گا۔۔۔

اخروٹ اور انڈے کے بارے میں امام کرخی فرماتے ہیں کہ ہر ایک کو الگ الگ دیکھنا پڑے گا کیونکہ بعض بڑے ہوتے ہیں اور بعض چھوٹے،، لیکن مناسب یہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں خیار رؤیت نہ کیونکہ یہ آپس میں قریب قریب ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔

سوال:::

کیا گھر خریدتے وقت محض صحن دیکھنے سے اور باغ خریدتے وقت محض درختوں کو دیکھنے خیار رؤیت باطل ہو جائے گا؟؟؟

جواب:::

امام زفر کا مؤقف یہ ہے کہ گھر میں داخل ہو کر دیکھنا ضروری ہے جبکہ مصنف فرماتے ہیں کہ اگر صرف صحن دیکھ لیا تو خیار باطل ہو جائے گا لیکن مصنف نے یہ حکم اپنے علاقے کے اعتبار سے لگایا ہے

کیونکہ ان کے علاقے میں کمرے ایک جیسے ہوا کرتے تھے لہذا صرف صحن کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا لیکن آج کے زمانے میں گھر میں داخل ہو کر دیکھنا ضروری ہے کیونکہ کمرے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: اگر مشتری کے وکیل یا قاصد نے مبیع کو دیکھ لیا تو کیا مشتری کے لیے خیار رؤیت باطل ہو جائے گا؟؟؟

جواب:::

((سوال میں وکیل سے مراد مبیع پہ قبضہ کرنے والا وکیل ہے ورنہ بیع کرنے والے وکیل کا مبیع کو دیکھنا خیار کو بالاجماع باطل کر دیتا ہے))۔۔۔۔۔

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین فرماتے ہیں کہ وکیل کا قاصد دونوں کے دیکھنے سے مشتری کے لیے خیار رؤیت باطل نہیں ہوگا کیونکہ مشتری نے وکیل کو قبضہ کرنے کا وکیل بنایا ہے خیار کو ساقط کرنے کا وکیل نہیں بنایا،، صاحبین مزید دلائل دیتے ہیں کہ جس طرح وکیل خیار شرط اور خیار عیب کو ساقط نہیں کر سکتا اسی طرح خیار رؤیت کو بھی ساقط نہیں کر سکتا۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک اگر وکیل نے مبیع کو دیکھ لیا تو خیار ساقط ہو جائے گا لیکن اگر قاصد نے مبیع کو دیکھا تو خیار ساقط نہیں ہوگا۔۔۔۔

امام اعظم کی دلیل یہ ہے کہ قبضے کی دو اقسام ہیں:::(1) تام،، اس سے مراد وہ قبضہ ہے کہ وکیل مبیع کو دیکھتے ہوئے قبضہ کرے (2) ناقص،، اس سے مراد وہ قبضہ ہے کہ وکیل مبیع کو بغیر دیکھے قبضہ کرے۔۔۔۔

مؤکل دونوں اقسام کے قبضے کا مالک ہوتا ہے اور اس نے وکیل کو عقد مکمل کرنے کے لیے وکیل بنایا ہوتا ہے اور یہ عقد تبھی مکمل ہوگا جب وکیل تام قبضہ کرے گا اور خیار کو ساقط کر دے گا۔۔۔۔۔

صاحبین کا رد::: صاحبین نے کہا تھا کہ وکیل خیار عیب اور خیار شرط میں قبضہ کر لے تب بھی مؤکل کے لیے خیار باقی رہتا ہے اور خیار رؤیت میں بھی اسی طرح ہوگا یعنی وکیل کے قبضہ کرنے کے باوجود مؤکل کے لیے خیار باقی رہے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ خیار عیب کے باوجود عقد مکمل ہو جاتا ہے اس لیے وکیل نے عقد کے مکمل ہونے کے ساتھ قبضہ کیا لہذا خیار رؤیت کو خیار عیب پہ قیاس کرنا درست نہیں،، خیار شرط والے کا جواب یہ ہے کہ اس میں بھی اختلاف ہے لیکن اگر مان لیا جائے کہ وکیل کے قبضہ کرنے کے باوجود مؤکل کے لیے خیار باقی رہتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خیار شرط میں اگر مؤکل خود بھی قبضہ کر لے تب بھی اس کا خیار باطل نہیں ہوتا تو وکیل کی وجہ سے خیار شرط کیسے باطل ہو سکتا ہے؟؟؟ لہذا خیار رؤیت کو خیار شرط پہ قیاس نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔۔

سوال:::

کیا نابینا شخص خرید و فروخت کر سکتا ہے؟؟؟ نیز کیا اسے خیار رؤیت حاصل ہو گا؟؟؟

جواب:::

نابینا شخص خرید و فروخت کر سکتا ہے اور اسے خیار رؤیت حاصل ہو گا کیونکہ اس نے بغیر دیکھے چیز خریدی ہے۔۔۔

سوال:::

نابینا کا خیار رؤیت کیسے ساقط ہو گا؟؟؟

جواب:::

اگر ٹٹولنے سے مبیع کا پتا چلایا جا سکتا ہے تو ٹٹولنے سے خیار ساقط ہو جائے گا اسی طرح اگر مبیع کوئی کھانے والی چیز ہے تو چکھنے سے خیار ساقط ہو جائے گا اور اگر سونگھنے سے اس کا پتا چلایا جا سکتا ہے تو صرف سونگھنے سے اس کا خیار ساقط ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

اگر نابینا نے زمین خریدی تو اس میں خیار رؤیت کیسے ساقط ہو گا؟؟؟

جواب:::

اگر زمین کے تمام اوصاف نابینا شخص کو بتا دیئے جائیں گے تو اس کا خیار ساقط ہو جائے گا کیونکہ وصف بیان کرنا رؤیت کے قائم مقام ہے۔۔۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر نابینا کو ایسی جگہ کھڑا کر دیا جائے جہاں کھڑے ہو کر آنکھوں والا شخص پوری زمین کو دیکھ سکتا ہے تو اس سے نابینا کا خیار رؤیت ساقط ہو جائے گا کیونکہ اگر انسان اصل کام کرنے سے عاجز ہو تو اس کا مشابہ ادا کر لینے سے وہ کام ہو جائے گا چونکہ نابینا شخص دیکھ نہیں سکتا لیکن اگر ایسی اونچی جگہ پہ کھڑا کر دیا جائے جہاں سے ساری زمین نظر آ سکتی ہو تو اس کا خیار ساقط ہو جائے گا جیسا کہ گونگا شخص قرات نہیں کر سکتا لیکن اگر وہ محض ہونٹ ہلائے تو اس کی قرات مان لی جائے گی۔۔۔۔

امام حسن فرماتے ہیں کہ نابینا شخص کسی صاحب بصارت شخص کو وکیل بنائے اور وکیل کا مبیع کو دیکھنا نابینا سے خیار ساقط کر دے گا۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا دیکھا اور پھر دونوں خرید لیے اس کے بعد دوسرا کپڑا دیکھا تو کیا اسے خیار رویت حاصل ہو گا؟؟؟

جواب:::

جی ہاں،، کیونکہ ایک کو دیکھنا دوسرے کے قائم مقام نہیں ہو سکتا لہذا دوسرے کپڑے میں خیار باقی رہے گا اور اگر کپڑا واپس کرنا ہو تو ایک کپڑا نہیں بلکہ دونوں کپڑے واپس کرنے ہوں گے تا کہ تفرق صفقہ نہ پایا جائے۔۔۔۔

سوال:::

کیا مرنے سے خیار رویت باطل ہو جائے گا؟؟؟

جواب:::

جی ہاں،، کیونکہ خیار میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے کوئی چیز دیکھی اور کچھ مدت بعد اسے خریدا تو کیا اسے خیار حاصل ہو گا؟؟؟

جواب:::

اگر وہ چیز اپنی اسی صفت پہ باقی ہے جس پہ اس نے اسے دیکھا تھا تو خیار حاصل نہیں ہو گا کیونکہ پہلی مرتبہ دیکھنے سے اسے اس کے اوصاف کا علم ہو چکا تھا ہاں اگر اسے دیکھنا یاد نہیں رہا اب خیار حاصل ہو گا،، اسی طرح اگر وہ چیز اپنی پچھلی صفت پہ باقی نہیں رہی بلکہ اس میں تغیر آگیا ہے تو اب خیار حاصل ہو گا کیونکہ اب وہ اس کے اوصاف کو نہیں جانتا۔۔۔۔

مبیع اپنی پچھلی صفت پہ باقی ہے یا نہیں اگر اس بات میں عاقدین کا اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول مانا جائے گا البتہ اگر اتنی لمبی مدت گزر گئی ہے کہ اس مدت میں مبیع میں عام طور پر تغیر واقع ہو جاتا ہے تو اب مشتری کا قول مانا جائے گا،، اگر عاقدین میں اس بات پہ اختلاف ہوا کہ مشتری نے مبیع دیکھی تھی یا نہیں تو اب مشتری کا قول مانا جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے بغیر دیکھے کپڑے کی گٹھڑی خریدی اور اس سے ایک کپڑا آگے کسی کو بیچ دیا یا تحفہ دے کر سپرد کر دیا تو کیا وہ خیار رؤیت کے تحت بقیہ کپڑوں کی گٹھڑی واپس کر سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

جی نہیں،، کیونکہ اب گٹھڑی میں سے ایک کپڑا اس کی ملکیت سے نکل چکا ہے اور اس کپڑے کو واپس کرنا ممکن نہیں اگر بقیہ کپڑوں کو واپس کرے گا تو تفریق صفقہ پایا جائے گا اور خیار شرط کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر کپڑوں میں کوئی عیب نکل آیا تو اب خیار عیب کے تحت واپس کر سکتا ہے((کیونکہ خیار شرط اور خیار رؤیت کی وجہ سے بیع ابھی مکمل نہیں ہوئی ہوتی اور ان دونوں خیار کی صورت میں اگر کپڑوں کو واپس کرے گا تو تفریق صفقہ پایا جائے گا جبکہ خیار عیب کے باوجود بیع مکمل ہو چکی ہوتی ہے لہذا وہاں یہ صورت نہیں پائی جائے گی))۔۔۔۔

((باب خیار العیب))

سوال:::

خیار عیب کی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

مبیع میں اگر عیب پایا جائے تو عیب کی وجہ سے مبیع کو واپس کرنے کا اختیار خیار عیب کہلاتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

اگر مشتری مبیع میں عیب پہ مطلع ہوا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

اگر مشتری مبیع میں عیب پہ مطلع ہوا تو اسے اختیار ہے چاہے تو پورے ثمن کے بدلے مبیع کو رکھ لے یا واپس کر دے کیونکہ مشتری سالم مبیع حاصل کرنے کے لیے عقد کرتا ہے جبکہ یہاں مبیع غیر سالم ہے لہذا اسے واپس کرنے کا اختیار ہے۔۔۔۔

سوال:::

کیا مشتری کے لیے جائز ہے کہ وہ عیب دار مبیع کو اپنے پاس رکھ لے اور بائع کو عیب کی وجہ سے کم پیسے دے؟؟؟

جواب:::

ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ عقد میں وصف کے مقابلے میں ثمن کو نہیں لایا جاتا لہذا مبیع میں عیب کی وجہ سے ثمن میں کمی نہیں کی جائے گی اور اس پہ بائع بھی راضی نہیں ہوگا((ہاں اگر بائع اپنی مرضی سے کم کردے تو الگ بات ہے))اسی لیے مشتری کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خود کو نقصان سے بچانے کے لیے مبیع بائع کو واپس کردے البتہ ثمن میں کمی نہیں کی جاسکتی۔۔۔۔

سوال:::

عیب کی تعریف کریں؟؟؟

جواب:::

تاجروں کے عرف میں وہ چیز جو مبیع کی قیمت میں کمی کردے اسے عیب کہتے ہیں۔۔۔۔

سوال:::

نابالغ ہونے کی حالت میں اگر غلام میں کوئی عیب موجود تھا اور بالغ ہونے کے بعد بھی وہ عیب اس میں ہیں تو کیا ان دونوں حالتوں کے عیوب میں کوئی فرق ہوگا؟؟؟

جواب:::

جی ہاں دونوں حالتوں کے عیوب میں فرق ہے،،اگر کوئی غلام بچپن میں چوری کرتا تھا تو یہ اس کی کم عقلی کی وجہ سے تھا لیکن اگر بالغ ہونے کے بعد چوری کرے تو یہ اس کے باطن کی خباثت ہے،،اس فرق کا ثمرہ اس مسئلہ میں ظاہر ہوگا کہ اگر بائع نے چھوٹا غلام بیچا جس میں کوئی عیب تھا اور مشتری کے پاس اس نے بالغ ہونے کی حالت میں وہ جرم کیا تو اس عیب کی وجہ سے مشتری وہ غلام بائع کو واپس نہیں کرے گا کیونکہ دونوں حالتوں کے عیوب میں فرق ہے۔۔۔۔

البتہ جنون وہ عیب ہے جو ہر حالت میں ایک ہی عیب شمار کیا جائے گا اگر بائع نے چھوٹا غلام بیچا جسے جنون لاحق تھا لیکن مشتری کے پاس بالغ ہونے کے بعد وہ عیب ظاہر ہوا تو مشتری خیار عیب کے تحت وہ غلام بائع کو واپس کر سکتا ہے کیونکہ جنون ہر حالت میں ایک ہی عیب شمار ہوگا۔۔۔۔

سوال:::

اگر لونڈی یا غلام کے منہ اور بغلوں سے بدبو آتی ہو یا اس نے زنا کیا ہو یا وہ ولد الزنا ہو تو کیا اسے عیب میں شمار کیا جائے گا؟؟؟

جواب:::

اگر بدبو والا عیب لونڈی میں موجود ہے تو اسے عیب شمار کیا جائے گا کیونکہ لونڈی سے آقا نے وطی کرنی ہوتی ہے اگر بدبو آئے گی تو یہ مقصود حاصل نہیں ہو سکے گا غلام سے اگر بدبو آتی ہو تو یہ عیب نہیں کہلائے گا کیونکہ اس سے محض خدمت لینی ہوتی ہے بدبو خدمت سے مانع نہیں ہو سکتی البتہ اگر یہ بدبو بیماری کی وجہ سے ہے تو غلام میں بھی عیب کہلائے گی۔۔۔

اسی طرح اگر لونڈی زانیہ ہے یا ولد الزنا ہے تو یہ عیب شمار ہو گا کیونکہ آقا اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا ((لونڈی سے فائدہ اٹھانا اس سے وطی کرنا اور اسے اپنے بچوں کی ماں بنانا ہے)) البتہ اگر یہ چیزیں غلام میں پائی جائیں گی تو عیب نہیں کہلائیں گے کیونکہ اس سے محض خدمت لینی ہوتی ہے۔۔۔۔

سوال:::

اگر اس شرط پہ غلام یا باندی کو خریدا کہ یہ مسلمان ہیں لیکن وہ باندی یا غلام کافر نکلا؟؟؟ تو کیا مشتری کو خیار عیب حاصل ہو گا؟؟؟

جواب:::

جی ہاں مشتری کو خیار عیب حاصل ہو گا اور کفر کا پایا جانا غلام اور لونڈی دونوں میں عیب ہے کیونکہ مسلمان کی طبیعت ایک کافر کہ صحبت سے نفرت کرتی ہے اور دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ بعض کفارات میں کافر غلام کو آزاد نہیں کیا جا سکتا لہذا مشتری کو خیار عیب حاصل ہو گا۔۔۔۔

البتہ اگر اس شرط پہ غلام خریدا کہ وہ کافر ہے لیکن مسلمان نکلا تو اب خیار عیب حاصل نہیں ہو گا کیونکہ عیب نہیں پایا جا رہا جبکہ امام شافعی کے نزدیک اگر غلام کو کافر سمجھ کر خریدا لیکن وہ مسلمان نکلا تو یہ بھی عیب ہے کیونکہ کافر غلام ایسی جگہوں پہ استعمال کیا جا سکتا ہے جہاں مسلمان غلام کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔

سوال:::

اگر بالغہ لونڈی کو حیض نہیں آ رہا یا مسلسل استحاضے کا خون آ رہا ہے تو کیا یہ عیب میں شمار ہو گا؟؟؟

جواب:::

جی ہاں،، کیونکہ خوں کا نہ آنا یا مسلسل آنا بیماری کی علامت ہے اور اس میں بلوغت کی انتہائی مدت کا اعتبار کیا جائے گا اور یہ امام اعظم کے نزدیک سترہ سال ہے یعنی اگر سترہ سال بعد بھی حیض نہیں آ رہا تب یہ عیب شمار ہو گا اور حیض آ رہا ہے یا نہیں اس چیز میں باندی کے قول کا اعتبار ہو گا اور خیار عیب کے تحت وہ واپس کر دی جائے گی لیکن اگر بائع نے قسم کھا لی ((کہ یہ لونڈی جھوٹ بول رہی ہے)) تو پھر خیار عیب کے تحت مشتری لونڈی کو واپس نہیں کر سکتا۔۔۔۔

سوال:::

اگر مشتری کے پاس مبیع میں ایک نیا عیب پیدا ہو گیا پھر وہ ایک عیب پہ مطلع ہوا جو بائع کے پاس پیدا ہوا تھا تو اس صورت میں اس کے لیے کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

اس مسئلہ میں دو صورتیں بنیں گی:::

(1) مشتری اگر چاہے تو عیب کے پیسے بائع سے لے سکتا ہے اور مبیع واپس نہ کرے کیونکہ اس میں بائع کو ایک ایسی مبیع واپس دینا ہوگی جس میں مزید ایک عیب پیدا ہو چکا ہے۔۔۔۔

(2) مشتری بائع کی رضامندی سے مبیع کو اس کے حوالے کر دے۔۔۔۔

سوال:::

اگر کسی نے کپڑا خریدا اور اسے کاٹنے کے بعد وہ اس میں عیب پہ مطلع ہوا تو کیا وہ کپڑا بائع کو واپس کر سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

مشتری کو چاہیے کہ وہ نقصان کے پیسے بائع سے لے لے کیونکہ اب وہ کپڑے کو کاٹ چکا ہے اس لیے مبیع کو واپس کرنا ممکن نہیں رہا لیکن اگر بائع کہے کہ میں یہ کپڑا اسی کٹی ہوئی حالت میں واپس لیتا ہوں تو پھر جائز ہے کیونکہ اس نے اپنا حق خود ہی ساقط کر دیا،، اگر مشتری نے وہ کپڑا بیچ دیا تھا تو اب مشتری عیب کے نقصان کے پیسے بائع سے نہیں لے سکتا۔۔۔

سوال:::

اگر مشتری نے کپڑا خریدا اور اسے سلائی کر لیا یا اسے سرخ رنگ میں رنگ دیا یا ستو کو گھی میں ملا دیا اور اب وہ مبیع کے عیب پہ مطلع ہوا تو اس صورت میں وہ کیا کرے گا؟؟؟

جواب:::

مشتری عیب کے پیسے بائع سے واپس لے لے گا لیکن مبیع اس کو واپس نہیں دے سکتا کیونکہ مبیع کے ساتھ کسی اور چیز کا اضافہ ہو چکا ہے اور وہ اضافی چیز ایسی ہے جو مبیع سے جدا نہیں ہو سکتی اور اس اضافی چیز کے ساتھ مبیع کو واپس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہاں سود پایا جائے گا،، اگر مشتری نے مبیع میں اضافہ کرنے کے بعد اسے آگے بیچ دیا تو اب بھی وہ عیب کے پاس بائع سے واپس لے گا۔۔۔۔

سوال:::

اگر مشتری نے غلام کو خرید اپھر اسے آزاد کر دیایاوہ مشتری کے پاس مر گیا اب مشتری اس کے عیب پہ مطلع ہوا تو کیا وہ اپنے نقصان کے پیسے بائع سے واپس لے گا؟؟؟

جواب:::

جی ہاں،، کیونکہ موت کی وجہ سے ملکیت مکمل ہو گئی((یعنی اب وہ غلام مشتری کی ملکیت سے کسی اور کی ملکیت میں نہیں جا سکتا کیونکہ وہ مر چکا ہے))اور یہ موت خدا کی طرف سے آئی ہے اس میں مشتری کا قصور نہیں لہذا وہ اپنا نقصان بائع سے پورا کروائے گا،، اگر اس نے غلام کو آزاد کر دیا تو قیاس یہ تقاضا کرتا ہے کہ اب مشتری اپنے نقصان کے پیسے بائع سے نہیں لے گا لیکن استحسانا ہم نے یہ حکم لگایا کہ وہ اپنے نقصان کے لیے بائع سے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ کسی کو آزاد کرنا اچھی بات ہے اور آدمی کی اصل آزادی ہی ہے۔۔۔۔

اسی طرح اگر اس نے غلام کو مدبر یا لونڈی کو ام ولد بنا دیا تو یہ بھی آزاد کے قائم مقام ہو گا یعنی استحسان کی وجہ سے مشتری اپنے نقصان کے لیے بائع سے رجوع کرے گا ہاں اگر اس نے غلام کو مال کے بدلے آزاد کیا تو اب وہ اپنا نقصان بائع سے نہیں لے گا کیونکہ اس نے غلام کو آزاد کرنے کے عوض مال لے لیا ہے گویا کہ غلام اسی کے پاس ہے لیکن امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بھی وہ بائع سے نقصان پورا کروائے گا۔۔۔۔

سوال:::

اگر مشتری نے غلام خرید کر قتل کر دیا یا کھانا خریدا تھا اسے کھا لیا پھر وہ عیب پہ مطلع ہوا تو کیا وہ مشتری سے اپنے نقصان کے پیسے لے گا؟؟؟

جواب:::

اگر اس نے غلام خرید کر قتل کر دیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک وہ بائع سے اپنا نقصان پورا کروائے گا کیونکہ اگر آقا اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس پہ ضمان لازم نہیں آتا گویا کہ یہ سمجھا جائے گا کہ غلام خود ہی مر گیا اور اس کے مرنے سے اس کی ملکیت آقا کے ساتھ خاص ہو گئی((یعنی اب وہ کسی اور کی ملکیت میں نہیں جا سکتا کیونکہ وہ مر چکا ہے))۔۔۔

امام اعظم کے نزدیک مشتری اپنے نقصان کے لیے بائع سے رجوع نہیں کرے گا انہوں نے امام ابو یوسف کی دلیل کا جواب یہ دیا ہے کہ قتل کا ضمان ہوتا ہے لیکن آقا چونکہ غلام کا مالک ہوتا ہے لہذا ملکیت کی وجہ سے وہ ضمان ساقط ہو جاتا ہے پس مشتری اپنے نقصان کے لیے بائع سے رجوع نہیں کرے گا۔۔۔۔

اگر اس نے کھانا خرید کر کھالیا اور بعد میں عیب پہ مطلع ہوا تو صاحبین کے نزدیک وہ نقصان بائع سے پورا کروائے گا کیونکہ کھانا اسی لیے خریدا جاتا ہے تاکہ اسے کھایا جائے اور جب اس نے کھانا کھا لیا تو اب وہ کھانا کسی اور کی ملکیت میں نہیں جا سکتا یہ غلام آزاد کرنے کے مشابہ ہو گیا لہذا وہ اپنا نقصان پورا کروائے گا،، امام اعظم کے نزدیک وہ نقصان کے لیے رجوع نہیں کرے گا کیونکہ اب وہ مبیع کو بائع کی طرف واپس نہیں بھیج سکتا لہذا وہ نقصان کا حق دار بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

سوال::: اگر مشتری نے انڈا، خربوزہ یا اخروٹ وغیرہ خریدا جس اسے توڑا تو وہ خراب نکلا اب بیع کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب::: اگر توڑنے کے بعد مذکورہ بالا چیزیں خراب نکلیں اور ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا تو بیع باطل ہو جائے گی اور وہ اپنے سارے پیسے واپس لے گا کیونکہ جب مبیع قابل استفادہ نہ ہو تو وہ مال ہی نہیں ہوتی لہذا یہ بیع باطل ہو جائے گی۔۔۔

البتہ اگر وہ چیز خراب ہونے کے باوجود قابل انتفاع ہے تو مبیع نہیں لوٹائی جائے گی((کیونکہ اب مبیع کو توڑ کر اس میں مزید ایک نیا عیب پیدا کر دیا گیا ہے اور بائع اس حالت میں مبیع کو واپس بھی نہیں لے گا)) لیکن عیب کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے پیسے لیے جائیں گے تاکہ عاقدین میں کسی کا نقصان نہ ہو،، امام شافعی فرماتے ہیں کہ مبیع بائع کو لوٹا دی جائے گی کیونکہ بائع کی اجازت سے مشتری نے مبیع کو توڑا ہے جبکہ ہماری دلیل یہ ہے کہ جب مبیع کو توڑا گیا وہ مشتری کی ملکیت میں تھی نہ کہ بائع کی،، لہذا مبیع کو نہیں لوٹایا جائے گا۔۔۔

اگر مبیع کو توڑنے کے بعد بعض مبیع خراب نکلی تو استحسانا بیع جائز ہو گی کیونکہ تھوڑی بہت خرابی تو عام طور پر چیزوں میں پائی جاتی ہے لیکن اگر زیادہ خراب نکلی تو مشتری اپنے پورے پیسے واپس لے گا یہ یونہی ہو جائے گا جیسے اس نے آزاد اور غلام کی اکٹھے بیع کی۔۔۔۔

سوال::: اگر بائع نے غلام بیچا اور مشتری نے اس پہ قبضہ کر کے اسے آگے بیچ دیا پھر مشتری ثانی نے عیب کی وجہ سے وہ غلام بائع ثانی((یعنی مشتری اول)) کو واپس کر دیا تو کیا مشتری اول وہ غلام بائع اول کو واپس کرے گا؟؟؟

جواب::: اگر بائع ثانی نے غلام کو قاضی کے فیصلے کی وجہ سے واپس لیا ہے تو وہ بائع اول کو غلام لٹا سکتا ہے کیونکہ جب قاضی کے دوسری بیع فسخ کر دی تو گویا کہ بیع ہوئی ہی نہیں لہذا بائع ثانی عیب کی وجہ سے غلام کو بائع اول کے حوالے کر سکتا ہے۔۔۔۔

اگر اس نے قاضی کے فیصلے کے بغیر غلام واپس لیا تو وہ بائع اول کو غلام نہیں لوٹا سکتا کیونکہ یہ ایک نئی بیع کہلائے گی۔۔۔

سوال::: اگر مشتری نے غلام خرید کر قبضہ کر لیا اور ابھی تک پیسے نہیں دیئے پھر اس نے غلام میں عیب کے پائے جانے کا دعویٰ کر دیا تو کیا مشتری کو قیمت ادا کرنے پہ مجبور کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: مشتری کو قیمت ادا کرنے پہ مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ اس سے عیب پہ گواہ طلب کیا جائے گا اگر گواہی مل گئی تو وہ مبیع کو واپس کر دے گا،، اگر وہ گواہ نہ لا سکا تو بائع اس بات کی قسم اٹھائے گا کہ جب غلام میرے پاس تھا عیب دار نہیں تھا اگر بائع نے قسم اٹھا لی تو مشتری کو پیسے دینے پہ مجبور کیا جائے گا لیکن اگر اس نے قسم نہیں اٹھائی تو مشتری مبیع کو واپس کرنے کا حقدار ہوگا۔۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ جب بیع ہوتی ہے تو مشتری کا حق مبیع میں متعین ہو چکا ہوتا لہذا پہلے اس سے ثمن کا مطالبہ کیا جاتا ہے تاکہ بائع کا حق بھی ثمن میں متعین ہو جائے لیکن یہاں مشتری نے مبیع میں عیب کا دعویٰ کر کے مبیع میں اپنا حق متعین ہونے سے روک دیا لہذا بائع کا حق متعین کرنے کے لیے اس سے ثمن کا مطالبہ بھی نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر مشتری نے مبیع کے عیب دار ہونے کا دعویٰ کیا اور جب اس سے گواہ پیش کرنے کا کہا گیا تو اس نے کہا میرے گواہ شام میں ہیں تو کیا گواہوں کے آنے کا انتظار کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: گواہوں کے آنے کا انتظار نہیں کیا جائے گا بلکہ بائع سے قسم لے لی جائے گی اور اگر بائع نے قسم اٹھا لی کہ جب تک مبیع اس کے پاس تھی تب تک عیب دار نہیں تھی تو بائع کو ثمن دے دیا جائے گا،، گواہوں کا انتظار اس لیے نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں بائع کا نقصان ہے وہ اس طرح کہ مبیع بھی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی اور ثمن بھی نہیں ملا لہذا بائع کے قسم اٹھانے کے بعد مشتری کو کہا جائے گا کہ بائع کو پیسے دے دے کیونکہ اس میں مشتری کا اتنا نقصان نہیں ہوگا وہ اس طرح کہ ثمن اس کے ہاتھوں سے چلا جائے گا لیکن مبیع تو اس کے قبضے میں ہے۔۔۔۔

البتہ اگر بائع قسم اٹھانے سے انکار کر دے تو مبیع میں عیب ثابت ہو جائے گا۔۔

سوال::: اگر کسی نے غلام خریدا اور اس نے دعویٰ کیا یہ غلام بھاگ جاتا ہے تو کیا مشتری سے گواہ مانگا جائے گا یا بائع سے قسم لی جائے گی؟؟؟

جواب::: اس مسئلہ میں پہلے مشتری سے غلام کے بھاگنے پہ گواہ مانگا جائے گا اور پھر بائع سے قسم لی جائے گی کہ جب غلام بائع کے پاس تھا تب بھاگتا تھا یا نہیں؟؟؟ اگر بائع نے اپنی قسم میں اس بات کا اقرار کر لیا کہ غلام اس کے پاس سے بھی بھاگا تھا تو خیار عیب کے تحت مشتری غلام کو بائع کی جانب لوٹا دے گا۔۔۔

سوال::: باندی خریدنے کے بعد عاقدین نے ثمن اور مبیع پہ قبضہ کرلیا پھر مشتری نے عیب پایا اور بائع نے کہا میں نے اس کے ساتھ دوسری باندی بھی فروخت کی تھی جبکہ مشتری نے کہا تم نے ایک فروخت کی تھی تو کس کا قول معتبر ہوگا؟؟؟

جواب::: اس صورت میں مشتری کا قول مانا جائے گا کیونکہ مقبوضہ مقدار میں اختلاف ہوا ہے تو اس صورت میں غصب والے معاملے کی طرح قابض کا قول معتبر ہوتا ہے۔۔۔

سوال::: دو غلاموں کو ایک عقد میں خریدا ایک پہ قبضہ کرلیا جبکہ دوسرے میں عیب پایا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: مشتری کو اختیار ہے یا تو دونوں کو لے لے یا دونوں کو چھوڑ دے اگر دوسرے کو قبضہ کیے بغیر واپس لوٹا دیا تو تفریق صفقہ پایا جائے گا جو کہ جائز نہیں۔۔۔

اگر مقبوض غلام میں عیب پایا تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس کو لوٹا سکتا ہے کیونکہ اس میں بیع مکمل ہو چکی ہے لیکن اصح قول یہی ہے کہ یا دونوں کو لے لے یا دونوں کو رد کر دے۔۔۔

اگر دونوں پہ قبضہ کرنے کے بعد ایک میں عیب پایا تو اسے لوٹا سکتا ہے کیونکہ اب سودا ((صفقہ)) مکمل ہو چکا ہے لیکن امام زفر فرماتے ہیں اب بھی واپس نہیں کر سکتا کیونکہ تفریق صفقہ پایا جا رہا ہے اور اس میں بائع کو نقصان بھی ہے۔۔۔

سوال::: مکیلی یا موزونی چیز خریدنے کے بعد بعض حصے میں عیب پایا تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب::: اس صورت میں یا پوری مبیع اپنے پاس رکھے گا یا پوری واپس کرے گا کیونکہ جب مکیلی مبیع ایک ہی جنس سے ہو تو وہ ایک ہی بیع شمار ہوتی ہے لہذا آدھی کو واپس نہیں کر سکتا۔۔۔

لیکن ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر یہ بیع دو برتنوں میں ہوئی تو دو دفعہ بیع کرنے کے قائم مقام ہوگی اس صورت میں اگر ایک برتن والی مبیع میں عیب پایا تو اسے واپس کیا جا سکتا ہے۔۔۔

سوال::: اگر قبضے کے بعد مبیع کے بعض حصے کا کوئی حقدار نکل آیا تو کیا مشتری بقیہ بعض مبیع کو بائع کی طرف لوٹا سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں کیونکہ یہاں قبضے کی وجہ سے عقد پورا ہو چکا ہے مستحق کو اس کا حق دینے کے بعد بقیہ مبیع بائع کی طرف نہیں لوٹائی جائے گی البتہ اگر یہ معاملہ قبضہ کرنے سے پہلے پیش آیا تو بقیہ مبیع بائع کو لوٹا دی جائے تاکہ تفریق صفقہ لازم نہ آئے۔۔۔

البتہ اگر مبیع کپڑا تھی تو اس صورت میں چاہے قبضے کے بعد کوئی مستحق نکلا تو بقیہ مبیع بائع کو واپس لوٹا دی جائے گی کیونکہ جب بعض کپڑا کاٹ کر مستحق کو دے دیا تو وہ عیب دار ہو گیا لہذا بقیہ بعض کپڑا بائع کو لوٹا دیا جائے گا۔۔۔

سوال::: اگر باندی خریدی اور اس میں زخم پا کر اس پہ دوا لگائی یا چوپایہ خرید کر اپنی حاجت کے لیے اس پہ سوار ہوا تو کیا خیار عیب باقی رہے گا؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، کیونکہ باندی کے زخم پہ دوا لگانا اور چوپائے پہ اپنی حاجت کے لیے سوار ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے لہذا خیار عیب ختم ہو جائے گا۔۔۔

البتہ اگر چوپائے پہ اس لیے سوار ہوا تا کہ بائع کو واپس کرے یا اسے پانی پلائے یا اس کے لیے چارہ خریدے تو یہ رضامندی شمار نہیں ہو گی اب وہ خیار عیب کے تحت واپس کر سکتا ہے۔۔۔

سوال::: اگر ایسے غلام کو خریدا جس نے چوری کی تھی اور مشتری کو علم نہیں تھا پھر غلام کا ہاتھ کاٹا گیا تو مشتری غلام واپس کر کے ثمن لے سکتا ہے یا نہیں؟؟؟ اقوال فقہاء مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک اس صورت میں غلام واپس نہیں کیا جائے گا بلکہ مشتری چور غلام اور غیر چور غلام کی قیمت میں جو فرق ہو گا وہ بائع سے لے گا کیونکہ بائع کے ہاں ہاتھ کاٹنے کا سبب پایا گیا جبکہ ہاتھ مشتری کے پاس آکر کاٹا گیا تو گویا دوسرا عیب مشتری کے پاس پیدا ہوا ہے لہذا چور غلام اور غیر چور غلام کی قیمت میں جو فرق ہو گا وہ بائع سے وصول کیا جائے گا۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک مشتری کو اختیار ہے کہ وہ بائع کو غلام واپس کر دے اور مکمل ثمن لے لے دلیل یہ ہے کہ اگرچہ ہاتھ بائع کے ہاں نہیں کاٹا گیا لیکن کاٹنے کا سبب تو بائع کے ہاں پیدا ہوا تو گویا کہ ہاتھ بھی بائع کے ہاں کاٹا گیا لہذا اسے غلام واپس کر کے پوری قیمت وصول کر لی جائے گی۔۔۔

سوال::: اگر غلام نے بائع کے پاس چوری کی اور پھر مشتری کے پاس چوری کی جس کی وجہ سے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے تو کیا اب غلام واپس کیا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب::: صاحبین کا وہی مؤقف ہے جو اوپر گزرا کہ غلام واپس نہیں کیا جائے گا بلکہ چوری کا نقصان وصول کیا جائے گا جبکہ امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بائع کی رضامندی کے بغیر اسے غلام واپس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مشتری کے پاس آکر نیا عیب پیدا ہوا ہے اور اس صورت میں مشتری بائع سے غلام کی چوتھائی قیمت وصول کرے گا۔۔۔۔

اگر غلام مختلف ہاتھوں میں بکتا آیا اور آخری مشتری کے پاس آکر اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو امام اعظم کے نزدیک ہر مشتری اپنے بائع سے نقصان وصول کرے گا جبکہ صاحبین کے نزدیک صرف آخری مشتری اپنے بائع سے نقصان وصول کرے گا۔۔۔

سوال::: اگر غلام کو اس شرط پہ بیچا کہ میں تمام عیوب سے بری ہوں تو کیا مشتری کسی عیب کی وجہ سے غلام واپس لوٹا سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک صرف ان عیوب کی وجہ سے واپس نہیں کر سکے گا جن کا نام لے کر بائع نے براءت کا اظہار کیا جن کا نام نہیں لیا ان عیوب کی وجہ سے واپس کیا جا سکتا ہے کیونکہ مجہول عیب سے براءت کرنا درست نہیں۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک مشتری کسی بھی عیب کی وجہ سے واپس نہیں کر سکتا اگرچہ نام لیا ہو یا نہ لیا ہو کیونکہ عیوب کو ساقط کرنے کی جہالت لڑائی جھگڑے کی طرف نہیں لے کر جاتی۔۔۔

سوال::: کیا اس براءت میں وہ عیوب شامل ہوں گے جو بیع کے بعد اور حادثے سے پہلے پیدا ہوئے؟؟؟

جواب::: امام محمد اور امام زفر کے مطابق براءت میں وہی عیوب شامل ہوں گے جو بیع کے وقت تھے بعد والے شامل نہیں ہوں گے کیونکہ براءت بیع کے وقت پائے جانے والے عیوب کو شامل ہے۔۔۔

امام ابو یوسف کے نزدیک براءت قبضے سے پہلے پیدا ہونے والے عیوب کو بھی شامل ہے کیونکہ براءت کا مقصد مبیع میں سلامتی والی صفت کو نکال کر عقد لازم کرنا ہے اور یہ تبھی ہو گا جب قبضے سے پہلے والے عیب بھی شامل ہوں گے۔۔۔

((باب البیع الفاسد))

سوال::: بیع فاسد اور بیع باطل کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: جس بیع میں مبیع اور ثمن دونوں مال ہوں لیکن کسی غلط شرط کی وجہ سے بیع خراب ہو گئی ہو تو اسے بیع فاسد کہتے ہیں۔۔۔

جس بیع میں مبیع یا ثمن مال ہی نہ ہو اسے بیع باطل کہتے ہیں۔۔۔

سوال::: مردار، خون، آزاد شخص، شراب اور خنزیر کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: مردار، خون اور آزاد شخص کے بدلے بیع کرنا باطل ہے کیونکہ مال کے بدلے مال کا تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے جبکہ یہ تینوں اشیاء مال نہیں ہیں۔۔۔

خنزیر اور شراب کے ذریعے بیع کرنا فاسد ہے۔۔۔

سوال::: بیع باطل اور فاسد میں فرق کریں۔۔۔

جواب::: بیع باطل ملکیت کا فائدہ نہیں دیتی اسی وجہ سے اگر مبیع مشتری کے ہاتھ میں ہلاک ہو جائے تو وہ امانت ہو گی یعنی مشتری پہ اس کا ضمان نہیں ہو گا کیونکہ یہ عقد غیر معتبر ہے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ ضمان ہو گا کیونکہ قبضہ کا کم از کم درجہ یہ ہے مشتری چیز کو بھاؤ کے طور پر لے گیا ہو اور بھاؤ کے طور پر لے جانے والی چیز کے ہلاک ہونے پہ ضمان ہوتا ہے۔۔۔

بیع فاسد قبضہ ہونے کے بعد ملکیت کا فائدہ دیتی ہے اور اگر مبیع مشتری کے ہاتھوں ہلاک ہو گئی تو اسے قیمت دینی پڑے گی۔۔۔

سوال::: شراب اور خنزیر کی بیع کرنا کب باطل ہو گی اور کب فاسد؟؟؟

جواب::: اگر شراب اور خنزیر کی بیع درہم و دینار کے ذریعے کی تو بیع باطل ہو گی کیونکہ اس صورت میں شراب اور خنزیر مقصود اصلی ہوں گے جس کی وجہ سے ان کی عزت ہو گی حالانکہ ان کی اہانت کا حکم دیا گیا ہے،، اگر شراب اور خنزیر کو کپڑے کے بدلے بیچا تو بیع فاسد ہو گی کیونکہ اس صورت میں کپڑے کو مبیع بنا کر مقصود اصلی بنا دیا جائے گا اور اس صورت میں کپڑے کی عزت ہو گی۔۔۔

سوال::: ام ولد، مدبر اور مکاتب کی بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: ان کی بیع فاسد ہے کیونکہ تینوں میں آزادی کا شبہ پیدا ہو چکا ہے۔۔۔

ام ولد میں آزادی کا شبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے آگیا ہے ""ام ولد کو اس کے بچے نے آزاد کر دیا""۔۔۔

مدبر چونکہ آقا کے مرنے کے فورا بعد آزاد ہو جائے گا تو گویا کہ وہ زندگی میں ہی آزاد ہو گیا لہذا اس کی بیع فاسد ہے۔۔۔

مکاتب اپنے اوپر تصرف کا حق رکھتا ہے پس اگر اسے بیچ دیا جائے تو یہ حق ختم ہو جائے گا لہذا اس کی بیع بھی فاسد ہے البتہ اگر مکاتب خود بکنے پہ راضی ہو جائے تو بیع ہو جائے گی۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا سوال میں مدبر غلام سے کون سا مدبر مراد ہے؟؟؟

جواب::: سوال میں مدبر سے مراد مطلق مدبر ہے،، اگر مقید مدبر غلام ہو تو اسے بیچنا جائز ہوگا،، امام شافعی کے نزدیک مطلق مدبر کو بیچنا بھی جائز ہے۔۔۔

سوال::: اگر ام ولد اور مدبر مشتری کے پاس ہلاک ہو جائیں تو اس پہ ضمان آئے گا یا نہیں؟؟؟

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک مشتری پہ ضمان ہوگا کیونکہ ام ولد اور مدبر ابھی کچھ نہ کچھ مال ہیں اسی لیے ان کے ساتھ اگر کسی اور غلام کی بیع کی جائے تو بیع ہو جائے گی،، دوسری دلیل یہ ہے کہ مشتری نے بیع کر کے ان پہ قبضہ کیا ہے پس دیگر مال کی طرح ان کے ہلاک ہونے پہ بھی ضمان دینا ہوگا۔۔۔

اگر مکاتب مشتری کے پاس جا کر ہلاک ہو گیا تو ضمان نہیں ہوگا کیونکہ وہ اپنے اوپر اختیار رکھتا ہے اور اس پہ قبضہ ثابت ہی نہیں ہوا۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک ام ولد اور مدبر اگر مشتری کے پاس جا کر ہلاک ہو گئے تو ضمان نہیں ہوگا کیونکہ ان میں آزادی کا شبہ آگیا ہے جس کی وجہ سے یہ بیع کی حقیقت کو قبول نہیں کرتے،، صاحبین کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ام ولد اور مدبر کے ساتھ اگر کوئی اور غلام بیچا جائے تو یہ دونوں اس لیے بیع میں داخل ہوتے ہیں تاکہ ساتھ ملائے گئے غلام کی بیع درست ہو۔۔۔

سوال::: مچھلی کو پکڑنے سے پہلے اس کی بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: مچھلی کو شکار کرنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ ایسی چیز کو بیچا جا رہا ہے جو بائع کی ملکیت میں نہیں،، اسی طرح اگر اس نے مچھلی کو تالاب میں ڈالا اور تالاب اتنا بڑا ہے کہ بغیر حیلے کے نہیں پکڑی جا سکتی تو یہ بیع بھی فاسد ہوگی اسی طرح اگر مچھلی خود تالاب میں آکر گری ہے تب بھی بیع فاسد ہوگی البتہ اگر مچھلی خود تالاب میں ڈالی اور وہ چھوٹا سا ہے بغیر حیلے کے اسے پکڑا جا سکتا ہے تو بیع جائز ہے۔۔۔۔

سوال::: ہوا میں پرندے کی اور حمل کی بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: ہوا میں پرندہ بیچنا فاسد ہے کیونکہ وہ ابھی بائع کی ملکیت میں نہیں آیا اسی طرح اگر کوئی پرندہ ہوا میں چھوڑ دیا تو اس کی بیع بھی فاسد ہے کیونکہ اسے سپرد کرنے پہ قادر نہیں ہے۔۔۔

حمل اور حمل کے حمل کی بیع جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بیع سے منع فرمایا اور اس میں دھوکہ بھی پایا جا رہا ہے۔۔۔

سوال::: تھن میں موجود دودھ کی بیع کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اس میں دھوکہ پایا جاتا لہذا یہ بیع فاسد ہے کیونکہ ہو سکتا ہے تھن ہوا کی وجہ سے پھول گیا ہو اور دودھ کم نکلے یا دودھ دوہنے میں جھگڑا ہو جائے اور ممکن ہے دودھ زائد نکل آئے تو یوں وہ دودھ جس کی بیع نہیں کی گئی وہ بھی مبیع میں شامل ہو جائے گا۔۔۔

سوال::: بکری کی پیٹھ پہ اون کو بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہے کیونکہ اس حالت میں اون بکری کی صفت ہے اور صفت کی موصوف کے بغیر بیع نہیں کی جا سکتی،، دوسری دلیل یہ ہے کہ اون نیچے سے بڑی ہوتی ہے،، بیع کے دن سے لے کر اون کاٹنے کے دن تک جتنی اون نیچے سے بڑھی ہو گی وہ بائع کی ہو گی اور مبیع اور غیر مبیع میں فرق کرنا ممکن نہیں رہے گا۔۔۔

لیکن درخت اور سبز کھیتی میں یہ بیع جائز ہو گی کیونکہ درخت کی شاخیں اوپر سے بڑھتی ہیں تو جتنی بڑھی ہوئی ہوں گی سب مشتری کی ہوں گی اسی طرح کھیتی کو جڑ سے اکھاڑنا ممکن ہے لہذا ان دونوں کی بیع جائز ہو گی۔۔۔

سوال::: چھت میں لگے ہوئے شہتیر اور کپڑے کے گز کی بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہے کیونکہ شہتیر کو اتاریں گے تو چھت گر جائے گی اور کپڑے سے اگر گز کاٹیں گے تو باقی کپڑا کام نہیں رہے گا اور بائع کے لیے نقصان کا باعث ہو گا((البتہ اگر نقصان نہ ہو پھر جائز ہے اسی طرح اگر بائع نے مشتری کے فسخ کرنے سے پہلے کپڑے کا گز کاٹ کر دے دیا یا شہتیر اکھاڑ کر دے دیا تو بیع درست ہو جائے گی))۔۔۔

سوال::: کھجور کی گٹھلی یا خربوزے کے بیج کی بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: یہ درست نہیں کیونکہ یہاں احتمال ہے ہو سکتا ہے کھجور میں گٹھلی اور خربوزے میں بیج نہ ہوں چونکہ مبیع مجہول ہے لہذا بیع درست نہیں۔۔۔۔

سوال::: ایک جال میں آنے والی مچھلی کی بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: یہ فاسد ہے کیونکہ ہو سکتا ہے جال میں کوئی مچھلی ہی نہ پھنسے۔۔۔

سوال::: بیع مزابنہ اور محاقلہ کی تعریف مع حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::

بیع مزابنہ::: درخت سے اتری ہوئی کھجور کو درخت پہ لگی کھجور کے بدلے بیچنا بیع مزابنہ ہے اور درست نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے دونوں طرف کی کھجوروں میں کمی بیشی ہو جائے اور سود والی صورت پیدا ہو جائے،، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس سے منع فرمایا۔۔۔

بیع محاقلہ::: گندم کو سٹوں میں موجود گندم کے بدلے بیچنا بیع محاقلہ کہلاتی ہے اور یہ بھی درست نہیں کیونکہ اس میں بھی سود کی صورت پائے جانے کا شک ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس سے منع فرمایا۔۔۔

سوال::: بیع عرایا سے کیا مراد ہے؟؟؟نیز اس میں اختلاف فقہاء لکھیں۔۔۔

جواب::: بیع عرایا سے مراد درخت سے اتری ہوئی پانچ وسق سے کم کھجور کو درخت پہ لگی کھجور کے ساتھ اندازے سے بیچنا ہے اور اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی ہے امام شافعی اس کو ہمارے بیع مزابنہ والے مؤقف کے خلاف دلیل بناتے ہیں۔۔۔

ہمارا جواب یہ ہے کہ یہ عریہ تحفہ کو کہتے ہیں اہل کا معمول تھا کہ وہ ایک دو درخت ضرورت مندوں کو تحفے کے طور پر دے دیتے تھے تو وہ ضرورت مند کھجور پکنے کا انتظار نہ کرتے بلکہ جس نے تحفہ دیا ہوتا اس کو کہ کر درخت پہ لگی کھجوروں کے بدلے اتری ہوئی کھجوریں لے لیتے تو یہ بیع نہیں کہلائی بلکہ مالک کی طرف سے تحفہ ہے لہذا امام شافعی کا ہمارے خلاف دلیل بنانا درست نہیں۔۔۔

سوال::: بیع بالقاء الحجر، بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے کی تعریف اور حکم تحریر کریں۔۔۔

جواب::: بیع بالقاء الحجر سے مراد ہے مشتری نے پتھر پھینکا وہ جس مبیع پہ لگ گیا تو وہ اس کی ہو گئی اگرچہ بائع راضی نہ ہو۔۔۔

بیع ملامسہ یہ ہے کہ کئی اقسام کی مبیع پڑی ہوئی تھیں مشتری نے جس بیع کو چھولیا وہ اس کی ہو گئی یا کئی مشتری کھڑے تھے بائع نے جس مشتری کو چھولیا وہ اس کو لینی پڑے گی۔۔۔

بیع منابذہ یہ ہے کہ دو چار آدمی سودا کریں ان میں سے ایک کی طرف بائع مبیع کو پھینک دے تو یہ اس کی ہو گئی۔۔۔

ان تینوں صورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناجائز قرار دیا۔۔۔۔

سوال::: دو کپڑوں میں سے ایک کی بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: دو کپڑوں میں سے ایک کو معین کیے بغیر بیع کرنا جائز نہیں کیونکہ مبیع مجہول ہے ہاں اگر بائع مشتری کو اختیار دے دے کہ ان میں سے جو کپڑا مرضی لے لو تو استحسانا بیع جائز ہو گی۔۔۔

سوال::: عوامی چراگاہ کو بیچنے اور اجارے پہ دینے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: عوامی چراگاہ کو بیچنا اور اجارے پہ دینا جائز نہیں کیونکہ یہ کسی ایک شخص کی ملکیت میں نہیں ہوتی بلکہ تمام عوام کا اس پہ حق ہوتا ہے لہذا جو چیز کسی کی ملکیت میں نہیں تو وہ اس کو بیچ یا کرائے پہ نہیں دے سکتا۔۔۔

سوال::: شہد کی مکھی کی بیع میں فقہاء کا کیا اختلاف ہے؟؟؟

جواب:::

امام شافعی اور امام محمد کا مؤقف::: ان کے نزدیک اگر مکھی کو جمع کر کے محفوظ کیا گیا ہو تو بیچنا جائز ہے کیونکہ وہ بائع کی ملکیت میں ہوتی ہے۔۔۔

شیخین کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک بیچنا جائز نہیں کیونکہ وہ حشرات الارض میں سے ہے اور ان کی بیع نہیں ہو سکتی اور دوسری دلیل یہ ہے کہ نفع شہد سے ہوتا ہے نہ کہ شہد کی مکھی سے،، اسی لیے اگر شہد کا چھتہ بیچنا ہو جس میں شہد اور مکھی موجود ہو تو اس وقت مکھی کو تابع کر کے بیچا جا سکتا ہے فی نفسہ مکھی کو بیچنا درست نہیں۔۔۔

سوال::: ریشم کے کیڑے کی بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: امام اعظم کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے کیونکہ وہ حشرات الارض میں سے ہے۔۔۔

امام یوسف فرماتے ہیں اگر اس میں ریشم پیدا ہو گئی ہے تو اسے ریشم کے تابع کر کے بیچا جا سکتا ہے۔۔۔

امام محمد کے نزدیک اس کے فائدہ مند ہونے کی وجہ سے مطلقاً جائز ہے۔۔۔

سوال::: ریشم کے کیڑے کے انڈے اور کبوتر کی بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں صاحبین کے نزدیک ضرورت کی وجہ سے جائز ہے۔۔۔

اگر کبوتروں کی تعداد کا علم ہو انہیں مشتری کے سپرد کرنا ممکن ہو تو ان کی بیع بھی کی جا سکتی ہے۔۔۔

سوال::: بھاگے ہوئے غلام کی بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: بھاگے ہوئے غلام کی بیع کرنا جائز نہیں کیونکہ اسے مشتری کے سپرد کرنا ناممکن ہے۔۔۔

سوال::: اگر بائع کو کسی پہ گمان ہے کہ غلام اس کے پاس ہے تو اسے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اس صورت میں اسے بیچنا جائز ہوگا کیونکہ یہاں سپرد کرنے میں کوئی ممانعت نہیں وہ پہلے سے ہی مشتری کے پاس ہے،، اگر مشتری نے غلام کو اس لیے پکڑا تھا تاکہ اس کے آقا کو واپس کرے تو اب وہ غلام اس کے پاس امانت ہوگا اور یہ بیع والا قبضہ نہیں مانا جائے کیونکہ قبضہ کرنے کے لیے ضروری

ہے غلام آقا کو واپس کر کے اس پہ قبضہ کیا جائے کیونکہ امانت والا قبضہ بیع کے قبضے کے قائم مقام نہیں البتہ اگر واپس لوٹانے کی نیت سے نہیں پکڑا تھا تو یہ غصب کا قبضہ کہلائے گا اور اس صورت میں بیع کے قبضہ خود بخود ہی ثابت ہو جائے گا آقا کو واپس لوٹانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے آقا سے کہا تمہارا غلام فلاں کے پاس ہے وہ مجھے بیچ دے تو کیا یہ بیع درست ہو گی؟؟؟

جواب::: جی نہیں کیونکہ اس میں بائع غلام کو مشتری کے سپرد کرنے پہ قادر نہیں۔۔۔

سوال::: اگر بھاگے ہوئے غلام کی بیع کی اور عقد ختم کرنے سے پہلے غلام واپس آگیا تو کیا یہ عقد مانا جائے گا؟؟؟

جواب::: محل بیع کے نہ پائے جانے کی وجہ سے یہ عقد درست نہیں مانا جائے گا، امام اعظم کے نزدیک اگر عقد فسخ کرنے سے پہلے غلام واپس آجائے تو عقد درست مان لیا جائے گا اگرچہ غلام بھاگا ہے لیکن مال ہی ہے اور جب واپس آگیا تو بائع اسے سپرد کرنے پہ بھی قادر ہو گیا۔۔۔

سوال::: پیالے میں عورت کا دودھ بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: امام شافعی کے نزدیک چونکہ یہ طاہر مشروب ہے لہذا اس کی بیع جائز ہے جبکہ احناف کے نزدیک یہ انسان کا جزء ہے لہذا اس کی تکریم کرتے ہوئے یہ بیع ناجائز ہے۔۔۔

سوال::: کیا آزاد عورت اور لونڈی کے دودھ میں کوئی فرق ہے؟؟؟

جواب::: امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ لونڈی کا دودھ پیالے میں بیچا جا سکتا ہے کیونکہ جب لونڈی کو بیچنا جائز ہے تو اس کے دودھ کو بیچنا بدرجہ اولیٰ جائز ہو گا لیکن بقیہ احناف کے نزدیک لونڈی کا دودھ بھی بیچنا ناجائز ہے کیونکہ دودھ میں حیات نہ ہونے کی وجہ سے رقیت یعنی غلامی نہیں پائی جا رہی لہذا دودھ چاہے لونڈی کا بھی ہو اسے بیچنا درست نہیں۔۔۔۔

سوال::: خنزیر کے بال کی بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: خنزیر کے بال کی بیع ناجائز ہے کیونکہ وہ نجس العین ہے لہذا اس کی توہین کرتے ہوئے اس کو بیچا نہیں جا سکتا البتہ جوتا گانٹھنے میں ضرورتاً اس سے نفع اٹھانا جائز ہے۔۔۔

سوال::: اگر خنزیر کا بال پانی گر جائے تو کیا پانی ناپاک ہو جائے گا۔؟؟؟

جواب:::

امام محمد کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک پانی پاک ہی رہے گا کیونکہ جب خنزیر کے بال سے نفع اٹھانا مطلقا جائز ہے تو ظاہر سی بات ہے یہ پاک ہے لہذا پانی پاک رہے گا۔۔۔

امام ابو یوسف کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک پانی ناپاک ہو جائے گا،، امام محمد کو جواب دیتے ہیں کہ اس سے نفع اٹھانا ضرورتا جائز ہے اور ضروری نہیں جس چیز سے نفع اٹھانا جائز ہو وہ پاک ہی ہو۔۔۔

سوال::: انسان کے بالوں کی بیع کرنا اور اس سے نفع اٹھانے کا حکم کیا ہے؟؟؟

جواب::: انسان کی عزت کی وجہ سے اس کے بالوں کی بیع کرنا اور ان سے نفع اٹھانا جائز نہیں کیونکہ اگر انسان کا جزء بیچا جائے گا تو اس کی توہین کرنا لازم آئے گا۔۔۔

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورتوں کے بارے میں کیا فرمایا؟؟؟ نیز اگر انسان نے اپنے بالوں میں کوئی بال لگانے ہوں تو وہ کون سے بال لگا سکتا ہے۔؟؟؟

جواب::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" اللہ پاک نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پہ لعنت فرمائی""۔۔۔

صرف اونٹ کے بال انسانی بالوں میں لگانے کی اجازت ہے۔۔۔

سوال::: کیا مردار کی کھال سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب::: دباغت سے پہلے مردار کی کھال سے نفع اٹھانا جائز نہیں،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" مردار کے کچے چمڑے سے نفع نہ اٹھاؤ""۔۔۔

البتہ دباغت کے بعد اس سے نفع اٹھانا جائز ہے کیونکہ یہ پاک ہو چکی ہوتی ہے۔۔۔

سوال::: مردار کی ہڈی، پٹھے، سینگ، اون، بال وغیرہ سے نفع اٹھانے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: ان سے نفع اٹھانا جائز ہے کیونکہ ان میں موت سرایت نہیں کرتی لہذا یہ پاک ہیں۔۔۔

سوال::: ہاتھی کی ہڈی کے بارے میں علماء کا کیا اختلاف ہے؟؟؟

جواب::: امام محمد کے نزدیک یہ خنزیر کی طرح نجس العین ہے جبکہ شیخین کے نزدیک یہ درندے کی طرح ہے لہذا اس کی ہڈی کو بیچا جا سکتا ہے۔۔۔

سوال::: اگر دو منزلہ مکان کی منازل کے مالکان علیحدہ علیحدہ ہیں،، دونوں منازل گر گئیں یا اوپر والی منزل گر گئی تو کیا اوپر کی منزل کا مالک اپنی جگہ کسی کو بیچ سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں کیونکہ یہ بلندی مال نہیں ہے مال وہ ہے جسے محفوظ کرنا ممکن ہو،، بخلاف اس مسئلہ کے کہ کھیت میں نالی کا پانی نالی کے تابع کرکے بیچنا جائز ہوتا ہے۔۔۔

سوال::: راستے اور پانی کے گزرنے کی جگہ کو بیچنے یا تحفہ دینے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: یہاں دو صورتیں بنتی ہیں:::

(1) فی نفسہ راستہ بیچنا اور فی نفسہ پانی گزرنے کی جگہ بیچنا،، پس فی نفسہ راستہ بیچنا جائز ہے کیونکہ اس کی لمبائی چوڑائی معلوم ہے جبکہ فی نفسہ پانی گزرنے کی نالی بیچنا جائز نہیں کیونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں اس میں کتنا پانی بھرے گا؟؟؟

(2) دوسری صورت ہے فی نفسہ راستہ نہ بیچنا بلکہ وہاں سے گزرنے کا حق بیچنا اور فی نفسہ نالی کی بجائے پانی گزرنے کا حق بیچنا،، تو راستے سے گزرنے کا حق بیچنے کے بارے میں دو روایات ہیں ایک کے مطابق جائز ہے دوسری کے مطابق ناجائز ہے جبکہ نالی سے پانی گزرنے کا حق بیچنا جائز نہیں۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے باندی بیچی لیکن وہ غلام نکل آیا تو کیا بیع ہو جائے گی؟؟؟

جواب::: یہ بیع نہیں ہوگی البتہ اگر بکرا کہہ کر بیچا لیکن وہ بکری نکل آئی تو بیع ہو جائے گی البتہ مشتری کو بیع ختم کرنے کا اختیار ہوگا۔۔۔

ان دونوں مسائل میں فرق یہ ہے کہ غلام اور لونڈی کی علیحدہ علیحدہ جنس ہے پس جب ایک جنس کا کہہ کر اس کی طرف اشارہ کرکے بیچا لیکن وہ مخالف جنس نکلی تو بیع نہیں ہوگی جبکہ حیوان میں نر اور مادہ کو علیحدہ علیحدہ جنس کی بجائے ایک ہی جنس شمار کیا جاتا ہے لہذا اگر بکرا کہہ کر بیچا لیکن وہ بکری نکلی تو بیع ہو جائے گی کیونکہ دونوں ایک ہی جنس شمار کیا گیا ہے البتہ مشتری کو اختیار ہوگا بیع کو قائم رکھے یا ختم کر دے۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے ہزار درھم میں نقد یا ادھار باندی خریدی اور قبضہ کرنے کے بعد پیسے دینے سے پہلے بائع کو پانچ سو میں بیچ دی تو کیا یہ بیع درست ہوگی؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیونکہ قبضہ کرنے سے بیع مکمل ہوگئی پس چاہے وہ بائع کو بیچے یا کسی کو بھی بیچے کوئی حرج نہیں۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک دوسری بیع ((یعنی بائع کو بیچنا)) ناجائز ہے نقلی دلیل یہ ہے کہ وہ عورت جس نے کوئی چیز چھ سو میں بیچ کر آٹھ سو میں خریدی تھی اس کے بارے

میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا"""تم نے کتنی ہی بری خرید وفروخت کی""،، عقلی دلیل یہ ہے کہ ابھی تک مشتری نے پیسے نہیں دیئے لہذا پہلی بیع کا اثر موجود ہے،، اب بائع کو مبیع کے بدلے مبیع مل گئی اور پانچ سو زائد بھی مل گئے تو اس میں سود کا شبہ ہے لہذا یہ ناجائز ہے۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے پانچ سو میں باندی خریدی اور قیمت دینے سے پہلے خریدی گئی باندی اور ایک مزید باندی ملا کو بائع کو بیچ دی تو کیا یہ بیع جائز ہے؟؟؟

جواب::: جو باندی بائع سے خریدی گئی تھی اس میں بیع باطل ہو گی جبکہ وہ باندی جو مشتری نے اپنے پاس سے بائع کو دی ہے اس میں بیع جائز ہو گی کیونکہ دوسری باندی کو اگر 100 روپے کا فرض کیا جائے تو بائع سے خریدی گئی باندی 400 میں واپس بیچی جا رہی ہے تو یوں 100 روپے کا سود لازم آرہا ہے لہذا سود ہونے کی وجہ سے یہ بیع صرف اسی باندی میں جائز ہو گی جو مشتری نے اپنی طرف سے دی ہے۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے زیتون کا تیل اس شرط پہ خریدا کہ اس کے برتن کے ساتھ وزن کیا جائے گا پھر بائع ہر برتن کی جگہ پچاس رطل یعنی ایک معین مقدار کم کرتا ہے تو کیا یہ بیع درست ہو گی؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہو گی کیونکہ عقد اس شرط کا تقاضا نہیں کرتا البتہ اگر برتن کا اصلی وزن کم کیا جائے تو بیع جائز ہو گی۔۔۔

((یہ مسئلہ یوں سمجھیں کہ کسی نے زیتون کا تیل خریدنا ہے تو جس برتن کے ذریعے زیتون کا تیل بھر کر دیا جائے گا اس کا وزن بھی تولتے وقت شامل ہو گا لہذا بعد میں اس برتن کے وزن کے حساب سے تیل کو پورا کر دیا جائے))۔۔۔

سوال::: اگر کسی مسلمان نے نصرانی کو شراب یا خنزیر کی خرید وفروخت کا حکم دیا تو کیا یہ جائز ہے؟؟؟

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے کیونکہ مسلمان خود خنزیر اور شراب کی خرید وفروخت نہیں کر سکتا لہذا کسی دوسرے کو اس کا وکیل بھی بنا نہیں سکتا۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک عاقد یعنی نصرانی وکیل میں بیع کرنے کی اہلیت اور ولایت موجود ہے لہذا نصرانی کو شراب یا خنزیر کی خرید وفروخت کا وکیل بنانا جائز ہو گا۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے اس شرط پہ غلام یا لونڈی بیچی کہ مشتری اسے آزاد کر دے گا یا مکاتب، مدبر یا ام ولد بنائے گا تو بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہے کیونکہ عقد شرط پائی جا رہی ہے جبکہ شرط لگانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔۔۔

امام شافعی بھی اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ ہیں لیکن آزاد کرنے والے مسئلہ میں وہ ہماری مخالفت کرتے ہیں اور بیع نسمہ ((جس کی تفصیل آگے آئے گی)) پہ قیاس کرتے ہوئے اس بیع کو جائز قرار دیتے ہیں۔۔۔

سوال::: کیا عقد میں ہر قسم کی شرط لگانے سے عقد فاسد ہو جاتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، وہ شرط جس کا عقد تقاضا کرے مثلا::: مشتری مبیع کا مالک بن جائے گا ایسی شرط لگانے سے عقد فاسد نہیں ہو گا جبکہ وہ شرط جس کا عقد تقاضا نہ کرے اس میں بائع یا مشتری یا پھر مبیع کا فائدہ ہو تو اس شرط سے عقد فاسد ہو جائے گا مثلا یہ شرط لگانا کہ مشتری غلام کو آگے نہیں بیچے گا۔۔۔

البتہ وہ شرط جس کا عقد تقاضا تو نہ کرتا ہو لیکن اس میں بائع، مشتری یا مبیع میں سے کسی ایک کا فائدہ بھی نہ پایا جائے تو ایسی شرط سے بھی عقد فاسد نہیں ہوتا مثلا::: یہ شرط لگانا کہ مشتری جانور کو آگے نہیں بیچے گا،، اسی طرح وہ شرط جو عرف عام میں رائج ہو چکی ہو اس سے بھی عقد فاسد نہیں ہو گا مثلا چمڑا خریدتے وقت یہ شرط لگانا کہ مشتری اس سے جوتا ہی بنوائے گا۔۔۔

سوال::: بیع نسمہ سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: بیع نسمہ یہ ہے کہ بائع ایسے شخص کو غلام بیچے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اسے آزاد کر دے گا،، اس کا مطلب وہ نہیں جو امام شافعی نے لیا ہے کہ کسی شخص کو غلام اس شرط پہ بیچے کہ وہ خریدنے کے بعد اسے آزاد کر دے گا۔۔۔

سوال::: اگر مشتری نے غلام کو آزاد کرنے کی شرط پہ خریدا تھا اور آزاد کر دیا تو اس بیع کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک یہ بیع درست نہیں ہو گی کیونکہ یہ فاسد ہے اور فاسد ہی رہے گی دوبارہ پلٹ کر جائز نہیں ہو گی اور مشتری پہ غلام کی قیمت لازم ہو گی۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک یہ بیع درست ہو جائے گی اور مشتری پہ ثمن لازم ہو گا، دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ شرط عقد کے تقاضے کے مطابق نہیں ہے لیکن حکمی اعتبار سے یہ چیز بیع کے مناسب ہے کیونکہ غلام آزاد کرنے کا تقاضا شریعت کی جانب سے ہے۔۔۔

سوال::: اگر غلام اس شرط پہ بیچا کہ وہ ایک ماہ بائع کی خدمت کرے گا یا گھر اس شرط پہ بیچا کہ بائع ایک ماہ اس میں رہے گا یا مشتری بائع کو قرضہ یا درہم دے گا تو اس بیع کا حکم کیا ہو گا؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہو گی کیونکہ یہ شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، ایک اور عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر غلام کی ایک مہینے خدمت کے بدلے یا گھر میں ایک ماہ رہنے کے بدلے بائع الگ سے ثمن دے تو یہ اجرت ہو گی اگر ثمن نہ دے تو یہ خدمت کروانا اور گھر میں رہنا عاریتا ہو گا یوں ایک سودے میں دوسرا سودا شروع ہو جائے گا اور اس چیز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے عینی مبیع ((وہ مبیع جو موجود ہو)) کو اس شرط پہ بیچا کہ مہینے بعد مشتری کے حوالے کی جائے گی تو کیا بیع درست ہو گی؟؟؟

جواب::: جی نہیں یہ بیع فاسد ہے کیونکہ موجود مبیع کے بارے میں مدت کی شرط لگانا باطل ہے ہاں اگر مبیع موجود نہ ہو جیسا کہ بیع سلم میں ہوتا ہے تو بیع جائز ہے لیکن موجود بیع کے بارے میں یہ شرط درست نہیں۔۔۔

سوال::: اگر لونڈی کو بیچا لیکن اس کے حمل کو نہ بیچا تو بیع کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہو گی کیونکہ وہ چیز جسے عقد کے ذریعے الگ کر کے نہیں بیچا جا سکتا اس کا عقد سے استثناء بھی نہیں کیا جا سکتا چونکہ لونڈی کا حمل اس کے جسم کا حصہ ہونے کی وجہ سے اس کے اعضاء کے قائم مقام ہے لہذا اس کا استثناء درست نہیں۔۔۔

اسی طرح اگر لونڈی کو مکاتب بنایا یا رہن پہ رکھا یا اس کو اجرت کے طور پر دے دیا لیکن اس کے حمل کا استثناء کر دیا تو یہ عقود درست نہیں ہوں گے کیونکہ یہ بھی بیع کے قائم مقام ہیں۔۔۔

سوال::: وہ کون سے عقود ہیں جن میں لونڈی کے حمل کا استثناء ان عقود کو باطل نہیں کرے گا؟؟؟

جواب::: پانچ عقود ایسے ہیں جن میں حمل کا استثناء عقود کو باطل نہیں کرے گا لیکن خود استثناء باطل ہو جائے گا یعنی اس استثناء کا اعتبار نہیں کیا جائے گا:::

(1) ہبہ

(2)صدقہ

(3)نکاح

(4)خلع

(5)قتل عمد سے صلح

یعنی اگر یوں کہا کہ میں لونڈی کو تجھے میں دیتا ہوں لیکن اس کا حمل نہیں تو یہ ہبہ کرنا درست ہوگا لیکن استثناء کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ باطل ہوگا،، اسی طرح بقیہ چار عقود میں بھی ہوگا۔۔۔

سوال::: اگر لونڈی کے حمل کا استثناء کرکے اسے وصیت میں دے دیا تو کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب::: اگر حمل کا استثناء کرکے لونڈی کو وصیت میں دے دیا تو یہ وصیت بھی درست ہوگی اور استثناء بھی درست مان لیا جائے گا،، لونڈی موصی لہ کو مل جائے گا اور حمل وراثت میں تقسیم ہوجائے گا البتہ اگر لونڈی کی خدمت کا استثناء کیا تو یہ درست نہیں ہوگا۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے اس شرط پہ کپڑا خریدا کہ بائع اسے سلائی کرکے دے گا یا قمیض بنا کر دے گا یا جوتا اس شرط پہ خریدا کہ بائع اس میں تسمہ لگا کر دے گا تو کیا یہ بیع درست ہوگی؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہوگی کیونکہ عقد ان شرائط کا تقاضا نہیں کرتا البتہ جوتے والے معاملے میں استحسانا یہ بیع درست قرار دی جائے گی کیونکہ عام طور پر لوگوں میں یہ رواج چل پڑا ہے کہ بائع ہی جوتے میں تسمہ لگا کر دیتا ہے۔۔۔

سوال:: اگر نیروز، مہرجان، عیسائیوں کے روزے یا یہودیوں کے افطار کے وقت تک شرط لگائی کہ اس وقت مبیع حوالے کی جائے گی یا ثمن دیا جائے گا تو بیع کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب::: اگر عاقدین کو ان مدتوں کا معلوم ہے کہ یہ تہوار کب آتے ہیں تو بیع جائز ہوگی اگر نہیں معلوم تو بیع ناجائز ہوگی۔۔۔

سوال::: اگر حاجیوں کے آنے یا فصل کاٹنے وغیرہ تک کی شرط لگائی کہ اس وقت مبیع یا ثمن کو حوالے کیا جائے گا تو کیا بیع درست ہوگی؟؟؟

جواب::: جی نہیں کیونکہ حاجیوں کا آنا اور فصل کا کاٹنا وغیرہ مقدم و مؤخر ہوتا رہتا ہے لہذا بیع فاسد ہوگی البتہ اگر کفالت کے معاملات میں ان مدتوں کی شرط لگائی جائے ((مثلا یہ کہا اگر زید نے حاجیوں کے آنے تک قرض نہ دیا تو میں اس کا کفیل یعنی ضامن ہوں)) تو درست ہوگی کیونکہ کفالت میں تھوڑی سی جہالت برداشت کرلی جاتی ہے دلیل یہ کہ جب اصل دین کی کفالت میں

جہالت برداشت ہے((یعنی یہ کہا کہ زید پہ جتنا بھی قرض ہے میں اس کا ضامن ہوں تو یہ درست ہو گا حالانکہ اصل دین میں جہالت ہے معلوم نہیں قرض کتنا ہے)) تو پھر قرض ادا کرنے کی مدت کی جہالت بدرجہ اولٰی برداشت ہو جائے گی البتہ خرید و فروخت میں ایسا نہیں ہوتا۔۔۔۔

سوال::: اگر ان مدتوں((یعنی حاجیوں کے آنے یا فصل کاٹنے)) تک بیع کی لیکن یہ مدت آنے سے پہلے عاقدین نے ان کو ساقط کر دیا تو کیا بیع درست ہو گی؟؟؟

جواب:::

امام زفر کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک یہ بیع درست نہیں ہو گی کیونکہ جب ایک دفعہ فاسد ہو گئی تو پلٹ کر درست نہیں ہو سکتی جیسا کہ اگر نکاح متعہ کیا لیکن بعد میں ہمیشہ کے لیے نکاح کر دیا تو وہ نکاح نہیں کہلائے گا جب تک دوبارہ نکاح نہ کیا جائے۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک یہ بیع درست ہو گی کیونکہ مدت کی جہالت کی وجہ سے فساد پیدا ہو رہا تھا جب مدت کو ہی ختم کر دیا گیا تو کوئی فساد نہ رہا لہذا بیع پلٹ کر درست ہو جائے گی،، باقی رہی متعہ والی بات تو متعہ ایک الگ عقد ہے نکاح ایک الگ چیز ہے اسی وجہ سے متعہ کرنے کے بعد اگر نکاح کرنا ہے تو دوبارہ سے کرنا پڑے گا امام زفر کا اس مسئلہ کو مقیس علیہ بنانا درست نہیں۔۔۔

سوال::: اگر آزاد اور غلام کو جمع کر کے بیچ دیا یا ذبح کی ہوئی اور مردار بکری کو جمع کر کے بیچا تو بیع کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب::: امام اعظم کے نزدیک آزاد اور غلام کو جمع کر کے بیچا یا مردار بکری کو ذبح کی ہوئی بکری کے ساتھ جمع کر کے بیچا تو بیع باطل ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک اگر الگ الگ قیمت بیان کی ہے تو غلام اور ذبح کی ہوئی بکری میں بیع ہو جائے گی لیکن آزاد شخص اور مردار بکری میں بیع باطل ہو گی۔۔۔۔

سوال:: اگر غلام اور مدبر کو جمع کر کے بیچا یا اپنے غلام کو کسی کے غلام کے ساتھ ملا کر بیچ دیا تو بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: آئمہ ثلاثہ((یعنی صاحبین اور امام اعظم)) کے نزدیک غلام اور اپنے غلام میں بیع درست ہو گی جبکہ مدبر اور کسی کے غلام میں بیع درست نہیں ہو گی لیکن امام زفر کے نزدیک دونوں صورتوں میں بیع باطل ہو گی کیونکہ ان کے نزدیک مدبر آزاد کے قائم مقام ہے تو جس طرح آزاد اور غلام کو جمع کر کے بیع کرنے سے باطل ہو گی اسی طرح مدبر اور غلام کو ملا کر بیع نہیں کی جا سکتی۔۔۔

صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ یہاں فساد صرف مدبر میں ہے لہذا اس کی وجہ سے غلام کی بیع باطل نہیں ہوگی۔۔۔

سوال::: امام اعظم نے آزاد اور غلام کی اکٹھی ہونے والی بیع کو باطل قرار دیا جبکہ مدبر اور غلام کی اکٹھی ہونے والی بیع میں غلام کی بیع درست قرار دی،، دونوں میں کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: آزاد شخص اصلا عقد کے تحت شامل نہیں کیونکہ وہ مال نہیں جبکہ مدبر کچھ نہ کچھ مال ہے اگرچہ اس کی بیع نہیں ہوسکتی،، اسی وجہ سے اگر آزاد اور غلام کو ملا کر بیع ہوگی تو باطل ہوگی اگر مدبر اور غلام کو ملا کر بیع کی جائے گی تو غلام میں جائز ہوگی مدبر میں باطل ہوگی۔۔۔

((فصل فی احکام البیع الفاسد))

سوال::: اگر مشتری نے بیع فاسد میں بائع کے حکم سے مبیع پہ قبضہ کیا تو کیا وہ مالک ہوجائے گا؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک مالک نہیں ہوگا اگرچہ وہ قبضہ کرلے کیونکہ شریعت میں اس بیع سے منع کیا گیا ہے لہذا مشتری کو ملکیت حاصل نہیں ہوگی بلکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے مردار کے بدلے کوئی چیز خریدی یا دراہم کے بدلے شراب خریدی ان دونوں صورتوں میں مشتری مبیع کا مالک نہیں ہوتا اسی طرح بیع فاسد میں مشتری مبیع کا مالک نہیں بنے گا۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک اگر مشتری بائع کے حکم سے قبضہ کرے اور عوضین ((یعنی ثمن و مبیع)) مال ہوں تو ملکیت ثابت ہوجائے گی اور قیمت لازم ہوگی۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ بیع کا رکن یعنی ایجاب وقبول عاقل بالغ شخص سے صادر ہوا لہذا ملکیت ثابت ہوجائے گی۔۔۔

امام شافعی کو جواب::: مردار پہ ملکیت اس لیے ثابت نہیں ہوگی کیونکہ وہ مال نہیں ہے اور شراب پہ ملکیت اس لیے ثابت نہیں ہوگی کیونکہ یہ بیع باطل ہوتی ہے اور شراب کی اہانت کا حکم دیا گیا ہے لہذا یہ عوض بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔۔۔

سوال::: بائع کی اجازت سے قبضہ کرنے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اجازت کی دو صورتیں ہیں یا تو بائع صراحت کے ساتھ اجازت دے یا دلالۃً اجازت پائی جائے مثلا مشتری بائع کے سامنے مبیع پہ قبضہ کرے اور وہ نہ روکے۔۔۔

سوال::: بیع فاسد فسخ کرنے کا حق کسے ہے؟؟؟ نیز اس کو فسخ کرنے کی کتنی صورتیں ہیں؟؟؟

جواب::: بائع اور مشتری دونوں کو اسے فسخ کرنے کا حق ہے اس کو فسخ کرنے کی تین صورتیں ہیں:::

(1)مشتری کے قبضے سے پہلے فسخ کر دی جائے تا کہ وہ مالک نہ بن سکے۔۔۔

(2)اگر فساد صلب عقد میں ہو تو مشتری کے قبضے کے بعد بھی بیع کو فسخ کیا جاسکتا ہے مثلاً اگر بیع میں سودی صورت پائی جائے تو اسے قبضے کے بعد بھی فسخ کیا جاسکتا ہے کیونکہ شریعت کا حکم ہے۔۔۔

(3)اگر فساد کسی شرط کی وجہ سے ہے تو عاقدین میں سے وہ شخص جسے اس فساد کی وجہ سے فائدہ ہو رہا ہے وہ اسے فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے۔۔۔

سوال::: مشتری کا بیع فاسد سے خریدی ہوئی چیز کو آگے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اگر مشتری بیع فاسد سے خریدی ہوئی چیز پہ قبضہ کر کے اسے آگے بیچ دیتا ہے تو بیع نافذ ہو جائے گی کیونکہ وہ اس میں تصرف کا حق رکھتا ہے اور یہ مبیع اب بائع اول کو واپس نہیں جا سکتی کیونکہ اس پہ کسی اور کا حق لازم ہو چکا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلی بیع ذات کے اعتبار سے مشروع تھی وصف کے اعتبار سے مشروع نہ تھی((کیونکہ وہ بیع فاسد تھی)) جبکہ دوسری بیع ذات اور وصف دونوں اعتبار سے مشروع تھی لہذا دوسری بیع پہلی کے مقابلے میں قوی ہے اسی وجہ سے اب مبیع بائع اول کو واپس نہیں لوٹائی جا سکتی۔۔۔

سوال::: کسی نے شراب یا خنزیر کے بدلے غلام خریدا اور اس پہ قبضہ کر کے آزاد کر دیا یا آگے بیچ دیا یا کسی کو تحفہ دے دیا تو کیا یہ عمل درست ہو گا؟؟؟

جواب::: جی یہ عمل جائز ہو گا کیونکہ وہ ملکیت کی وجہ سے اس میں تصرف کر سکتا ہے اور اس پہ اس کی قیمت دینا لازم ہو گی اور ان تصرفات کے بعد وہ غلام بائع کو واپس بھی نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جب اس نے غلام پہ قبضہ کر کے اسے آزاد کر دیا تو گویا کہ غلام ہلاک ہو گیا اور جب اس کی آگے بیع کر دی یا کسی کو تحفہ دے دیا تو اس سے کسی اور کا حق متعلق ہو جائے گا لہذا اب بھی بائع کو واپس نہیں مل سکتا۔۔۔۔

اسی طرح اگر مشتری نے غلام کو مکاتب بنا دیا یا اسے رہن پہ رکھ دیا تب بھی بائع واپس نہیں لے سکتا اگر غلام بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آ گیا یا قرضہ ادا کر کے غلام کو رہن سے اٹھا لیا گیا تو پھر بائع کو واپس لوٹایا جا سکتا ہے۔۔۔

سوال::: بیع فاسد میں بائع مبیع کو واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟؟؟

جواب::: اگر بائع ثمن پہ قبضہ کر چکا ہے تو تب تک مبیع واپس نہیں لے سکتا جب تک مشتری کو ثمن واپس نہ کر دے کیونکہ مبیع ثمن کے مقابلے میں ہے،، اگر بائع مر جاتا ہے تو اس کی مبیع کو وراثت میں

تقسیم نہیں کیا جا سکتا البتہ ثمن دے کر واپس لینے کے بعد تقسیم کر دی جائے کیونکہ بائع کی زندگی میں مشتری مبیع کا زیادہ حق دار تھا اسی طرح بائع کے مرنے کے بعد بھی وہ زیادہ حق دار ہو گا۔۔۔

اور بیع فاسد کی وجہ سے مشتری وہی ثمن واپس لے گا جو اس نے بائع کو دیا تھا کیونکہ یہ ثمن اس وقت مغصوب مال کی طرح ہے البتہ اگر ثمن ہلاک ہو گیا تو اس کی مثل لے سکتا ہے۔۔۔

سوال::: اگر مشتری نے بیع فاسد کے ذریعے گھر خرید کر اس میں درخت لگا دیا یا اس کی تعمیر میں مزید اضافہ کر دیا تو کیا اس پہ مبیع کی قیمت لازم ہو گی؟؟؟

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک وہ نئی عمارت توڑ کر گھر بائع کو واپس کر دیا جائے گا دلیل یہ ہے کہ گھر میں نئی عمارت بنانے کی وجہ سے شفعہ کا دعویٰ کرنے والے کا حق ساقط نہیں ہوتا حالانکہ وہ کمزور حق ہے تو بائع کا اس گھر کو واپس لینے کا حق کیسے ساقط ہو سکتا ہے حالانکہ یہ قوی ہے۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک جب مشتری نے گھر میں نئی عمارت بنا دی تو گویا کہ وہ اس میں ہمیشہ رہنے کا ارادہ کر رہا ہے اور اس کو تعمیر پہ بائع کی جانب سے مسلط کیا گیا ہے لہذا بائع کا حق باطل ہو جائے گا اور مشتری پہ قیمت لازم ہو گی۔۔۔

صاحبین کو جواب::: حق شفعہ والے کا حق اس لیے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ اس نے تعمیر کی اجازت ہی نہیں دی اور بائع کا حق اس لیے ساقط ہو گا کیونکہ اس نے تعمیر پہ خود مسلط کیا ہے۔۔۔

سوال::: بیع فاسد سے حاصل ہونے والے مبیع اور ثمن سے حاصل کیا گیا نفع پاک ہو گا؟؟؟

جواب::: اگر کسی نے بیع فاسد میں لونڈی خریدی اور مشتری نے لونڈی پہ اور بائع نے ثمن پہ قبضہ کر لیا پھر دونوں نے آگے اپنے اپنے عوض سے نفع کمایا تو مشتری کا حاصل کردہ نفع پاک نہ ہو گا اسے صدقہ کرنا ہو گا کیونکہ باندی متعین کرنے سے متعین ہو جاتی ہے اور اس میں خبث پایا جا رہا ہے لہذا اس سے حاصل کیا گیا نفع درست نہیں،، ثمن متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتا لہذا اس سے حاصل کیا گیا نفع جائز ہے،، یہ تفصیل تب ہے جب خبث ملک کے فساد کی وجہ سے ہو البتہ اگر یہ خبث ملک کے نہ ہونے کی وجہ سے ہو مثلاً مغصوبہ باندی یا مغصوب درہم کو آگے بیچ کر نفع کمایا تو اس صورت میں باندی میں حقیقی طور پر خبث پایا جائے گا کیونکہ وہ متعین کرنے سے متعین ہو جاتی ہے اور ثمن میں خبث کا شبہ ہو گا کیونکہ وہ متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتا لہذا دونوں سے حاصل کردہ نفع صدقہ کرنا ہو گا۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے دوسرے پہ مال کا دعویٰ کر دیا اور مدعی علیہ نے اس کو تسلیم کر کے مال ادا کر دیا لیکن بعد میں مدعی اور مدعی علیہ کا اس بات پہ اتفاق ہو گیا کہ مدعی علیہ پہ کچھ بھی لازم نہ تھا تو کیا مدعی علیہ نے جو مال مدعی کو دیا تھا اس سے حاصل ہونے والا نفع مدعی کے لیے جائز ہو گا???

جواب::: جی ہاں،، کیونکہ یہاں درہم و دینار سے نفع کمایا گیا ہے اور یہ متعین کرنے سے متعین ہونے نہیں ہوتے اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ ان دراہم و دینار میں خبث ملک کے فساد کی وجہ سے آیا تھا نہ کہ عدم ملک کی وجہ سے،، اگر عدم ملک کی وجہ سے فساد آتا تب یہ نفع ناجائز ہوتا۔۔۔

((فصل فیما یکرہ))

سوال::: نجش کی شرعی حیثیت اور تعریف بیان کریں۔۔۔

جواب::: نجش یہ ہے کہ کوئی شخص خود خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن اس کی قیمت زیادہ لگا دیتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اسے مہنگا خریدے،، اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔۔۔

سوال::: سوم علی السوم سے کیا مراد ہے???

جواب::: دو شخص آپس میں سودا کر رہے ہیں اور متعین قیمت پہ راضی ہو گئے ہیں لیکن کوئی تیسرا بندہ آکر بائع سے سودا کرنے لگ جائے اسے ""سوم علی السوم"" کہتے ہیں اور اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پہ سودا نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیغام پہ نکاح کا پیغام نہ بھیجے""۔۔۔

سوال::: تلقی جلب سے کیا مراد ہے نیز یہ کب مکروہ ہو گا???

جواب::: تلقی جلب سے مراد ہے کہ کوئی سوداگر سامان لے کر شہر میں آرہا ہے اور شہر کا ایک آدمی شہر سے باہر اس سے ملاقات کرلے اور سستے داموں میں خریدلے تاکہ شہر میں مہنگا بیچ کر نفع کما سکے۔۔۔

یہ تب مکروہ ہو گا جب یہ عمل اہل شہر کے لیے نقصان دہ ہے یعنی شہر میں قحط پھیلا ہوا ہے اور وہ شہر میں مہنگا کر کے بیچ رہا ہے،، یا تب مکروہ ہو گا جب شہر والوں کو تو کوئی نقصان نہ ہو البتہ وہ شہر کا ریٹ سوداگر پہ ظاہر نہ کرے اگر سوداگر کو شہر کا ریٹ بتا دے اور پھر اس سے خریدے تو یہ مکروہ نہ ہو گا۔۔۔

سوال::: شہری کی دیہاتی سے بیع کب مکروہ ہے???

جواب::: جب شہر میں قحط ہو اور شہر کا کوئی شخص دیہات والوں کو مہنگا سامان بیچے تو اس صورت میں یہ مکروہ ہے کیونکہ اس میں شہر والوں کا نقصان ہے۔۔۔

سوال::: جمعہ کی پہلی اذان کے بعد بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: جمعہ کی پہلی اذان کے بعد بیع کرنا مکروہ ہے کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے ""وذروا البیع"" یعنی خرید و فروخت چھوڑ دو،، دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر اذان کے بعد بیع میں مصروف رہے گا تو جمعہ کی طرف سعی کرنے میں خلل واقع ہوگا لہذا یہ مکروہ ہے۔۔۔

سوال::: کیا مذکورہ بالا مکروہ بیوع ((نجش، تلقی جلب، بیع الحاضر للبادی، جمعہ کی اذان کے بعد بیع وغیرہ)) بیع کو فاسد کر دیتی ہیں؟؟؟

جواب::: جی نہیں کیونکہ یہاں فساد اصل عقد میں نہیں اور نہ ہی عقد کی شرائط میں ہے فساد محض چند خارجی وجوہات کی بناء پہ ہے۔۔۔

سوال::: بیع من یزید کی تعریف اور حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: بولی لگا کر کی جانے والی بیع ""بیع من یزید"" کہلاتی ہے اور یہ جائز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ اور چادر کو اسی طور پہ بیچا تھا، عقلی دلیل یہ ہے کہ اس میں فقیر کا زیادہ فائدہ ہے کیونکہ وہ اپنی چیز اس شخص کے ہاتھوں بیچے گا جو زیادہ قیمت لگائے گا۔۔۔

سوال::: دو چھوٹے غلام جو ذی رحم ہوں ان میں جدائی کروانے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: جو شخص دو چھوٹے غلاموں کا مالک بنے اور وہ دونوں آپس میں ذی رحم ہوں یا ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا ہو تو وہ ان میں جدائی نہ کروائے دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دو چھوٹے غلام تحفہ دیئے پھر دریافت فرمایا کہ ان کے ساتھ کیا کیا؟؟؟ مولا علی نے عرض کی کہ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" اس کو واپس لو اس کو واپس لو""۔۔۔

دلیل عقلی یہ ہے کہ چھوٹا غلام بڑے سے مانوس ہوتا ہے اور بڑا اس کی نگرانی کرتا ہے تو اگر ان کو جدا کیا گیا انہیں تکلیف ہوگی لہذا اس سے منع کیا گیا ہے۔۔۔

سوال::: کس اصول کی بنیاد پہ دو غلاموں میں تفریق کرنا جائز نہیں؟؟؟

جواب::: وہ دونوں رشتہ دار ہوں ذی رحم محرم ہوں اور ایک ہی شخص کی ملکیت میں ہوں تب جدا کرنا ناجائز ہے اگر صرف رشتہ دار ہوں یا صرف ذی رحم ہوں تو جدا کرنا جائز ہے،، اسی طرح میاں بیوی کو بھی

جدا کرنا جائز ہے کیونکہ نص صرف ذی رحم رشتہ دار کے بارے میں وارد ہوئی ہے،، البتہ اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو جنایت کے طور پر دے دیا جائے یا قرض چکانے کے لیے کسی کو دے دیا جائے تو پھر جدائی جائز ہو گی کیونکہ آقا اپنے اوپر سے ضرر دفعہ کر رہا ہے جس کی اسے اجازت ہے۔۔۔

سوال::: اگر دور شتہ دار اور ذی رحم غلاموں میں سے کسی ایک کو بیچ دیا تو کیا یہ عقد جائز ہو گا؟؟؟

جواب:::

امام ابو یوسف کا مؤقف اور دلیل::: ان کی دو آراء ہیں،، اگر ان دونوں میں ولادت والی قرابت ہو ((یعنی ماں بیٹا یا باپ بیٹا ہوں)) تو عقد جائز نہیں دوسری رائے ہے کہ کسی بھی قسم کی قرابت ہو تو جائز نہیں،، دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ""جس نے ماں اور اس کی اولاد میں جدائی ڈالی اللہ قیامت کے دن اس کے اور اس کے محبوب کے درمیان تفریق کروادے گا""۔۔۔۔

طرفین کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک یہ عقد اگرچہ مکروہ ہے لیکن جائز ہو گا کیونکہ بیع کا رکن عاقل و بالغ سے صادر ہوا ہے اور اصل عقد میں کوئی خرابی بھی نہیں ہے کراہت صرف خارجی وجہ کی بنیاد پہ ہے۔۔۔۔

البتہ اگر دونوں غلام بڑے ہیں تو جدائی کروانے میں بالاتفاق کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ماریہ اور سیرین کے درمیان جدائی کروائی دی حالانکہ وہ دونوں لونڈیاں بہنیں تھیں۔۔۔

((باب الاقالہ))

سوال::: اقالہ کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: مشتری مبیع خریدنے کے بعد نادم ہوا کہ اسے نہیں خریدنی چاہئے تھی پھر وہ بائع کو واپس کردے اور بائع اسے ثمن لوٹادے تو یہ اقالہ ہو گا اسی طرح اگر بائع کوئی چیز بیچ کر نادم ہوا اور وہ مشتری کو ثمن واپس کردے پھر مشتری مبیع واپس کردے تو یہ اقالہ ہو گا۔۔۔۔

سوال::: اقالہ کی شرعی حیثیت بیان کریں۔۔۔

جواب::: بیع میں اقالہ جائز ہے لیکن یہ اتنی ہی قیمت میں ہو گا جتنی بائع نے لی ہے کمی یا زیادتی ہوئی تو جائز نہیں مثلاً مشتری نے دو ہزار میں موبائل خریدا اب بائع دو ہزار دینے کی بجائے پندرہ سو میں اقالہ کر رہا ہے تو یہ صورت ناجائز ہو گی۔۔۔

اقالہ کے جائز ہونے پہ دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""جس نے اپنی بیع پہ نادم ہونے والے کے ساتھ اقالہ کیا تو اللہ قیامت کے دن اس کی لغزشوں کو معاف کردے گا"" ،، عقلی دلیل یہ ہے کہ عقد بائع ومشتری دونوں کا حق ہے لہذا وہ ضرورت کی وجہ سے اسے ختم بھی کر سکتے ہیں۔۔۔

سوال::: آئمہ ثلاثہ((امام اعظم،امام ابو یوسف اور امام محمد)) کے نزدیک اقالہ کا کیا مطلب ہے؟؟؟

جواب:::

امام اعظم::: ان کے نزدیک اقالہ بائع اور مشتری کے درمیان ہونے والی بیع کا فسخ کرنے کا نام ہے اگر فسخ کرنا ممکن نہ ہو تو اقالہ باطل ہے،، دلیل یہ ہے کہ اقالہ کا مطلب اٹھانا اور فسخ کرنا ہے لہذا اسے حقیقی معنی پہ محمول کیا جائے گا۔۔۔

امام ابو یوسف::: ان کے نزدیک اقالہ ایک جدید بیع ہے کیونکہ بائع اور مشتری ثمن اور مبیع کا مالک بننے کے بعد دوبارہ ایک دوسرے سے تبادلہ کرتے ہیں اور یہی بیع کی تعریف ہے لہذا ثابت ہوا اقالہ ایک جدید بیع ہے۔۔۔

امام محمد::: ان کے نزدیک اقالہ کرنا بیع کو فسخ کرنا ہے اگر فسخ نہ ہو سکے تو یہ ایک جدید بیع ہے اگر جدید بیع بھی نہیں تو پھر اقالہ باطل ہے،، دلیل یہ ہے کہ اقالہ کا معنی فسخ کرنا ہے پہلے پہل اسے حقیقی معنی پہ محمول کیا جائے گا اگر ممکن نہ ہو تو پھر محتمل معنی پہ محمول ہوگا اور وہ محتمل معنی""جدید بیع""ہے اگر یہ معنی بھی نہ ہو تو پھر اقالہ باطل ہے۔۔۔

سوال::: کیا ثمن کی ہلاکت سے اقالہ پہ کوئی اثر پڑتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں البتہ مبیع ہلاک ہو گئی تو اقالہ درست نہیں ہوگا کیونکہ اصل چیز مبیع کی واپسی ہے اور وہ متعین کرنے سے متعین ہو جاتی ہے لہذا جب وہ نہیں رہے گی تو اقالہ بھی نہیں ہوگا۔۔۔

البتہ اگر دونوں جانب سامان ہو یعنی چاول کو گندم کے بدلے بیچ دیا جائے تو چونکہ دونوں چیزیں مبیع بن سکتی ہیں لہذا ان میں سے اگر ایک مبیع ہلاک ہو جاتی ہے تب بھی اقالہ جائز ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا بعض مبیع کے ہلاک ہونے کے بعد بقیہ مبیع میں اقالہ درست ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، کیونکہ اقالہ اتنی ہی مبیع میں ہو رہا ہے جتنی موجود ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔

((باب المرابحۃ والتولیۃ))

سوال::: مرابحہ اور تولیہ کی تعریف مع شرعی حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: جتنی قیمت پہ چیز خریدی اس پہ نفع لے کر چیز کو آگے فروخت کرنا مرابحہ کہلاتا ہے اور بغیر نفع لیے چیز کو آگے بیچنا تولیہ کہلاتا ہے اور دونوں بیوع جائز ہیں کیونکہ بیع کی تمام شرائط پائی جا رہی ہیں،، اس کے علاوہ حدیث پہ بطور دلیل موجود ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اونٹ کے بارے میں بیع تولیہ کی۔۔۔

سوال::: مرابحہ اور تولیہ کی بیع میں مبیع کس طرح کی ہونی چاہیے ؟؟؟

جواب::: مبیع مثلی چیز ہونی چاہیے یعنی اس جیسی کوئی چیز اس دنیا میں ہونی چاہیے مثلا چاول وغیرہ،، وہ چیز جو مثلی نہ ہو مثلا گھوڑا وغیرہ تو اس کی بیع تولیہ اور مرابحہ درست نہ ہو گی ((گھوڑا مثلی اشیاء میں سے نہیں ہے کیونکہ ایک گھوڑے جیسا گھوڑا پوری دنیا میں نہیں پایا جا سکتا اسی طرح بقیہ جانور بھی غیر مثلی ہیں))۔۔۔

سوال::: جن کاموں کے ذریعے مبیع میں بڑھوتری ہوتی ہے کیا ان کی اجرت مبیع کے ثمن میں شامل کی جا سکتی ہے ؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، مثلا 100 روپے میں کپڑا خریدا پھر 50 روپے کا رنگ کروایا تو بائع بیع مرابحہ اور تولیہ کرتے وقت کہہ سکتا ہے کہ مجھے یہ کپڑا 150 روپے میں پڑا ہے کیونکہ یہ چیز عرف عام میں جاری ہے۔۔۔

ایک بات کا لحاظ رکھنا ہو گا کہ مشتری کو قیمت بتاتے وقت یوں کہے گا کہ مجھے یہ کپڑا 150 میں پڑا ہے یہ نہ کہے کہ 150 میں خریدا ہے ورنہ جھوٹ ہو جائے گا۔۔۔

سوال::: اگر مشتری کے ساتھ بیع مرابحہ یا تولیہ میں دھوکہ ہوا تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب::: اس مسئلہ میں تینوں آئمہ کا اختلاف ہے:::

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک اگر بیع مرابحہ میں مشتری کے ساتھ خیانت ہوئی تو مشتری کو اختیار ہے چاہے تو بیع فسخ کر دے یا پوری قیمت میں مبیع خرید لے،، البتہ اگر تولیہ میں خیانت ہوئی تو جتنے روپے کی خیانت کی تھی اتنے روپے کم کر دے مثلا دس روپے کی چیز کو پندرہ میں بیچ دیا تو پتا چلنے پر پانچ روپے کم کر کے 10 روپے میں لے لی جائے گی کیونکہ اگر پیسے کم نہ کیے گئے تو یہ بیع تولیہ نہیں رہے گی۔۔۔

امام ابو یوسف کا مؤقف اور دلیل::: امام ابو یوسف کے نزدیک دھوکہ ہونے کی صورت میں دونوں بیوع میں اتنے پیسے کم کر دیے جائیں گے جتنا دھوکہ ہوا ہے کیونکہ بائع نے تولیہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ پہلی قیمت پہ بیچتا ہوں اور مرابحہ کرتے ہوئے کہا تھا پہلی قیمت پہ مرابحہ کرتا ہوں تو چونکہ اس نے جھوٹ بولا لہذا جتنا جھوٹ بولا اتنے پیسے کم ہوں گے۔۔۔۔

امام محمد کا مؤقف اور دلیل::: امام محمد کے نزدیک کسی بھی بیع میں پیسے کم نہیں کیے جائیں گے بلکہ دونوں بیوع میں مشتری کو اختیار ہے چاہے تو مبیع خرید لے یا بیع فسخ کر دے کیونکہ عقد میں مقرر کردہ قیمت کا اعتبار ہوتا ہے اور مشتری اس پہ راضی ہے،، تولیہ اور مرابحہ کا نام محض ترغیب کے لیے اگر ان کا وجود نہ بھی رہے تو فرق نہیں پڑتا لہذا پیسے کم نہیں ہوں گے مشتری کو لینے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔۔

سوال::: وہ عبد ماذون جو قرضے میں گھرا ہوا ہے اگر وہ دس درہم کا کپڑا خرید کر آقا کو پندرہ درہم میں بیچے تو آقا کتنے مرابحہ پہ وہ کپڑا آگے بیچ سکتا ہے؟؟؟

جواب::: آقا دس درہم کے مرابحہ سے آگے بیچ سکتا ہے اگرچہ اس نے غلام سے پندرہ درہم میں خریدا ہے،،وجہ یہ ہے کہ غلام آقا کی ملکیت ہے جو پانچ درہم اس نے نفع کمایا ہے وہ پیسے بھی آقا کے ہی ہیں گویا کہ غلام نے آقا کو دس دراہم میں بیچا،، آقا اور غلام میں چونکہ بیع نہیں ہوتی لیکن یہاں بیع کا شبہ ہے کیونکہ غلام قرضے کی وجہ سے قرض خواہوں کو دے دیا گیا ہے لیکن حقیقت میں وہ غلام آقا کا ہی ہے لہذا شبہ کی وجہ سے بیع جائز ہوگی۔۔۔۔

سوال::: کسی شخص نے باندی خریدی لیکن وہ کانی ہوگئی یا وہ ثیبہ تھی اور اس نے اس کے ساتھ وطی کر لے تو کیا اس چیز کو بیان کیے بغیر مرابحہ کر سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں بیان کیے بغیر مرابحہ کر سکتا ہے کیونکہ ایک آنکھ سے کانا ہونا وصف ہے اور وصف ثمن کے مقابلے میں نہیں آتا اور دوسری صورت میں وہ لونڈی چونکہ پہلے سے ہی ثیبہ تھی لہذا وطی کرنے کی وجہ سے ثمن میں کمی نہیں ہوئی جس کی وجہ ان چیزوں کو بیان کیے بغیر مرابحہ کر سکتا ہے البتہ اگر بائع نے خود باندی کی آنکھ پھوڑی یا کسی نے پھوڑی اور بائع نے تاوان لے لیا تو اب مرابحہ کرتے وقت اس چیز کو بیان کرنا ضروری ہوگا کیونکہ بائع اس وصف کی وجہ سے تاوان کی صورت میں ثمن لے چکا ہے۔۔۔

اسی طرح اگر لونڈی باکرہ تھی لیکن اس نے وطی کر کے ثیبہ کر دی تو اب بھی مرابحہ میں اس چیز کو بیان کرنا ہوگا کیونکہ اس سے لونڈی کی قیمت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے کپڑا خریدا اور اسے چوہے نے کاٹ دیا یا آگ سے جل گیا تو کیا اس عیب کو بیان کیے بغیر مرابحہ کر سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی کر سکتا ہے کیونکہ یہ عیب بائع کے اپنے فعل کی وجہ سے پیدا نہیں ہوا البتہ اگر وہ عیب بائع کے فعل کی وجہ سے پیدا ہو مثلا کپڑا کھولتے یا لپیٹتے وقت پھٹ گیا ہو تو پھر مرابحہ کرتے ہوئے اس عیب کو بیان کرنا ضروری ہو گا۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے ہزار روپے میں ادھار بیع کے ساتھ غلام خریدا اور 1100 روپے میں مرابحہ کے طور پر بیچ دیا اور یہ نہیں بتایا کہ میں نے ادھار خریدا تھا جب مشتری کو یہ ادھار والی بات کا علم ہو گا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: مشتری کو اختیار ہے چاہے تو غلام رکھ لے یا واپس بیچ دے کیونکہ بائع نے ایک ہزار روپے میں غلام بھی خریدا تھا اور ((ادھار کی وجہ سے)) مدت بھی خریدی تھی جبکہ مشتری کو وہ گیارہ سو روپے میں صرف غلام بیچ رہا ہے تو گویا کہ یہ ایک دھوکہ ہے لہذا مشتری واپس کرنے کا حق رکھتا ہے۔۔۔۔

بیع تولیہ کی صورت میں بھی یہی حکم ہو گا یعنی ایک ہزار میں ادھار خرید کر ایک ہزار میں تولیہ کرتے ہوئے بیچا اور مشتری کو پتا چل گیا کہ بائع نے ادھار خریدا تھا تو وہ واپس کر دے یا رکھ لے۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے یوں تولیہ کیا کہ یہ چیز جتنے میں مجھے پڑی ہے اتنے میں تمہیں بیچتا ہوں،، اس بیع کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب::: یہ بیع فاسد ہے کیونکہ مشتری کو معلوم ہی نہیں کہ بائع کو کتنے میں پڑی ہے البتہ اگر مجلس ختم ہونے سے پہلے بائع قیمت بتا دے تو مشتری کے لیے لینے یا نہ لینے کا اختیار ہو گا کیونکہ گویا کہ یہ نئے سرے سے بیع شروع ہو رہی ہے لیکن اگر مجلس کے ختم ہونے کے بعد بتایا تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا بیع فاسد ہی رہے گی۔۔۔۔

((فصل))

سوال::: منقولی ((ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والی)) چیز کو قبضہ کیے بغیر آگے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اس طرح کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا،، عقلی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے بائع کے پاس مبیع ہلاک ہو جائے اور مشتری آگے بیع کر چکا ہو تو وہاں وہ کیا دے گا؟؟؟ اس لیے قبضہ کیے بغیر یوں بیع کرنا جائز نہیں۔۔۔

سوال::: غیر منقولی چیز ((مثلا زمین)) کو قبضہ کیے بغیر آگے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

امام محمد کا مؤقف اور دلیل::: امام محمد حدیث کو مطلقا مانتے ہوئے اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔۔۔

شیخین کا مؤقف اور دلیل::: شیخین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ بیع عاقل بالغ شخص سے صادر ہورہی ہے اور غیر منقولی چیز میں ہلاکت کا اندیشہ نہیں ہوتا۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے مکیلی یا موزونی چیز کو وزن کرکے خریدا تو کیا مشتری کے لیے وزن کیے بغیر آگے بیچنا جائز ہے؟؟؟

جواب::: مشتری اول کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ مکیلی یا موزونی چیز خریدے تو مشتری ثانی کے لیے الگ سے اس کے سامنے دوبارہ وزن کرے تاکہ اس کی تسلی ہوجائے،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکیلی یا موزونی چیز سے منع فرمایا جب تک اس میں بائع اور مشتری کا صاع جاری نہ ہوجائے،، حاصل کلام یہ ہے کہ مشتری اول کے لیے مشتری ثانی کے سامنے دوبارہ وزن کرنا ضروری ہے ورنہ بیع جائز نہیں ہوگی۔۔

سوال::: ثمن پہ قبضہ کرنے سے پہلے اس میں تصرف کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: جائز ہے اگرچہ ثمن ابھی تک بائع کے حوالے نہیں ہوا لیکن وہ ملکیت کی وجہ سے اس میں تصرف کرسکتا ہے۔۔۔۔

سوال:::مشتری کا ثمن میں اضافہ کرنے، بائع کا مبیع میں اضافہ کرنے اور بائع کا ثمن میں کمی کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::ایسا کرنا جائز ہے البتہ اس کمی وزیادتی کو اصل عقد میں شمار کیا جائے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔۔۔

امام شافعی اور امام زفر کا مؤقف:::ان کے نزدیک یہ کمی وبیشی اصل عقد کے ساتھ شمار نہیں ہوگی کیونکہ جب مشتری نے بیع کی تو مبیع اس کی ملکیت میں داخل ہوگئی اب اگر وہ ثمن میں اضافہ کرتا ہے تو یہ اضافہ شدہ ثمن چونکہ اس کی ملکیت میں ہوتا ہے لہذا ملکیت کا ملکیت ((یعنی مبیع)) کا عوض بننا لازم آئے گا اور یہ درست نہیں لہذا اس کمی وزیادتی کو احسان اور ہبہ مانا جائے گا اس کو اصل عقد میں شمار نہیں کرسکتے۔۔۔۔

آئمہ احناف کا مؤقف اور دلیل:::ان کے نزدیک یہ کمی زیادتی اصل عقد میں شمار ہوگی دلیل یہ ہے کہ بیع کے بعد جب ثمن میں کمی یا زیادتی کی جائے گی تو بیع ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف منتقل ہوجائے گی،، بائع اور مشتری کو سرے سے بیع ختم کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے تو بیع کو ایک صفت سے دوسری صفت میں منتقل کرنے کا حق بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگا لہذا یہ کمی زیادتی اصل عقد میں ہی شمار ہوگی گویا کہ عقد اتنے ہی ثمن پہ واقع ہوا ہے۔۔۔۔

سوال:::اگر کسی نے نقد ثمن کے ساتھ چیز خریدنا چاہی لیکن ثمن ادا کرنے کے لیے تھوڑی مدت مانگی تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟؟؟

جواب:::اگر مدت معلوم ہے تو ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ ثمن لینا بائع کا حق ہے اور بائع ثمن کو بلکل معاف کر سکتا ہے تو ثمن کو ایک وقت تک ادا کرنے کی مہلت دینا بدرجہ اولیٰ اس کے اختیار میں ہے یہ جائز تب ہے جب مدت معلوم ہے البتہ اگر مدت معلوم ہو تو دو صورتیں بنیں گی:::

(1)یہ جہالت فاحشہ ہو مثلا یہ کہنا کہ جب ہوا چلے گی تب ادا کروں گا ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔۔۔

(2)یہ جہالت متقاربہ ہو مثلا یوں کہنا کہ کھیتی کاٹ کر ثمن ادا کر دوں گا یہ صورت جائز ہے۔۔۔۔

سوال:::اگر صاحب دین""مدیون""کو مہلت دیدے تو کیا دین مؤخر ہو جائے گا؟؟؟

جواب:::جی ہاں دین مؤخر ہو جائے گا اور مدت سے پہلے صاحب دین اپنے دین کا تقاضا نہیں کر سکتا مثلا بائع نے مشتری کو ثمن ادا کرنے کے لیے کچھ وقت تک کی مہلت دی تو اب وقت سے پہلے نہیں مانگ سکتا البتہ قرض مؤخر کرنے سے مؤخر نہیں ہوگا قرض خواہ جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے کیونکہ قرض کے معاملے میں وقت متعین کرنا درست نہیں وجہ یہ ہے قرض بطور احسان دیا جاتا ہے اور رقم کے بدلے رقم دینی ہوتی ہے اور احسان میں مدت معین نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

((باب الربا))

سوال:::ربا کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::ربا کا لغوی معنی ہے""زیادتی""

اصطلاح میں وہ زیادتی جس کے مقابلے میں کوئی عوض نہ ہو""ربا""کہلاتی ہے۔۔۔

سوال:::مکیلی اور موزونی چیز کی بیع میں کب ربا پایا جائے گا؟؟؟نیز ربا کی علت بیان کریں۔۔۔

جواب:::جب مکیلی یا موزونی چیز کو اس کی جنس کے ساتھ کمی بیشی کے ساتھ بیچا جائے تو یہ ربا ہوگا۔۔۔۔

احناف کے نزدیک ربا کی علت""قدر مع الجنس""ہے۔۔۔

سوال:::شوافع کے نزدیک ربا کی علت بیان کریں۔۔۔

جواب:::امام شافعی کے نزدیک کھانے والی چیز ہونا علت ہے یعنی جتنی کھانے والی چیز ہوں گی ان میں سود متحقق ہو سکتا ہے اور دوسری علت ثمنیت ہے یعنی جن چیزوں کے ذریعے قیمت ادا کی جاتی ہے مثلا:::دراہم و دینار وغیرہ ان میں سود متحقق ہوگا۔۔۔۔

سوال:::: احناف کی بیان کی گئی سود کی علت کا استنباط کہاں سے کیا گیا ہے؟؟؟

جواب:::: احناف کی علت کو اس حدیث پاک ""الحنطة بالحنطة مثلا بمثل ید ابید"" سے نکالا گیا ہے اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھ چیزیں گنوائی ہیں کہ ان کو ان کی جنس کے ساتھ برابر برابر بیچا جائے گا اگر کمی بیشی ہوئی تو یہ سود ہوگا۔۔۔۔

حدیث مبارکہ میں مماثلت کو بیان کیا گیا ہے کہ دونوں چیزوں میں مماثلت ہونی چاہیے اور مماثلت کی دو صورتیں ہیں::::

(1)ذات کے اعتبار سے مماثلت

یعنی دونوں چیزیں وزن میں برابر ہوں۔۔۔۔

(2)معنی کے اعتبار سے مماثلت

یعنی دونوں چیزوں کی ایک ہی جنس ہو۔۔۔۔

سوال:::: اگر کھجور کی کھجور کے بدلے بیع کی جائے لیکن ایک طرف کی کھجور اعلیٰ ہو دوسری ادنی ہو البتہ وزن دونوں میں برابر ہوں تو کیا یہ بھی سود ہوگا؟؟؟

جواب:::: جی نہیں،، کیونکہ عرف میں اعلی یا ادنی ہونے کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ وزن کا اعتبار کیا جاتا ہے لہذا یہ بیع جائز ہوگی۔۔۔۔

سوال:::: مٹھی بھر گندم کو دو مٹھی گندم کے بدلے اور ایک سیب کو دو سیبوں کے بدلے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::::

احناف کا مؤقف اور دلیل:::: احناف کے نزدیک ایک مٹھی کو دو مٹھی کے بدلے بیچنا جائز ہے کیونکہ اتنی مقدار والی چیز کی کوئی اہمیت نہیں لہذا یہ حرام نہیں البتہ اگر نصف صاع کی مقدار ہو تو پھر کمی بیشی کرنا سود کے زمرے میں آئے گا ایک مٹھی یا دو مٹھی کا اعتبار نہیں۔۔۔۔

ایک سیب کی دو سیب کے بدلے بیع اس لیے جائز ہے کیونکہ یہ عددی چیز ہے جبکہ ہماری سود کی علت ""جنس مع القدر"" ہے۔۔۔۔

شوافع کا مؤقف اور دلیل:::: شوافع کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک سود کی علت کھانے والی چیز ہونا یا اس کا ثمن بننے کی صلاحیت ہونا ہے۔۔۔۔

سوال:::: اگر ثمن اور مبیع میں سود والی علت نہ پائی جائے تو کیا ان کو کمی بیشی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں؟؟؟

جواب:::احناف کے نزدیک اگر سود والی علت ((جنس مع القدر)) نہ پائی جائے تو کمی بیشی اور ادھار دونوں جائز ہیں کیونکہ حرام کی علت موجود نہیں،،اگر ان دونوں اوصاف میں سے کوئی ایک وصف پایا گیا مثلا دونوں ہم جنس ہیں تو کمی بیشی کے ساتھ بیچنا جائز ہے البتہ ادھار حرام ہے کیونکہ ایک علت پائی جا رہی ہے۔۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ نقد اور ادھار بیع کی قیمت میں فرق ہوتا ہے((یعنی چیز نقد لیں گے تو اس کی قیمت کم ہوگی ادھار لیں گے تو زیادہ ہوگی))اور کمی زیادتی کی وجہ سے یہاں سود کا شبہ پایا جا رہا ہے لہذا ایک علت پائے جانے کی وجہ سے ادھار حرام ہوگا۔۔۔

شوافع کا مؤقف اور دلیل:::شوافع کے نزدیک اگر وہ چیز کھانے والی اور ثمنیت والی نہ ہو تو صرف ایک جنس کا پایا جانا ادھار کو حرام نہیں کرے گا دلیل یہ ہے کہ جس چیز میں طعمیت اور ثمنیت والی علت نہیں پائی جاتی تو اس کو کمی بیشی کے ساتھ ((عند الشوافع)) بیچنا جائز ہے((حالانکہ یہ حقیقتاً ربا ہے)) تو جہاں ربا کا محض شبہ ہو مثلا ادھار تو وہاں بدرجہ اولی بیع جائز ہوگی۔۔۔

سوال:::کسی چیز کے کیلی یا موزونی ہونے کے بارے اصول بیان کریں۔۔۔

جواب:::طرفین کے نزدیک وہ اشیاء جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کیلی تھیں وہ قیامت تک کیلی ہی رہیں گی اگرچہ اب لوگ ان چیزوں کا وزن کرکے دیتے ہوں مثلا:::گندم،جو نمک وغیرہ،،ان میں کیل کے اعتبار سے کمی بیشی کا اعتبار کیا جائے گا اور جو چیزیں موزونی تھیں وہ قیامت تک موزونی ہی رہیں گی اگرچہ وہ اب کیلی ہوگئی ہوں مثلا سونا چاندی،،ان میں کمی بیشی کا اعتبار وزن کے حساب سے ہوگا،،اور وہ چیزیں جن کے بارے میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی وہ لوگوں کی عادت کے مطابق کیلی یا موزونی مانی جائیں گی۔۔۔

امام ابو یوسف کے نزدیک چیزیں چاہے منصوص علیہ ہوں یا غیر منصوص علیہ سب میں لوگوں کے عرف کا اعتبار ہوگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس زمانے کے عرف کا اعتبار کیا جاتا تھا جبکہ آج کے زمانے میں آج کے عرف کا اعتبار ہوگا۔۔۔

سوال:::جس چیز کو رطل کے ذریعے ماپ کر بیچا جائے وہ کیلی کہلائے گی یا موزونی؟؟؟

جواب:::وہ چیز موزونی کہلائے گی کیونکہ رطل کا برتن وزن کے حساب سے بنایا جاتا ہے اس کے برعکس کوئی برتن جسے وزن کے حساب سے نہ بنایا گیا ہو تو اس کے ذریعے ماپی جانے والی چیز کیلی کہلائے گی۔۔۔۔

سوال:::اگر موزونی چیز((مثلادرہم ودینار)) کو کسی ایسے برتن میں ڈال کر بیچیں جس کا وزن معلوم نہ ہو اور اسی کی مثل برتن کے بدلے بیچیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہوگا???

جواب:::جی نہیں کیونکہ یہاں کمی بیشی کا احتمال موجود ہے----

سوال:::وہ عقد صرف جو جنس ثمن((مثلادرہم ودینار))وغیرہ پہ ہو اس میں کیا چیز ضروری ہے???

جواب:::اگر عوضین ایک ہی جنس کے ہوں تو ان میں برابری ضروری ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ نقد ہونے چاہیے اور اسی مجلس میں قبضہ بھی ہونا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" چاندی چاندی کے بدلے ہاتھوں ہاتھ ہو"" اگر دونوں کی جنس مختلف ہے مثلا سونے کو چاندی کے بدلے بیچا جا رہا ہے تو ہاتھوں ہاتھ یہ بیع ہونی چاہیے اور اسی مجلس میں قبضہ بھی ہونا چاہیے یہاں کمی بیشی کی اجازت ہے کیونکہ جنس ایک نہیں ہے-----

سوال:::وہ عقد جو جنس ثمن کی بجائے کسی اور چیز پہ ہو تو کیا اس میں بھی مجلس میں قبضہ کرنا شرط ہے???

جواب::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل:::امام شافعی کے نزدیک ثمن کے علاوہ کسی چیز پہ عقد ہو تو اس میں بھی مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" ید ابید""-----

احناف کا مؤقف اور دلیل:::احناف کے نزدیک اگر کوئی چیز ثمن نہ ہو تو وہ متعین کرنے سے متعین ہو جاتی ہے لہذا اس پہ قبضہ کرنا شرط نہیں،، ثمن پہ قبضہ کرنا اس لیے شرط ہے کیونکہ وہ متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتا----

سوال:::ایک انڈے کی دو انڈوں کے بدلے اور ایک کھجور کی دو کھجوروں کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے???

جواب:::احناف کے نزدیک جائز ہے کیونکہ یہ چیزیں کیلی یا موزونی نہیں بلکہ عددی ہیں جبکہ امام شافعی کے نزدیک ناجائز ہے کیونکہ ان کے ہاں سود کی علت طعمیت ہے تو چونکہ انڈہ بھی کھائے جانے والی چیزوں میں سے ہے لہذا ایک کے بدلے دو کو بیچنا جائز نہیں----

سوال:::اگر دونوں جانب فلوس متعین ہوں تو کیا ایک فلس کو دو فلوس کے بدلے بیچنا جائز ہے???

جواب:::

شیخین کا مؤقف اور دلیل::: شیخین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ فلس پیدائشی طور پر ثمن نہیں ہے بلکہ لوگوں کے بنانے سے بنا ہے تو اگر بائع اور مشتری باہم رضامندی سے اس کی ثمنیت کو ختم کریں اور دونوں جانب

کے فلوس متعین ہوں تو یہ عددی کے قائم مقام ہوگا لہذا ایک فلس کو دو فلوس کے بدلے بیچنا جائز ہے۔۔۔۔

امام محمد کا مؤقف اور دلیل:::امام محمد کے نزدیک ناجائز ہے کیونکہ اسے لوگوں نے ثمن قرار دیا لہذا بائع و مشتری اس کی ثمنیت کو باطل نہیں کر سکتے اور جس طرح ایک درہم کو دو دراہم کے بدلے بیچنا جائز نہیں اسی طرح ایک فلس کو دو فلوس کے بدلے بیچنا بھی جائز نہیں۔۔۔۔

سوال:::گندم کی آٹے اور ستو کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::یہ جائز نہیں کیونکہ آٹا اور ستو گندم سے ہی بنا ہے لہذا من وجہ جنس ایک ہے اور اگر ایک برتن میں آٹا یا ستو ڈالیں گے اور دوسرے میں گندم کے دانے ہوں گے تو وزن میں برابری نہیں ہو پائے گی کمی بیشی ہو جائے گی لہذا یہ جائز نہیں۔۔۔

سوال:::کیا آٹے کو آٹے کے بدلے بیچ سکتے ہیں؟؟؟

جواب:::اگر عوضین برابر برابر ہوں تو جائز ہے۔۔۔

سوال:::آٹے کی ستو کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں،، دلیل یہ ہے کہ آٹا کچی گندم کا جزء ہے جبکہ ستو بھونی ہوئی گندم کا جزء ہے،، ستو کو کچی گندم کے بدلے بیچنا جائز نہیں اور آٹے کو بھونی ہوئی گندم کے بدلے بیچنا جائز نہیں بلکل اسی طرح کچی گندم کے جزء((یعنی آٹے)) کو بھونی ہوئی گندم کے جزء ((یعنی ستو)) کے بدلے بیچنا جائز نہیں۔۔۔۔

صاحبین کا مؤقف اور دلیل:::صاحبین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ آٹے اور ستو کو الگ الگ مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تو ان دونوں کی جنس علیحدہ ہے لہذا یہ بیع جائز ہوگی۔۔۔

سوال:::گوشت کی حیوان کے بدلے بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟اقوال فقہاء بیان کریں۔۔۔

جواب:::

امام محمد کا مؤقف اور دلیل:::امام محمد کے نزدیک اگر ایک جنس کے جانور کے ساتھ اسی جنس کا گوشت بیچا جائے تو گوشت کا وزن زیادہ ہونا چاہیے((مثلا 30 کلو کی زندہ بکری کے بدلے 35 کلو وزن کا گوشت ہونا چاہیے تاکہ زائد پانچ کلو گوشت بکری کی کھال اور دیگر چیزوں کے مقابلے میں آجائے جنہیں نہیں کھایا جاتا))ورنہ یہ سود ہوگا۔۔۔۔

شیخین کا مؤقف اور دلیل::: شیخین کے نزدیک مطلقاً جائز ہے کیونکہ گوشت موزونی چیزوں میں سے ہے جبکہ جانور عددی چیزوں میں سے ہے اس کا وزن کر کے اسے نہیں بیچا جاتا لہذا سود کی علت """ جنس مع القدر """ نہیں پائی جاتی۔۔۔

سوال::: رطب ((تر کھجور)) کی تمر ((یعنی خشک کھجور)) کے بدلے بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک یہ کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک اگر دونوں برابر ہوں تو جائز ہے،، دلیل یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں خیبر کی تر کھجور پیش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا """ کیا خیبر کی تمام تمر ایسی ہوتی ہیں؟؟؟ """ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تر کھجور کے لیے """ تمر """ کا لفظ استعمال کیا تو ثابت ہوا دونوں ایک ہی جنس ہیں لہذا برابر برابر بیچنا جائز ہے۔۔۔۔

سوال::: تازہ انگور کو خشک انگور یعنی کشمش کے بدلے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: امام اعظم کے نزدیک اگر برابر برابر ہوں تو جائز ہے صاحبین کے نزدیک بیچنا جائز نہیں کیونکہ خشک ہو کر انگور کا وزن کم ہو جاتا ہے لہذا کمی بیشی کی صورت پائی جائے گی۔۔۔۔

بعض کا کہنا ہے کہ صاحبین اور امام اعظم تینوں کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں۔۔۔۔

سوال::: زیتون کو زیتون کے تیل کے بدلے اور تل کو تل کے تیل کے بدلے بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اگر زیتون کا تیل یا تل کا تیل اس تیل سے زیادہ ہے جو زیتون میں ہے تو پھر یہ بیع جائز ہو گی تاکہ تیل اپنے مثل کے بدلے ہو جائے اور بقیہ زائد تیل زیتون کے چھلکے کے بدلے میں ہو جائے،، اگر زیتون کا تیل اس تیل سے کم ہے جو زیتون میں ہے تو پھر یہ بیع جائز نہیں ہو گی اسی طرح اگر اس تیل کی مقدار معلوم نہیں جو زیتون میں ہے تب بھی بیع جائز نہیں ہو گی کیونکہ سود کا شبہ ہے۔۔۔۔

سوال::: ایک جانور کا گوشت دوسرے کے گوشت کے بدلے کمی بیشی کے ساتھ بیچنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: ایک جانور ((مثلاً بکری)) کا گوشت دوسرے جانور ((مثلاً گائے)) کے بدلے کمی بیشی کے ساتھ بیچنا جائز ہے کیونکہ اجناس مختلف ہیں۔۔۔

سوال::: کیا گائے کا گوشت بھینس کے گوشت کے بدلے کمی بیشی کے ساتھ بیچا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب:::جی نہیں کیونکہ یہ ایک ہی جنس ہیں اسی طرح بکری اور بھیڑ کی بھی ایک ہی جنس ہے،، عربی اونٹ اور بختی اونٹ کی بھی ایک ہی جنس ہے ان کا گوشت کمی بیشی کے ساتھ نہیں بیچا جائے گا بلکہ برابر برابر بیچا جائے گا۔۔۔۔

سوال:::کیا گائے کا دودھ بکری کے دودھ کے ساتھ کمی بیشی سے بیچ سکتے ہیں؟؟؟

جواب:::شوافع کے نزدیک نہیں بیچ سکتے کیونکہ دودھ کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے غذائیت حاصل کرنا لہذا مقصد کے ایک ہونے کی وجہ سے یہ ایک ہی جنس کے درجے میں ہے لہذا برابر برابر بیچنا ہوگا۔۔۔۔

امام اعظم کے نزدیک جائز ہے کیونکہ دونوں دودھ مختلف اجناس سے ہیں،، زکوۃ میں گائے کی وجہ سے بکری کا نصاب پورا نہیں ہوتا لہذا ثابت ہوا یہ دودھ دو مختلف اجناس سے ہے اور کمی بیشی کے ساتھ بیچا جا سکتا ہے۔۔۔۔

سوال:::کھجور کے سرکے کو انگور کے سرکے کے بدلے کمی بیشی کے ساتھ بیچنے کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::یہ جائز ہے کیونکہ دونوں کی اجناس مختلف ہے یہی حکم ان کے پانی اور جوس کا بھی ہے۔۔۔

سوال:::کیا بکری اور بھیڑ کے بالوں کو کمی بیشی سے بیچنا جائز ہے؟؟؟

جواب:::جی ہاں،، اگرچہ بکری اور بھیڑ کو ایک ہی جنس شمار کیا جاتا ہے لیکن ان کے بالوں کے الگ الگ مقاصد ہوتے ہیں لہذا کمی بیشی ہے کے ساتھ بیچنا جائز ہے۔۔۔۔

سوال:::دنبے کے پیٹ کی چربی کو اس کی چکی کی چربی کے بدلے کمی بیشی کے ساتھ بیچنے کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::جائز ہے،، اگرچہ یہ دونوں چیزیں دنبے کی ہیں لیکن استعمال الگ الگ ہے۔۔۔۔

سوال:::روٹی کی آٹے یا گندم کے بدلے کمی بیشی کے ساتھ بیع کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب:::جائز ہے کیونکہ روٹی یا تو عددی ہوگی یا موزونی جبکہ گندم اور آٹا کیلی اشیاء میں سے ہیں،، امام اعظم اس بیع کو درست نہیں مانتے۔۔۔۔

یہ بیع تب جائز ہوگی جب عوضین نقد ہوں گے اگر گندم ادھار ہے تو بیع جائز ہوگی اور اگر روٹی کو ادھار لیا گیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک بیع جائز ہوگی۔۔۔

سوال:::روٹی کو گن کر یا وزن کر کے قرضے پہ لینے کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::امام اعظم کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے کیونکہ روٹی چھوٹی بڑی ہو سکتی ہے اور یہ چیز جھگڑے کا سبب بنے گی۔۔۔

امام محمد کے نزدیک مطلقاً جائز ہے کیونکہ لوگوں میں اس کا رواج ہے۔۔۔

امام ابو یوسف کے نزدیک وزن کر کے قرض پہ لینا جائز ہے گن کر لینا جائز نہیں کیونکہ ہر روٹی الگ الگ انداز کی ہوتی ہے۔۔۔

سوال:::کیا غلام اور آقا کے درمیان سود ہو سکتا ہے؟؟؟

جواب:::جی نہیں کیونکہ غلام اور اس کی ہر چیز آقا کی ہے لہذا سود ثابت نہیں ہوگا،،اگر غلام ماذون ہو اور اس پہ قرض نہ ہو تب بھی سود نہیں ہو سکتا البتہ اگر قرض ہو تو پھر بالاتفاق سود پایا جائے گا((اس مسئلہ پہ امام اعظم اور صاحبین کی دلیل الگ الگ ہے))امام اعظم کی دلیل یہ ہے جو چیز غلام کے قبضے میں ہے وہ آقا کی نہیں ہے جبکہ صاحبین کی دلیل ہے کہ غلام کی چیز آقا کی ہی ہوگی لیکن غیر کا حق اس کے متعلق ہوگا۔۔۔

سوال:::مسلمان اور حربی کے درمیان سودی بیع کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::

امام شافعی اور امام ابو یوسف کا مؤقف:::ان کے نزدیک جائز نہیں،،دلیل یہ ہے کہ جس طرح مستامن سے سودی بیع حرام ہے اسی طرح حربی کے ساتھ بھی سودی بیع حرام ہے۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل:::مسلمان اور حربی کے درمیان سودی بیع جائز ہے کیونکہ حدیث میں ہے ""دار الحرب میں مسلمان اور حربی کے درمیان کوئی سود نہیں""،،عقلی دلیل یہ ہے کہ مسلمان دار الحرب میں حربی کا مال بغیر دھوکے کے حاصل کرے تو اس کے لیے مباح ہے،،مستامن کا مال چونکہ امن لینے کی وجہ سے محفوظ ہوتا ہے لہذا اس کے ساتھ سودی بیع جائز نہیں۔۔۔

((باب الحقوق))

سوال:::منزل دار اور بیت کی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

بیت کی تعریف:::بیت اسے کہتے ہیں جہاں رات گزاری جائے لہذا وہ کمرہ جس کی چار دیواری ہو چھت ہو تو اسے بیت کہتے ہیں۔۔۔

دار کی تعریف:::دار کا معنی ہے ""گھومنا""لہذا گھر کی چار دیواری کے اندر جو چیز آئے گی اس سب پہ دار کا اطلاق ہوگا۔۔۔۔

منزل کی تعریف:::منزل ""دار اور بیت"" کے درمیان ہے،،اس میں قیام کی سہولتیں ہوتی ہیں مثلا ::: کمرہ،باورچی خانہ،باتھ روم وغیرہ۔۔۔

سوال:::اگر کسی نے دار میں بیت،منزل یا مکن خریدا تو کیا اس بیع میں راستہ بھی شامل ہوگا؟؟؟

جواب:::راستہ شامل نہیں ہوگا البتہ اگر مشتری یوں کہے ""بکل حق ہولہ،أو بمرافقہ،أو بکل قلیل و کثیر"" تو پھر راستہ داخل ہوجائے گا،،اسی طرح اگر کھیت خریدا تو پانی کا راستہ نہیں ملے گا لیکن اگر مذکورہ بالا الفاظ کہے تو پانی کا راستہ تو ابع میں ہونے کی وجہ سے بیع میں آجائے گا۔۔۔

البتہ اجارہ میں یہ صورت نہیں ہوگا وہاں ان الفاظ کو کہے بغیر راستہ شامل ہوجائے گا کیونکہ اجارہ نفع حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اگر راستہ نہیں دیا جائے گا تو نفع حاصل نہیں ہوسکے گا۔۔۔۔

سوال:::اگر کسی نے منزل خریدی تو کیا اس کی اوپر والی منزل اس بیع میں شامل ہوگی؟؟؟

جواب:::جی نہیں،،البتہ اگر یہ الفاظ کہ کر منزل خریدی تھی ""بکل حق ہولہ،بمرافقہ،بکل قلیل و کثیر ہو فیہ او منہ"" تو پھر اوپر والی منزل شامل ہوگی۔۔۔

اگر کسی نے بیت خریدا تو یہ الفاظ کہنے کے باوجود اوپر والا بیت اس میں شامل نہیں ہوگا،،جس نے دار کو اس کی تمام حدود کے ساتھ خریدا تو اس گھر کی بلندی،باتھ روم وغیرہ((یعنی چار دیواری کے اندر کا پورا گھر))اس بیع میں شامل ہوگا۔۔۔۔